يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھاری موت صرف اس حال پر آئے کہ تم مسلمان ہو۔

(آل عمران ۱۰۲)

قرآنِ کریم اور مومن

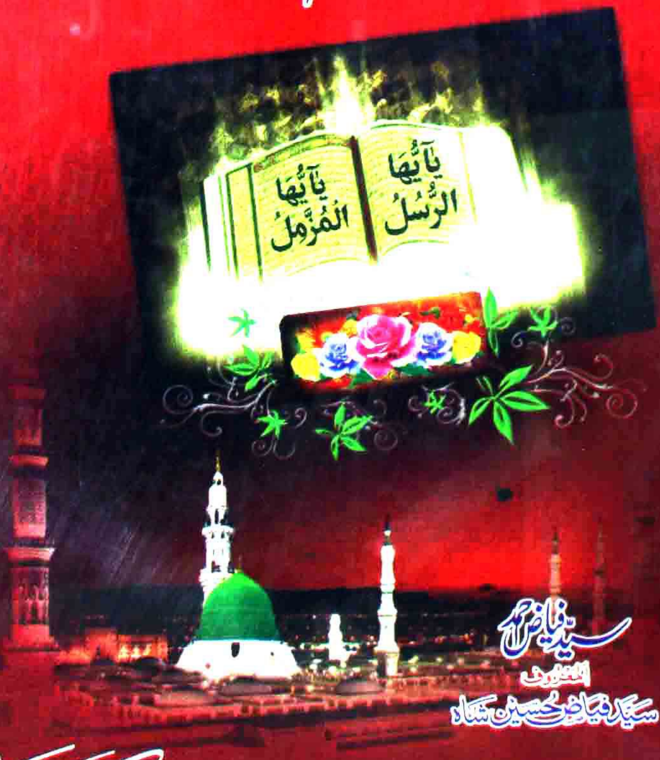

سید فیاض احمد
المعروف
سید فیاض حسین شاہ

مکتبۂ نبویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کریم اور مومن

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ٥

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی

اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی

اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ٥

marfat.com

قرآن کریم اور مومن

سید فیاض احمد
المعروف
سید فیاض حسین شاہ

مکتبۂ نبویہ
گنج بخش روڈ، لاہور
فون: 042-7213560

marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	....	قرآن کریم اور مومن
موضوع	....	صفات ایمان بحوالہ حدیث وقرآن
مصنف	....	سید فیاض احمد المعروف سید فیاض حسین شاہ (اٹلی) فون نمبر: 039334-9494453
تحریک وتعاون	....	سید فیاض حسین شاہ (میڈوڑ اسپین)
اہتمام	....	صاحبزادہ سید شہباز احمد فون نمبر: 092-0300-4834986
انتساب	....	حضرت سید عبداللہ امام شاہ (فرانس)
سن اشاعت	....	مئی 2009ء
کمپوزنگ	....	فہیم سلطان/تاج کمپوزنگ سنٹر لاہور
پرنٹر	....	گنج شکر پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت	....	120/- روپے

زیر اہتمام

مکتبۂ نبویہ

گنج بخش روڈ، لاہور

فون: 042-7213560

marfat.com

انتساب!

بہ فیضانِ نظر

حضرت سید عبداللہ امام شاہ پانی پتی

دامت برکاتہم العالیہ

marfat.com

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
11	مقدمہ از سید عبداللہ امام شاہ	1-
16	عرض لطیف از سید فیاض احمد	2-
23	اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے	3-
28	قرآن کریم کو ماننے والے ہی مومن ہیں	4-
29	قرآن کریم ہمیشہ سیدھی راہ دکھاتا ہے	5-
30	قرآن کریم کو مضبوط تھامنے والے اور نماز قائم رکھنے والے ہی مومن ہیں	6-
32	سچے مومن	7-
34	ایمان والوں کی نشانیاں	8-
36	مومن وہ ہیں جو محمد ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لائیں	9-
39	مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے نور کو مانیں	10-
41	مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے والدین کو مومن مانیں اور اُن کا ادب و احترام کریں	11-
47	حافظ قرآن کے والدین کا مقام اور نبی کریم ﷺ کے والدین کا مقام	12-
48	مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات کو اپنی مائیں سمجھیں	13-
61	مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے اہل بیت اطہار سے محبت کریں	14-
65	نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت اطہار میں محبت و عقیدت	15-

marfat.com

16- مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے تمام اصحابہ کرام کے مومن ہونے پر ایمان رکھیں 67

17- مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھیں 70

18- درود شریف اور شہد کی مکھی 73

19- مومن نبی کریم ﷺ کے علم غیب پر ایمان رکھتے ہیں 75

20- حضور اقدس ﷺ کو حاضر و ناظر ماننے والے مومن ہیں۔ 78

21- حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و توقیر ہر مومن پر فرض ہے 80

22- سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی ﷺ 84

23- رسول اللہ ﷺ ایمان والوں (مومنوں) کے لیے عزت ہیں 90

24- مومن ہی عزت والے ہیں 94

25- اللہ تعالیٰ ایمان والوں (مومنوں) کا دوست ہے 99

26- ایمان والے حکمرانی ملنے کے بعد کیا کام کریں گے 101

27- مومنوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ عذاب نہیں بھیجتا 103

28- ایمان والے مومن ہی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں 105

29- اچھے لوگوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا 116

30- قرآن کریم میں مومنہ عورتوں کی صفات 119

31- مومن وہ ہیں جو اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں 122

32- مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی امت کا بھلا کریں۔ 125

33- مومن شک نہیں کرتا 127

34- مومن بے حیائی سے بچتے ہیں 130

35- غیبت اور چغلی اور بدگمانی سے مومن کو منع کیا گیا ہے 132

36- مومن مجموعہ صفات ہیں 139

marfat.com

37- مومن اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں	143
38- مومنوں پر سلام ہے	147
39- مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی امت کی بخشش مانگیں	154
40- جنت مومنین کی ہے	160
41- تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں	177
42- مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو مانیں	180
43- مومنوں کو دین اسلام پر قائم رہنے کا حکم ہے	189
44- مومن اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول اللہ ﷺ کے بندے بھی ہیں	193
45- اللہ تعالیٰ مومن مسلمان کی بلائیں ٹالتا ہے	198
46- مومن اور کافر دوست نہیں ہیں	203
47- حضور اقدس ﷺ کا اسم پاک چومنا مومن کی صفت ہے	206
48- حضور اقدس ﷺ کے نام پاک کو مٹانے والا صفات مومن سے خارج ہوتا ہے	213
49- رسول اللہ ﷺ نے ایمان والوں کو زندگی بسر کرنے کا (آئین) دستور عطا فرمایا ہے	216
50- دعائے خیر از سید عبداللہ امام شاہ (پانی پتی)	222

marfat.com

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى اَوْلِيَاءِ الْكَامِلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (الانفال ۱۔۴)

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے اُن کے دل ڈر جائیں اور جب اُن پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں اُن کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں اُن کے لیے درجے ہیں اُن کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی

سورۃ الانفال کی ان آیات میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والے مومن مسلمانوں کی صفات بیان فرمائی ہیں۔ سب سے پہلی صفت یہ بیان فرمائی کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام پاک لیا جائے تو اُن کے دل ڈر جائیں دل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہیبت اور خوف پیدا ہو جائے اور اس خوف الٰہی کا اثر ہمیشہ دل میں قائم رہے تاکہ بندہ مومن ہمیشہ حق پر قائم رہے پھر جب قرآن کریم کی آیات سماعت کرے تو آیات عذاب سے خوف محسوس ہوا اور یہ خوف بندہ

marfat.com

مومن کو برائی اور بُرے راستے محفوظ رکھے اور آیات رحمت سے شوق و ذوق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے دیدار اور اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول نبی کریم ﷺ کے دیدار کا شوق پیدا ہو اور ہر طرح رب تعالیٰ پر توکل کرے۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے پر خوش ہو اگر کوئی چیز نہ مل سکے تو زبان پر شکوہ نہ آئے اس کے بعد مومن مسلمان کی صفات یہ بیان فرماتیں کہ نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ کی ادائیگی لازمی کریں ایسی صفات والے ہی مومن ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے سند جاری فرمادی ہے۔

عزیزم سید فیاض احمد المعروف سید فیاض حسین شاہ حال یہ میں پاکستان سے واپس تشریف لائے ہیں اور دو عدد کتابیں بھی شائع کی ہیں ان میں ایک کا نام شجر طیب و ثمر طیب ہے یہ بہت اعلیٰ اور علمی کتاب ہے ایمان کی صفات پر مشتمل یہ کتاب اسلامی ادب میں بے مثال ہے دوسری کتاب نماز جو کہ ایمان عقائد اور اعمال پر مشتمل ہے یہ کتاب اہل محبت کے لیے ایک نایاب تحفہ ہے اچھے عقیدے والے مومنوں نے دونوں کتابوں کو پسند کیا ہے نماز میں ذکر و اذکار اور درود و سلام نے کتاب کو خوب سجادیا ہے۔

محترم سید صاحب نے ہمیں بتلایا کہ یورپ میں معاشی حالات بہت خراب ہیں اور خاص طور پر اٹلی بہت متاثر ہوا ہے۔ ہم آج کل فارغ ہیں۔ لہٰذا ایک کتاب لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں جس کا نام قرآن کریم اور مومن رکھا ہے۔ پھر تمام مضامین کی فہرست ہمارے سامنے رکھی دل خوش ہوا کہ اچھا موضوع چنا ہے اور یہ کتاب ان شاء اللہ حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کی ہدایت کا ذریعہ بنے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سید فیاض شاہ نے قرآن کریم اور حدیث رسول ﷺ کے حوالہ جات سے یہ خوبصورت اور مفید کتاب تحریر کی ہے۔

ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان پاک یاد آ گیا جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کا بھلا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے ان خوش بخت حضرات میں ہمارے عزیز سید فیاض شاہ بھی شامل ہیں کہ آپ نے یہ پانچویں کتاب تحریر فرمائی ہے اور تمام کتابوں کو قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ کی مدد سے لکھا گیا ہے اور ہر مکتبہ فکر کی ہدایت اور راہنمائی فرمائی ہے۔ سید صاحب کی تمام کتابیں قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ کی مدد

marfat.com

سے لکھی گئی ہیں اس وجہ سے ہر مومن مسلمان کے دل کو پسند آتی ہیں ان کتابوں میں فرقہ واریت نام کا ذرہ بھر بھی عنصر نہیں ہے۔ سید صاحب کی تحریروں میں تصوف کی خوشبو آتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم نے تقریباً ساری دنیا ہی دیکھی ہے۔ تقسیم پاک و ہند کے وقت ہم انڈیا میں طالب علم تھے اپنے والدین کے ساتھ انگلستان آ گئے اعلیٰ تعلیم حاصل کی پھر ملازمت ایسی ملی کہ محکمانہ طور پر دنیا کا چپہ چپہ دیکھ لیا۔ ہر ملک ہر رنگ اور ہر نسل کا رہن سہن دیکھا تو ہر ملک کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوا کہ اگر دنیا میں امت محمدیہ ﷺ نہ ہوتی تو یہ دنیا کبھی کی تباہ و برباد ہو گئی ہوتی۔ اس وقت دنیا ان جرائم اور برائیوں اور بے حیائیوں میں ملوث ہے جن کی وجوہات کی بنا کر قوم ثمود، قوم نوح، قوم عاد اور قوم لوط تباہ و برباد کی گئیں آج کی اس دنیا میں اُن قوموں (تباہ شدہ قوموں) کی برائیوں کے مقابلہ میں برائیاں بہت زیادہ ہیں مگر یہ دنیا بے بہا برائیوں کے باوجود بتوں کی پوجا کے باوجود قائم و دائم ہے۔ اس کی اہم ترین وجہ یہ ہے کہ حضور نبی اکرم محمد ﷺ کی امت پوری دنیا میں موجود ہے اور پھر حضور اکرم ﷺ کی امت میں سے جماعت حق اہل سنت والجماعت وہ مقدس جماعت ہے جس کی وجہ سے پوری امت مسلمان عزت پا رہی ہے۔ جماعت اہل سنت والجماعت ایمان اور عقائد کے لحاظ سے ان مومنین پر مشتمل ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ حٰم السجدۃ کی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

بے شک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے اُن پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اُس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

حق کی جماعت اہل سنت والجماعت سکینہ والی جماعت ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (الفتح ٦)

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے ہر فرد کے دل پر سکینہ نازل فرمایا ہے اس وجہ سے یہ جماعت حق بیان کرنے اور حق پر قائم رہنے میں کسی کی محتاج نہیں ہمارے نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہ جائے گا۔ بحوالہ مشکوٰۃ شریف۔ ابوداؤد۔

اس وقت زمین پر صرف اور صرف اہل سنت والجماعت کی مسجدوں میں اور اہل سنت والجماعت کے گھروں میں اولیاء کرام کی خانقاہوں میں اللہ اللہ کی آوازیں آ رہی ہیں۔ بلند آواز کلمہ طیبہ پڑھنے کی آوازیں آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل سنت والجماعت مشرق تا مغرب شمال تا جنوب پوری دنیا میں موجود ہے اور پورے جوش و جذبے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہے اور رسول اکرم ﷺ کی ذات پاک پر درود و سلام پڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک اور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام کی برکت سے یہ دنیا قائم ہے۔

حاضر کتاب قرآن کریم اور مومن میں عزیزم سید فیاض شاہ نے قرآن کریم سے مومنوں کی صفات کو بیان کیا ہے تاکہ ہر مسلمان ان صفات کو پڑھ کر ان صفات پر پورا اترنے کی کوشش کرے۔ ہر کتاب کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے اور اس کتاب کا مقصد ہدایت ہے اس وقت امت محمدیہ ﷺ کو ہدایت پر گامزن رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴ میں ارشاد فرمایا

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

اور تم ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

مسلم شریف میں سید المرسلین ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ایک گروہ میری امت کا

marfat.com

حق پر قائم رہے گا قیامت کے دن تک یہاں تک کہ یمن سے چلنے والی ہوا اس کو ختم کر دے پھر قیامت ہوگی۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ اس وقت ہدایت پر قائم و دائم جماعت حق اہل سنت والجماعت ہی ہے جو حضور نبی اکرم ﷺ کی ساری امت کو بھلائی کی طرف آنے کی دعوت دے رہی ہے اور بری باتوں سے منع کر رہی ہے۔

سید فیاض احمد شاہ کی ہر کتاب ہدایت کی دعوت دیتی ہے اور حاضر کتاب قرآن کریم اور مومن، اس میں قرآن کریم اور حدیث پاک میں سے مومنین کی تمام صفات کو اکٹھا کیا گیا ہے تا کہ حضور اکرم ﷺ کی امت ہدایت پر گامزن رہے اور برائیوں سے بچی رہے۔(آمین)

ہم حضور سید عالم خاتم النبین محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک حدیث پاک پر اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس قوم کے علماء اور آئمہ قرآن کریم کے احکام بیان کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیں گے ان میں خوف و ہراس پیدا ہو جائے گا اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑیں گے ان پر اُن کے دشمن مسلط کر دیے جائیں گے۔

آج عالم اسلام کا کیا حال ہے ہر مومن مسلمان کے لیے لمحہ فکریہ ہے اللہ تعالیٰ ہمیں تمام امت محمد رسول اللہ ﷺ کو ہدایت کے راستہ پر گامزن ہونے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے آمین۔

سید عبداللہ امام شاہ
بوڑے اوکس (فرانس)
یکم ربیع الاول شریف ۱۴۳۰ ہجری

marfat.com

عرض لطیف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰمُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (التوبہ ۱۱۲)

توبہ والے عبادت والے سراہنے والے روزے والے رکوع والے سجدہ والے بھلائی کے بتانے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ ایمان والوں کو۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات کو ترتیب میں بیان فرمایا یکے بعد دیگرے مومنین کی صفات اس طرح بیان فرمائی ہیں کہ ہر مومن مسلمان جب اس آیت پاک کی تلاوت کرتا ہے تو اس کا دل خوشی محسوس کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ بار شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس پاک ذات نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں پر کتنا کرم فرمایا ہے۔

سب سے پہلے توبہ کا ذکر فرمایا کہ توبہ تمام عبادات پر فضیلت رکھتی ہے اور عبادات کی قبولیت توبہ میں رکھی گئی ہے۔ اس کے بعد باقی صفات کا ذکر فرمایا عبادت والے اور عبادت رکوع و سجود والی عبادت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے حضور نبی کریم ﷺ کی نعت شریف اور درود و سلام پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور تسبیحات بیان کرنے والے روزے رکھنے والے نفلی عبادات کرنے والے جو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتے ہیں۔

ان عبادات کا تفصیل سے ذکر فرما کر پھر اہم صفت کا بیان فرمایا کہ بھلائی کے بتانے والے اور بُرائی سے روکنے والے یہ ایمان والوں کی بڑی اہم صفت ہے اس پرفتن دور

marfat.com

میں بھلائی اور اچھے کاموں کی تلقین کرنا خود بھی اچھے کام کرنا اپنے آپ کو ہر قسم کی برائی سے بچانا اور دوسرے مومن مسلمانوں کو بچانا یہ بہت اہم فریضہ ہے جس سے اکثر مسلمان غافل ہو گئے ہیں اور پھر فرمایا اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے ہر کام کرنے سے پہلے دیکھنا کہ کہیں اللہ کے حکم کے خلاف تو نہیں زبان کی حفاظت کرنا نگاہوں کی حفاظت کرنا رزق حلال کمانا اور کھانا بڑوں کا ادب و احترام کرنا اپنے اخلاق کو اعلیٰ بنانا والدین کا ادب و احترام کرنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا یہ سب ایمان والوں کی صفات ہیں جو ان صفات پر پورا اترے یہی مومنین ہیں اور انہی مومنین کو خوش خبری سنانے کا حکم ہو رہا ہے جس کے پاس ایمان نہیں اس کو کوئی خوش خبری نہیں۔

یوں تو ہر شخص مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں عیسائیوں کا ایک گروہ بھی اپنے آپ کو مومن کہلوا رہا ہے۔ حقیقت میں مومن ایمان والوں کو کہا جاتا ہے۔ اور مومن کا معنی ہی ایمان والے ہیں۔ ایمان کی پہلی سیڑھی کلمہ طیبہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس پاک کلمہ کے بغیر کوئی شخص بھی ایمان والا ہو نہیں سکتا۔ ایمان میں داخل ہونے کے لئے کلمہ طیبہ کا اقرار کرنا شرط اول ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری الہامی کتاب ہے۔ یہ پاک کتاب حقیقت میں تمام انسانوں کے لئے زندگی گزارنے اور آخرت میں کامیابی کا منشور ہے۔ قرآن کریم میں ہر ایک کھلی اور پوشیدہ بات کا ذکر ہے۔ قرآن کریم نے ایمان والوں کی صفات بیان فرمائی ہیں۔ قرآن کریم نے ایمان کا جو معیار مقرر فرما دیا ہے اس معیار پر پورا اترنے والے ہی مومن کہلانے کے حقدار ہیں۔ زبانی دعویٰ کرنے سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا۔

الحمدللہ! ہم نے قرآن کریم میں سے ایمان والوں کی صفات کو اکٹھا کر کے ایک کتاب تحریر کی ہے تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی افضل ترین مخلوق اور حضور نبی کریم ﷺ کی امت راہ حق پر گامزن ہو اور ہمیشہ صراط مستقیم پر چلتی رہے۔ تا کہ دین اور دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو روز محشر اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سرخرو ہو۔ آمین۔

marfat.com

یورپ میں ایک ایشین عیسائی کے ساتھ ایک بار گفتگو ہوئی وہ صاحب کہنے لگے کہ مومن صرف مسلمان ہی نہیں ہیں بلکہ عیسائی بھی مومن ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ مومن کے لئے لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانیں اور جانیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد ﷺ کو نبی اور رسول مانیں اور جانیں اور اس شخص کی زبان پر ہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر وہ شخص مومن کہلانے کا حقدار ہے۔ اگر کسی شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا شریک کر دیا تو وہ کافر ہو گیا اگر کسی نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا شریک کر دیا تو پھر وہ بھی کافر ہو گیا اور اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور الوہیت کا انکار کر کے کسی بت کے آگے سرنگوں ہو گیا تو وہ مشرک ہو گیا مومن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بندہ ایک اللہ کی عبادت کرے سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور کرے اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد ﷺ کو اللہ کا نبی اور آخری رسول مان کر ان کا کلمہ پڑھے۔ یہ جواب سن کر وہ ایشین عیسائی لاجواب ہو گیا۔ مگر جاتے جاتے ایک بات کہہ گیا کہ مسلمانوں میں مومنوں والی صفات بہت کم رہ گئی ہیں کہ مسلمان اپنے ہمسایہ کا حق ادا نہیں کر رہا۔ مسلمان مسلمان کو لوٹ رہا ہے۔ مومن مسلمان کی عزت آبرو مسلمان کے ہاتھوں خراب ہو رہی ہے۔ مسلمان غیر مسلموں کے آگے اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبت کر رہے ہیں۔ مسلمان ہو کر شراب فروخت کر رہے ہیں اور پی بھی رہے ہیں۔ مسلمان ہو کر بے حیائی کر رہے ہیں۔ مسجد کے چندے پر مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں۔ جس امام کے پیچھے نماز پڑھی اسی کی برائی کر رہے ہیں۔ (یہ برائیاں یورپ کے مسلمانوں میں زیادہ ہیں)

اس شخص کی بات سن کر ہم لاجواب ہو گئے کیونکہ یہ سب خرابیاں اور برائیاں اس وقت مسلمانوں میں موجود ہیں۔ ہمارا دل چاہا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے قرآن کریم میں سے مومن کی صفات کو چن کر ایک کتاب لکھی جائے ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب مسلمانوں کی ہدایت کا باعث بن جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ ق کی آخری آیت میں فرمایا۔

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ۔

تو قرآن سے نصیحت کرواسے جو میری دھمکی سے ڈرے

marfat.com

قرآن کریم میں بارہا مرتبہ حکم ہو رہا ہے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہی مومن مسلمان ہیں مومن مسلمان ہر کام میں اللہ کا خوف رکھتے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کی راہنمائی کے لئے اپنے والد محترم کے چچازاد بھائی اور پیرِ طریقت سید عبداللہ امام شاہ مدظلہ العالی (فرانس) کی خدمت میں عرضی پیش کی۔ آپ نے ہمارے مضمون کو بہت پسند کیا اور ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

اس کتاب کے تمام مضامین ہم نے قرآن کریم سے لئے ہیں اس وقت امت محمدیہ ﷺ پر بڑا ہی کڑا وقت آیا ہوا ہے۔ پوری دنیا میں غیر مسلم لوگ سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں مگر مسلمان آپس میں بھی بٹے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں دوسری طرف یہود و نصاریٰ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو کٹوا بھی رہے ہیں۔ آج ہر مومن مسلمان کا دل مسلمانوں کی حالت زار پر خون کے آنسو بہا رہا ہے۔ مگر ہزار کوشش کے باوجود مسلمان اپنی حالت بدلنے سے قاصر ہیں۔ آج بالکل وہی وقت آ گیا ہے جیسا وقت عباسی خلفاء کے دورِ خلافت کے آخری سالوں میں مسلمانوں پر آیا تھا مسلمان آپس میں تقسیم ہو چکے تھے۔ تب چنگیز خان نے بغداد پر حملہ کیا اور لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کیا آج مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے کئی چنگیز خان پیدا ہو چکے ہیں اور مسلمانوں کا بے دریغ قتل کر رہے ہیں مگر مسلمان اپنی زندگی کے مقصد کو بھول چکا ہے اور غیر مسلموں کے ہاتھوں کھلونا بنا ہوا ہے۔

آج ہر مومن مسلمان پر واجب ہے کہ وہ تقریر و تحریر اور میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان کو جگائے تاکہ مسلمان اپنا کھویا ہوا وقار بحال کریں اور مسلمان اپنے دین اسلام کو واپس عزت والے مقام پر لے آئیں۔

آج مسلمانوں کے اندر کئی بھیڑیے بھی پیدا ہو چکے ہیں جو مسلمانوں کو قرآن کریم اور فرمان حبیب ﷺ سے دور ہٹانے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں ایسے بھیڑیوں کے

marfat.com

متعلق تقریباً نو سو پچاس سال قبل سید عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف غنیۃ الطالبین میں حضور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث پاک تحریر کی تھی جس میں حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

آخری زمانہ میں کچھ لوگ دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنالیں گے اپنی نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہن لیں گے (باطن میں درندے ہوں گے) اُن کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن دل بھیڑیوں کے ہوں گے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے کیا یہ لوگ میرے متعلق فریب خوردہ ہیں یا میرے خلاف دلیری اور جسارت کرتے ہیں۔

(سرعام قرآن کریم کا انکار کرنا یا معنیٰ تبدیل کرنا دلیری اور جسارت ہی تو ہے) میں قسم کھاتا ہوں کہ ان پر ایسا فتنہ کھڑا کروں گا جسے دیکھ کر بڑے بڑے بردبار بھی حیران رہ جائیں گے۔

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی اسی کتاب میں ایک اور حدیث پاک کا حوالہ دیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے بڑا اندیشہ اس منافق سے ہے جس کی زبان دراز ہو (بہت بولنے والا) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس وقت تک قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک تم لوگوں پر جھوٹے حاکم بدکردار وزیر خائن امیر ظالم پیش کار فاسق و فاجر قاری اور جاہل عابد مسلط ہوجائیں گے جب ایسا وقت آجائے گا تو اللہ تعالیٰ ان پر فتنوں کے تاریک (سیاہ) دروازے کھول دے گا جس کے اندر وہ ظالم یہودیوں کی طرح حیران و پریشان پھرتے رہیں گے یہ وقت ایسا نازک ہوگا کہ اسلام کا قبضہ آہستہ آہستہ کمزور ہوتا جائے گا اور پھر ایک وقت ایسا آجائے گا کہ اللہ اللہ بھی نہیں کہا جائے گا مسلمان اسلام سے بہت دور جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں

marfat.com

ڈالیں۔(بحوالہ مسلم شریف)

ایسے بد بخت لوگ اس وقت پیدا ہو چکے ہیں جن میں کوئی نبی کریم ﷺ کی صفات کا منکر ہے کوئی نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت خاتم النبیین کا منکر ہے کوئی نبی کریم ﷺ کے بعض اعلیٰ معجزات کا منکر ہے کوئی نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کا منکر ہے اور کوئی قرآن کریم کے احکامات کا منکر ہے۔ قرآن کریم کی آیات کا غلط ترجمہ کر کے امت محمدیہ ﷺ کو دین سے دور کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے مکر وفریب سے امت محمدیہ ﷺ کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حق کی جماعت (اہل سنت والجماعت) تیار کر رکھی ہے جس کے بارے میں سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۱۳ اور ۱۱۶ میں ارشاد فرمایا

لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

سب ایک سے نہیں کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور اچھائی کے کاموں (نیک کاموں) پر دوڑتے ہیں اور یہی لوگ لائق ہیں۔

الحمدللہ ہماری جماعت اہل سنت والجماعت ہی وہ حق کی جماعت ہے جو حق پر قائم ہے اور اللہ کی آیتوں پر مکمل ایمان رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا صحیح ترجمہ اور تفسیر بیان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر مکمل ایمان رکھنے والی جماعت ہے۔ اور سب سے اہم کام کا بیان فرمایا کہ بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑنا یعنی دل سے اللہ کا ذکر کرنا پھر کثرت سے ذکر کرنا اور حضرت نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اور آپ ﷺ کی نعتیں پڑھنا یہ سب حق کی جماعت اہل سنت والجماعت کی نشانیاں ہیں۔

marfat.com

ہماری یہ کتاب ''قرآن کریم اور مومن'' قرآن کریم کی اس آیت کے حکم کے مطابق لکھی گئی ہے اس میں ہم نے اپنے نبی کریم ﷺ کی ساری امت کو بھلائی کا م راستہ بتلایا ہے اور ہر قسم کی برائیوں کی نشان دہی کر کے برائیوں سے بچا کر اچھائیوں کی طرف بلایا ہے اس کتاب کی بنیاد کتاب اللہ یعنی قرآن کریم ہے سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

اور یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور دائیں نہ چلو یہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

نبی کریم ﷺ کا راستہ قرآن کریم کا راستہ ہے اور نبی کریم ﷺ کا ہر عمل قرآن کریم کے عین مطابق ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۵۵ میں ارشاد فرمایا

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیز گاری کرو کہ تم پر رحم ہو۔

اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت چاہتے ہو تو قلب اور قالب دونوں کو درست کرو قالب تو قرآن کریم کی پیروی سے اور قلب تقویٰ سے درست ہوں گے اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ کی تابعداری اور فرمانبرداری سے حاصل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اے اللہ! امت محمدیہ ﷺ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا اور دین اسلام کی عزت کرنے اور کروانے کی توفیق عطا فرما اور دین اسلام کو اپنے ایمان کو یہود و نصاریٰ کے مکر وفریب اور شر سے بچانے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

سید فیاض احمد المعروف فیاض حسین شاہ

اٹلی

اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے

عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی ذات ہے۔ مومن کے لئے لازمی ہے کہ وہ صرف اور صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور ایک ہی جاننا ضروری ہے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک ماننا اور جاننا ایمان کی بنیاد ہے اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت اپنی الوہیت کا اعلان فرمارہا ہے سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۶۳

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان

تمام کائنات کا تمام مخلوقات کا تمام اولاد آدم کا الہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ الوہیت و ربوبیت میں کوئی اس کا شریک نہیں وہ یکتا ہے اپنے افعال میں تمام مصنوعات کا خالق وہ خود ہی ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا ہے کوئی اور اس کا قسیم نہیں وہ اپنی صفات میں یگانہ ہے کوئی اور اس کا شبیہ نہیں سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۱ میں ارشاد فرمارہا ہے۔

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔

اللہ تو ایک ہی معبود ہے پاکی اسے اس سے کہ اس کے کوئی بچہ ہو اسی کا مال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور اللہ سب کا کارساز ہے۔

معبود اور عبادت کے لائق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے اور تمام کائنات کا مالک ہے آسمانوں اور زمین کے تمام خزانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور تمام مخلوقات کا کارساز اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

سورۃ حٰمٓ السجدۃ آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرمارہا ہے۔

اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ

marfat.com

ترجمہ...... تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو۔ عبادت صرف اور صرف ایک اللہ ہی کی ہے اس کے وحدہ لاشریک ہونے پر ایمان لاؤ اور اس کی مکمل اطاعت اختیار کرو اسی کے حضور رکوع اور سجود ادا کرو اور اپنے گناہوں کی معافی بھی اس کے حضور مانگو۔ اللہ تعالیٰ معبود حقیقی ہے تمام قسم کی عبادات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ سورۃ الانعام آیت نمبر۱۶۲ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

آپ فرما دیجئے بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جانا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہاں کا۔

جسمانی و بدنی عبادات لسانی عبادات اور مالی عبادات سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں حتیٰ کہ مومن کی زندگی اور موت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ایسی زندگی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے گزرے اور بوقت موت بھی اللہ تعالیٰ کا پاک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان پہ ہو۔

اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں اپنی تمام صفات کا ذکر فرمایا ہے اور قرآن کریم کی پہلی سورۃ الفاتحہ کی ابتدا ہی اپنی صفات سے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اللہ مجموعہ صفات ہے اس کی اعلیٰ ترین صفت یہ ہے کہ وہ رب العٰلمین ہے تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ ہر قسم کی مخلوق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ سب کو رزق دینے والا اللہ رب العزت ہے۔ پھر اپنی دوسری صفات کا بیان فرما رہا ہے۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بہت مہربان نہایت رحم والا رب تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ انتہائی مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کا کھاتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اور پتھر کے بتوں کے آگے سر جھکاتے ہیں اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتے بتوں کے نام لیتے ہیں مگر اتنے بڑے گناہ عظیم کے مرتکب مشرکین و کفار کی روزی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کی عطا فرما رہا ہے۔ کیونکہ وہ انتہائی مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ جو ذات پاک مہربان اور رحم کرنے والی ہو وہ ظالم نہیں ہوتی اور

marfat.com

ہمارا اللہ جل مجدہ، ظالم نہیں ہے بلکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو چھوڑ کر بتوں کے آگے سر جھکاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو پکارتے ہیں وہ خود ہی ظالم ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا سب سے بڑا ظلم ہے۔ سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۴۰ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔

تو اُن میں ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ پر پکڑا تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا اور ان میں کسی کو چنگھاڑ نے آلیا اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا اور اُن میں کسی کو ڈبو دیا اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

جتنی بھی قومیں عذاب الٰہی کا شکار ہوئیں ان پر عذاب ان کے بُرے اعمال کیوجہ سے آیا اور عذاب یافتہ قوموں میں ایک گناہ مشترک تھا کہ وہ سب مشرک تھے اگر وہ ایک اللہ وحدہ لاشریک کو مانتے رہتے تو ان پر عذاب نہ آتا اور دوسرا بڑا گناہ اُن قوموں کا یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے بے ادب اور گستاخ تھے اگر وہ قومیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتیں اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو معاف فرما دیتا مگر ان قوموں کی بدبختی یہ تھی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نبی اور رسولوں کی بے ادبی کی اور ان کے ساتھ جنگ کی جس کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان قوموں پر مختلف قسم کے عذاب بھیجے عذاب آنے کی وجہ ان قوموں کی بد اعمالیاں اور شرک تھا۔ اللہ تعالیٰ تو رحمٰن اور رحیم ہے وہ ظالم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے ساری کائنات کو اپنے اختیار ''کُن'' سے بنایا اور انسان کو اپنے نورانی ہاتھوں سے بنایا۔ سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۸ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ۔ (الرّحمٰن 12)

اس نے (اللہ نے) آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ہزاروں مخلوقات پیدا کیں مگر انسان تمام مخلوقات سے خوبصورت ترین مخلوق ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نورانی ہاتھوں سے بنایا پھر اس میں جان ڈالی۔ خالق کائنات جو رحیم بھی ہے اور رحمٰن بھی ہے۔ اپنی خوبصورت ترین مخلوق کو اپنے ہاتھوں سے بنا کر اس پر کیسے عذاب بھیج سکتا ہے۔ بنانے والا اپنی خوبصورت تخلیق کو کبھی بھی تباہ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ نے اپنی نوری مخلوق فرشتوں کے سامنے بڑے فخر کے ساتھ فرمایا کہ میں انسان کو بنانے والا ہوں میں اس کا خالق ہوں اس خوبصورت مخلوق کا خالق ہوں۔ سورۃ التین آیت نمبر ۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔

بے شک ہم نے انسان کو سب سے اچھی صورت پر بنایا۔

انسان جیسے خدوخال انسان جیسا چہرہ انسان جیسا جسم کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوا مگر جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کرتے رہے اور کرتے رہیں گے وہ انسان کہلانے کے اہل ہوں گے اور ایسے انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے مومن کا لقب دیا ہے مومن یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ماننے والے یہ خوش بخت لوگ ہیں باقی جو لوگ پتھر کے بنائے ہوئے بتوں کی پوجا میں لگ گئے وہ انسانیت کے معیار سے نیچے گر گئے اور اپنی حقیقت کو بھلا بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ سورۃ الذٰریٰت آیت نمب ۵۶ میں فرمایا

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔

اور ہم نے جن اور آدمی اس لئے بنائے کہ ہماری بندگی کریں۔

تمام انسانوں کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پہچان کروانا چاہتا تھا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے وہ اپنے ساتھ کسی اور کسی کی شرکت کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔ سورۃ لقمٰن آیت نمبر ۱۳ میں فرما رہا ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

marfat.com

اور یاد کرو جب لقمٰن نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

قرآن کریم نے یہ نصیحت تمام انسانوں تک پہنچا دی تا کہ ہر باپ اپنی اولاد کو نصیحت کرے کہ اللہ تعالیٰ ہی وحدہ لاشریک ہے۔ لہٰذا کسی اور کو اس کے ساتھ شریک نہ کرنا مگر اس وقت دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں عیسائی ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ کا شریک کیا اور انسانیت کے معیار سے نیچے گر کر اپنے آپ کو تباہ و برباد کر بیٹھے۔

یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانا اور انسانوں کی صفوں سے نکل کر بدترین جانوروں میں شامل ہو گئے۔

ایشیا کے ملکوں میں کروڑوں لوگ بتوں کے آگے سر جھکا رہے ہیں کوئی مہاتما بدھ کی پوجا کر رہا ہے کوئی جانوروں کے مجسمے بنا کر ان کو معبود مان رہے ہیں یہ سب لوگ انسان نہیں دیکھنے میں تو انسان ہیں مگر حقیقت میں جانوروں سے بھی بدترین ہیں۔ سورۃ الانفال آیت ۵۵ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لائے

جانوروں میں کوئی جانور بھی کافر یا مشرک نہیں اور انسانوں میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لاتے وہ بدترین جانور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں انسان نہیں کہا بلکہ بدترین جانور کہا ہے کیونکہ وہ شعور نہیں رکھتے انسان کہلانے کا حق صرف اور صرف ایمان والے مومنوں کو ہے جن کی زبان پر ہر وقت رہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وسلم علیک یا سیدی یا حبیب اللہ۔ کلمہ طیبہ اور درود و سلام کی بدولت انسان مومن بنتا ہے اور انسانیت کی معراج پر پہنچ جاتا ہے۔

marfat.com

قرآن کریم کو ماننے والے ہی مومن ہیں

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی زیر اور زبر پر بھی ایمان لائیں اور کسی آیت میں شک وشبہ نہ کریں کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں۔ سورۃ البقرۃ آیت ۲ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الم۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن کریم) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے نبی آخرالزمان محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔ اس پاک قرآن کی شان یہ ہے کہ اس میں شک وتردد کی گنجائش نہیں اگر کوئی شک کرے گا تو یہ اس کے ایمان کی کمی اور اس کی کم سمجھی کی وجہ ہے۔

ایک اللہ پر ایمان رکھنے والے محمد رسول اللہ ﷺ کو نبی اور آخری نبی ماننے والے قرآن کریم میں شک کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ جو قرآن کریم میں شک کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر بھی شک کرے گا۔ کیونکہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے قرآن لے کر اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد ﷺ کے پاس تشریف لاتے اور حضور اقدس ﷺ جبرئیل سے قرآن لینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرآن لینے والے جبرئیل امین ہیں اور جبرئیل امین سے قرآن لینے والے رسول امین ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم میں کوئی شک نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پہلی آیت مبارک میں واضح ارشاد فرمایا کہ اس میں کوئی شک کی کوئی جگہ نہیں تاکہ قرآن کریم کو پڑھنے والے اپنے ذہن میں سب سے پہلی بات یہ بٹھائیں کہ یہ قرآن کریم وہ اعلیٰ وارفع کتاب ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں پھر ہی وہ مومن مسلمان کے درجہ کو پائے گا۔

marfat.com

قرآن کریم ہمیشہ سیدھی راہ دکھاتا ہے

قرآن کریم ایمان والوں کی مکمل راہنمائی فرماتا ہے اور ہمیشہ سیدھی راہ دکھاتا ہے اور اس میں ایمان والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر۹ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا کَبِیْرًا۔

ترجمہ۔ بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان واوں کو جو اچھے کام کریں ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

قرآن کریم وہ راستہ دکھلاتا ہے جو سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ راہ توحید کے متلاشیوں کو قرآن کریم ہی سے توحید کا راستہ مل سکتا ہے۔ قرآن کریم بندے کو اللہ وحدہ لاشریک اور رسول نبی کریم ﷺ سے ملا کر مومن بنا دیتا ہے۔ جو لوگ قرآن کریم سے راستہ لیتے ہیں انہیں مومن کا درجہ مل جاتا ہے اور ایسے مومنین کو یہ قرآن کریم سیدھا جنت میں لے جاتا ہے قرآن کریم ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے جو اچھے کام کریں اور اچھے کاموں میں سب سے افضل اچھائی کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑھنا پھر ہمیشہ پڑھتے رہنا نماز ادا کرنا نبی کریم ﷺ کا ادب و احترام کرنا والدین کے حقوق ادا کرنا اور دوسری تمام نیکیاں شامل ہیں۔

marfat.com

قرآن کریم کو مضبوط تھامنے اور نماز قائم رکھنے والے ہی مومن ہیں

مومن کی صفات میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن وکریم (جو نبی آخرالزماں ﷺ پر نازل ہوئی) کو مضبوطی سے تھامتے ہیں یعنی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن کریم ہی سے ہدایت لیتے ہیں۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۷۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِیْنَ یُمَسِّکُوْنَ بِالْکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ط اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ۔

اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی ہم نیکوں کا نیگ نہیں گنواتے۔

قرآن کریم کو مضبوط تھامنے سے مراد یہ ہے کہ اس پاک کتاب کے مطابق عمل کرتے ہیں اور اس کے تمام احکامات کو مانتے ہیں اور اس میں تغیر وتبدیلی روا نہیں رکھتے اور قرآن کریم کے حکم کے مطابق نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں۔ اس آیت پاک سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ تلاوت قرآن کریم اور نماز لازم وملزوم ہے۔

قرآن کریم میں سب سے زیادہ حکم نماز کی ادائیگی کا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ نماز قائم رکھیں اور قرآن کریم سے ہدایت لیتے رہیں۔

حجۃ الوداع کے موقع پر پھر خم غدیر کے مقام پر حضور پُرنور سیدالمرسلین محمد ﷺ نے مکرر ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم (یعنی میری امت) ان دونوں چیزوں سے وابستہ رہو گے کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے وہ گرانقدر چیزیں ہیں ایک

marfat.com

کتاب اللہ یعنی قرآن کریم اور دوسری میرے اہل بیت اطہار ایک جگہ پر فرمایا دوسری میری سنت۔قرآن کریم سے وابستہ رہنا اور اہل بیت اطہار سے محبت کرنا ہی تو نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔قرآن کریم کو مضبوط تھامنے اور قرآن کریم سے وابستہ رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قرآن کریم کو خوبصورت جلدان میں لپیٹ کر اونچی جگہ پر رکھ دیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے ترجمہ اور تفسیر کو سمجھ کر پھر قرآن کریم کے حکم کے مطابق دنیا کی زندگی بسر کی جائے اور قرآن کریم کے حکم کے مطابق آخرت کی تیاری کی جائے۔قرآن کریم نے جن جن بُرائیوں سے روکا ہے ان بُرائیوں سے ہر مومن مسلمان کو رک جانا چاہیے۔ جن جن کاموں کو اور جن جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کو حرام جان کر ترک کر دینا چاہیے اور جن جن صالح کاموں کو کرنے کا حکم دیا ہے ان ہی اچھے کاموں کو کرنا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی آل پاک اہل بیت اطہار سے وابستہ رہنے کا حکم دیا ہے۔تو ہر مومن مسلمان کو نبی کریم ﷺ کی آل پاک سے محبت و عقیدت رکھنا چاہیے۔حضور اقدس ﷺ کے اہل بیت اطہار کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔جس طرح انہوں نے حق کا علم بلند کیا ہر مومن مسلمان کو حق کا علم بلند کرنا چاہیے اور باطل کی ڈٹ کر مخالفت کرنا چاہیے۔

واسطہ آل عبا کا صدقہ خیر النساء کا
صدقہِ شیر خدا اور شہید کربلا کا غم نہ ہو روز جزاء کا

marfat.com

سچے مومن

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ النور آیت نمبر ۶۲ میں سچے مسلمانوں کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْکَ لِبَعْضِ شَاْنِھِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمُ اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

ترجمہ۔ ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان (یقین) لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہیں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک اُن سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اسی آیت مبارکہ میں کامل مومنوں کا ذکر فرمایا جا رہا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول جناب محمد ﷺ پر مکمل ایمان و یقین رکھتے ہیں۔ یعنی عقاید کے پکے اور اعمال کے نیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر مکمل و کامل ایمان و یقین رکھنے سے ہی مومن بنتا ہے۔

مومنوں کی دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ اگر حضور اقدس ﷺ نے ان کو جمعۃ المبارک و عید میں یا پھر جہاد و تدبیر جنگ کے مشوروں کے لئے جمع فرمایا ہو تو حضور اقدس ﷺ کی مجلس پاک کا ادب و احترام یہ ہے کہ اجازت لے کر حاضر ہوں اور اجازت لے کر رخصت ہوں اور رخصت ہوتے وقت الٹے قدم چل کر واپس ہوں یہ ادب و احترام کی معراج ہے کہ پشت نبی پاک ﷺ کی طرف نہ ہو۔

marfat.com

مومنوں کی علامت یہ ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ سے اجازت لے کر آپ کی مجلس سے رخصت ہوتے ہیں اور منافق یونہی بغیر پوچھے ہوئے اٹھ جاتے ہیں یہ اجازت چاہنا ایمان کی علامت ہے اور آج بھی روضہ پاک ﷺ پر حاضر دینے والے مومن بوقت حاضری اور جاتے وقت سلام عرض کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں اور جب بندہ مومن دربار اقدس ﷺ سے رخصت ہوتے ہیں تو اس وقت قیامت کا نمونہ ہوتا ہے یہ تو مومن کا دل ہی جانتا ہے کہ بوقت رخصتی اس کا کیا حال ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اپنے حبیب ﷺ کے دربار پاک میں جانے کا ڈھنگ سکھا رہا ہے کہ جب وہ اپنے نبی پاک ﷺ کے دربار پاک میں آئیں تو اجازت لے کر حاضر ہوں اور جب واپس جائیں تو بھی اجازت لے کر جائیں اور اس طرح جائیں جیسے غلام اپنے مولا کے دربار سے رخصت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سلطان کونین ﷺ کے دربار کے آداب بتائے اور مومنین کو سکھلائے اور یہ آداب ہمیشہ کے لئے ہیں حضور اقدس ﷺ کے دربار پاک میں تو فرشتے بھی بغیر اجازت حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی بغیر اجازت رخصت ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے بڑی اہم بات یہ بیان فرمائی کہ جو اس کے حبیب ﷺ کے حضور ادب واحترام سے حاضر ہوتے ہیں اور ادب واحترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں وہی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں یعنی وہی مومن ہیں اور ایسے مومنین کے لئے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ہے۔ایسے باادب مومنین کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش مانگنے کا حکم ہو رہا ہے۔اس آیت پاک سے واضح ثابت ہو رہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنی امت کے مومنین کی شفاعت فرمائیں گے۔ان شاء اللہ۔اور ہر مومن مسلمان حضور اقدس ﷺ کی شفاعت کا محتاج ہے۔

هُوَالْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ	وہی ہیں اللہ کے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ	ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

marfat.com

ایمان والوں کی نشانیاں

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے یہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ مقدس کتاب ہدایت اور رشد کا مکمل خزانہ ہے۔ ڈھونڈنے والوں کو ہدایت اور رشد کا ہر راستہ مل سکتا ہے۔ یہ مقدس کتاب تمام مومن مسلمانوں کی مکمل راہنمائی فرماتی ہے۔ اس مقدس کتاب کی سورۃ التوبہ کی آیت نمبر اے میں ایمان والوں کی نشانیاں بیان فرمائی جا رہی ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

ترجمہ۔ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور ہر بُرائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ اور رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

ایمان کی بنیاد کلمہ طیبہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے مومن ہیں اور تمام مومن مرد آپس میں بھائی بھائی ہیں اور تمام مومنہ عورتیں آپس میں بہنیں ہیں۔ تمام مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں ان کا پہلا کام یہ ہے کہ بھلائی کا حکم دیتے ہیں یعنی نیکی کرنے کا حکم دیتے ہیں اور سب سے بڑی نیکی کلمہ طیبہ کا ورد ہے۔ مومن مسلمان مرد ذکر اللہ کی محافل میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہیں مومنہ عورتیں اپنے گھروں میں ذکر اللہ کی محافل میں کلمہ طیبہ کا ورد کرتی ہیں یہ سب سے بڑی نیکی ہے اسی نیکی سے پھر دوسری نیکیاں جنم لیتی ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا۔ مومن بھائی اور مومنہ بہن سے خوش اخلاقی سے پیش آنا۔ ہمسائے کی عزت آبرو مال جان کی حفاظت کرنا، بڑوں کا ادب کرنا چھوٹوں پر رحم کرنا یہ سب نیکیاں ہمیں کلمہ طیبہ ہی سکھلاتا ہے۔

marfat.com

مومن کی دوسری نشانی یہ ہے کہ وہ بُرے کام سے رکتے ہیں اور دوسروں کو بُرائی سے روکتے ہیں۔ دوسرے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو چوری سے روکنا۔ بداخلاقی سے روکنا۔ جوئے اور شراب سے روکنا بے حیائی اور برائی سے روکنا حرام کمانے اور حرام کھانے سے روکنا یہ سب مومن کی نشانی ہیں۔

تیسری نشانی یہ بیان فرمائی کہ نماز قائم رکھیں۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ بغیر نماز کے ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ نماز دین اسلام سجاوٹ ہے۔ دین کی خوبصورتی نماز کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا اظہار نماز سے ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت نماز میں ہے۔ پھر یہ نماز ہمارے نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

چوتھی نشانی زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ زکوٰۃ مومن کے رزق کو پاک کرتی ہے۔ زکوٰۃ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی خوشنودی ہے۔ زکوٰۃ مومن کے رزق کو بڑھا دیتی ہے۔ زکوٰۃ مومن کی عزت کا باعث بنتی ہے۔ زکوٰۃ مومن کو اللہ تعالیٰ کا دوست بنا دیتی ہے۔

پانچویں نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ مومن وہ ہیں جو اللہ و رسول ﷺ کا حکم مانیں اللہ اور رسول ﷺ نے جن جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا وہ کریں اور جن جن کاموں سے منع فرمایا ان سے رک جائیں۔

اللہ و رسول ﷺ کے احکامات کو ہم نے اپنی کتاب قرآن کریم اور مومن میں واضح طور پر بیان کردیا ہے تاکہ ہر شخص قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں اپنے ایمان کو پرکھ سکے اور اگر کوئی کوتاہی یا خامی محسوس و معلوم ہو تو اس کوتاہی یا خامی کو دور کر کے مومن مسلمان کی صف میں کھڑا ہو جائیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا	اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ	اپنے حبیب پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

marfat.com

ایمان والے وہ ہیں جو محمد ﷺ کی نبوت و رسالت پر ایمان لائیں

مومن کے لیے لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیاء رسل پر ایمان لائیں کسی ایک بھی نبی یا رسول کی نبوت یا رسالت کا انکار نہ کیا جائے۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۸۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ۔

ترجمہ۔ رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

قرآن حکیم کے حکم کے مطابق ہر مومن کے لئے لازمی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لائیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبین محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لانا لازمی ہے۔

سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۰ میں اللہ تعالیٰ نبی آخر الزمان محمد ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرما رہا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّكُمْ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۔

marfat.com

ترجمہ۔اے لوگو! تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے ہیں تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو اور اگر تم کفر کرو تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

حضور اقدس ﷺ پیدائشی نبی اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو ہر رنگ و نسل کے لئے نبی بنا کر بھیجا اور مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب ہر جگہ آپ ﷺ کی نبوت و رسالت جاری و ساری ہے اور رہے گی (ان شاء اللہ)

جو لوگ نبی آخر الزمان محمد ﷺ پر ایمان لے آئیں گے ان کا دونوں جہانوں میں بھلا ہوگا دنیا اور آخرت میں عزت سے سرفراز ہوں گے اور اگر انکار کر دیا تو ذلت کے حقدار ہوں گے۔ اس آیت مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عزت کے حقدار وہی ہیں جو محمد عربی ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ کو ذات و تمام صفات سے مانیں گے یہی لوگ مومن کہلانے کے حقدار ہوں گے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو نبی کریم ﷺ سے وابستہ کر دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر مکمل ایمان لانے ہی سے بندہ مومن بنے گا۔

نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ماننے والے ہی مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور نبی کریم محمد ﷺ کو آخری نبی بنا کر بھیجا۔ حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا نبی ماننا اور پھر خاتم النبین ماننا بہت ضروری ہے۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۔

ترجمہ۔ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے (آخری نبی) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت اور آخری رسول ہونے کا ذکر ہے۔ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پھر خاتم النبین فرما کر آخری نبی ہونے کا شرف بھی عطا فرما دیا اور واضح فرما دیا کہ محمد ﷺ پر نبوت و رسالت ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا تا قیامت اس دنیا میں حضور نبی کریم محمد بن عبداللہ ﷺ کی نبوت و رسالت جاری و ساری رہے گی (ان شاء اللہ)

مومن کی صفت میں یہ بات ضروری ہے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدائشی نبی مانیں اور آخری نبی و رسول مانیں اس کے بغیر ایمان نصیب نہیں ہوگا۔

marfat.com

اصل نیکی کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۷۷ میں اصل نیکی کا بیان فرمایا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ۔ ج

ترجمہ۔ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور تمام نبیوں پر مغرب کے لوگ مشرق کی طرف اور مشرق کے لوگ مغرب کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ مگر کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لینا نیکی نہیں پہلے اپنے عقائد کو درست کرو کیونکہ ہر اہل قبلہ مومن نہیں ان میں بعض بدمذہب اور مرتد بھی ہیں اصل ایمان تو یہ ہے کہ اصلی نیکی تو یہ ہے کہ ایک اللہ وحدہ لاشریک کو مانا جائے آخرت کے دن قیامت پر ایمان لایا جائے اللہ کے فرشتوں پر ایمان لایا جائے تمام الہامی کتابوں اور خاص طور پر آخری الہامی کتاب قرآن پر ایمان لایا جائے اور تمام انبیاء پر ایمان لایا جائے اور نبی آخر الزماں محمد ﷺ پر مکمل ایمان لایا جائے۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَ الثَّقَلَيْنِ — محمد ﷺ دنیا و آخرت کے سردار
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ — اور جن وانسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب وعجم کے

marfat.com

مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے نور کو مانیں

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کو نور بنا کر بھیجا اور حضور اقدس ﷺ کے نور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر اس نور کو بشریت کے لبادہ میں افضل البشر بنا کر زمین پر بھیجا سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۵ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔

بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

اس آیت مبارکہ میں نور سے مراد حضور پُرنور نور مجسم محمد ﷺ ہیں اور کتاب مبین سے مراد قرآن کریم ہے۔ حضور اقدس ﷺ اور قرآن کریم دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کے بغیر قرآن کریم کی سمجھ و اسرار و رموز تک رسائی ناممکن ہے۔ کیونکہ نور کے بغیر کتاب نہیں پڑھی جاسکتی۔ جس طرح قرآن کریم کو چھونے سے پہلے پانی سے جسم کو پاک کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ (الواقعہ ۷۹)

اسے (قرآن کریم کو) نہ چھوئیں مگر باوضو۔

بغیر وضو کے اور گندے جسم والا قرآن کریم کو نہ چھوئے اسی طرح قرآن کریم کے اسرار و رموز چھونے سے پہلے مدینہ طیبہ کے پانی سے دل کا غسل کیا جائے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ لوگوں کو پاک کرتے ہیں۔ سورۃ الجمعہ آیت نمبر ۲ میں ارشاد ربانی ہے۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ۔

وہی ہے (اللہ) جس نے ان پڑھوں کو پڑھانے کے لئے انہی میں سے ایک

marfat.com

رسول (بشریت کے لبادہ میں) بھیجا کہ اُن پر اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔

پانی بندے کے جسم کو پاک کرتا ہے اور دل کی پاکیزگی حضور اقدس ﷺ کی نگاہ کرم سے ملتی ہے لوگ کئی کئی سال گناہوں اور برائیوں سے لتھڑے ہوئے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور حضور اقدس ﷺ ایک ہی نگاہ کرم سے اُن کو پاک وصاف فرما دیتے تھے۔

شرح شفاء شریف میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

نور اور کتاب مبین دونوں حضور ہی ہیں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ مظہر صفات، مظہر ذات، مظہر احکام ومظہر اخبار ربانی ہیں لہٰذا یہ عطف تفسیری بھی ہوسکتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا نور اس طرح ہیں کہ آپ ذات باری تعالیٰ سے سب سے پہلے فیض پانے والے ہیں اور پھر آپ ﷺ کے ذریعے سے دوسرے لوگ فیض لینے والے ہیں۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ۔

محمد ﷺ دنیا وآخرت کے سردار

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

اور جن وانسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے۔

marfat.com

مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے والدین کو مومن مانیں اوران کا ادب واحترام کریں

حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں جتنے بھی نبی اور رسول اس دنیا میں تشریف لائے ان میں سے کسی نبی اور رسول کے والدین کافر نہیں تھے۔ اکثر نبی اور رسول ایسے بھی ہوئے جن کے والد بھی اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے۔ جیسے اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے والد جناب ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے اس طرح یعقوب علیہ السلام کے والد جناب اسحاق علیہ السلام بھی اللہ کے نبی ہیں پھر یحیٰی علیہ السلام کے والد ذکریا علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد جناب داؤد علیہ السلام بھی اللہ کے نبی اور رسول ہیں۔ جن جن انبیاء کرام کے والد نبی نہیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ولی اور صالح بندے ضرور ہیں اور تمام انبیاء کرام کے والدین مومن مسلمان تھے۔

انبیاء کرام کے مقام نبوت کا تقاضا یہی ہے کہ سب انبیاء کے والدین مومن ہوں کیونکہ نبیوں کے صدقے گناہ گاروں اور گناہ گار امتیوں کی بخشش ہوتی ہے۔ انبیاء کرام کے صدقے لوگ بخشے جائیں اور اُن کے والدین نہ بخشے جائیں یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔

ہمارے حضور نبی کریمؐ تمام انبیاء کرام کے سردار ہیں اور آپ امام الانبیاء بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو تمام انبیاء کرام پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس طرح آپ کے والدین کریمین طیبین کو اللہ تعالیٰ نے تمام صالحین پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

ترجمہ۔ محمدؐ دنیا و آخرت کے سردار ہیں اور جن وانسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے۔

صحاح ستہ کی کتب احادیث میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ حضور اقدسؐ نے

marfat.com

ارشاد فرمایا کہ میں نے جس جس پشت پر سواری کی اور جن ماؤں کے ذریعے میرا نور نسل در نسل منتقل ہوتا آیا اللہ تعالیٰ نے ان سب پر جہنم کی آگ حرام فرما دی۔

ہمارے حضور نبی کریمؐ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہیں۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۲۷ میں ارشاد ربانی ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

ترجمہ۔ اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ اُن پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر فرما رہے تھے تو پہلے دونوں نبیوں نے ایک امت فرمانبردار تابعدار اور مومن مسلمان امت کے لئے دعا فرمائی پھر نبی آخر الزمان جناب محمد ﷺ کے لئے دعا فرمائی اس دعائے ابراہیمؑ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے نبی کریمؐ کے والدین کریمین تک تمام آبا و اجداد مومن مسلمان تھے اور ہر قسم کے شرک و کفر اور ہر قسم کی برائی سے پاک تھے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ البلد کی آیت نمبر ایک تا تین میں ارشاد فرما رہا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝

ترجمہ۔ مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اور تمہارے والد کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

یوں تو اللہ تعالیٰ کا سارا قرآن کریم حضور نبی کریمؐ کی تعریفوں اور صفات سے بھرا ہوا ہے۔ مگر سورۃ البلد میں تو اللہ تعالیٰ نے کمال صفت بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مکہ معظمہ شہر کی قسم اٹھا رہا ہے۔ وہ عزت والا شہر جس مقدس شہر میں اللہ تعالیٰ کے حبیب اور ہمارے آقا و مولیٰ جناب نبی آخر الزمان محمد ﷺ کی پیدائش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب تم

marfat.com

اس شہر میں تشریف فرما ہو۔یعنی نبی کریم ﷺ مکہ معظمہ کی گلیوں میں بازاروں میں محلات میں حرم شریف میں اپنے اصحابہ کرام اور عزیز واقارب کے گھروں میں تشریف لے جایا کرتے تھے تو اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مکہ پاک کے ذرہ ذرہ کی قسم اٹھائی پورے شہر میں تو آب وہوا اور تمام مٹی کے ذرات بھی شامل ہوئے ہیں۔ مکہ پاک کو حضور اقدس ﷺ سے جو نسبت ہے اس نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مکہ پاک کے ذروں کی بھی قسم اٹھا رہا ہے۔ جس چیز کو حضور سے نسبت ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کی محبوب بن جاتی ہے۔ اس طرح حضور اقدس ﷺ کے والدین کریمین حضور اقدس ﷺ کی ازواج مطہرات حضور اقدس ﷺ کے اہل بیت اطہار حضور اقدس ﷺ کے تمام اصحابہ کرام، حضور اقدس ﷺ کی امت کے تمام اولیاء کرام سب اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں کیونکہ سب کو حضور اقدس ﷺ سے نسبت ہے۔ اور پھر حضور اقدس ﷺ کی ساری امت بھی تو اللہ تعالیٰ کی محبوب امت ہے۔ کیونکہ اس امت کو تو بھی حضور اقدس ﷺ سے نسبت ہے۔ پھر فرمایا تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی قسم کہ تم ہو۔

یہاں پر مفسرین کرام نے باپ سے مراد ابراہیم علیہ السلام فرمایا ہے اور اولاد سے مراد حضور اقدس کو فرمایا ہے۔ اس تفسیر سے بھی حضور اقدسؐ کے والدین کا مومن ہونا ثابت ہے کیونکہ فرمایا کہ تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضور اقدس تک سب اولاد ابراہیم علیہ السلام کی قسم اٹھائی جا رہی ہے تو ثابت ہوا کہ حضور اقدسؐ کے والد محترم جناب عبداللہ بن عبدالمطلبؓ سے لے کر جناب اسماعیل علیہ السلام تک تمام حضرات مقدسہ مومن تھے اور صاحب ایمان تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کافر یا مشرک کی قسم نہیں اٹھاتا۔

ہم نے اپنی ہر کتاب لکھنے کے دوران مسلسل اپنے بزرگ اور پیر و مرشد سید عبداللہ امام شاہ پانی پتی مدظلہ العالی سے ہدایت لیتے رہے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین طیبین کے ایمان پر یہ مضمون لکھنے کے دوران ہم نے سید عبداللہ امام شاہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ قرآن کی سورۃ المومن کی آیت نمبر آٹھ کو بار بار تلاوت کریں اور ترجمہ اور تفسیر کا بار بار مطالعہ کریں تو ضرور بر ضرور آپ کو حضور نبی کریمؐ کے

marfat.com

والدین کریمین طیبین کے مومن ہونے کا کامل ثبوت مل جائے گا۔

یہاں ایک بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا۔ یورپ میں افریقی مسلمان بہت زیادہ آباد ہیں گو ان کے رنگ سخت کالے ہیں مگر کئی مسلمان ایسے ہیں جن کے چہروں پر نور برستا ہے دیکھنے سے مومن مسلمان معلوم ہوجاتے ہیں۔ باقی جو کالے عیسائی ہیں ان کے رنگ سخت کالے ہیں چہرے بھی سخت ہیں۔ ان افریقن مسلمانوں میں سے کئی حضرات نبی کریمؐ کے والدین کریمین کے ایمان کے منکر ہیں جو افریقن مسلمان نبی کریمؐ کے والدین کے ایمان پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہمیں بہت اچھے لگتے ہیں اور جو افریقن مسلمان منکر ہیں ان سے کلام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

یہاں یورپ میں ایک ہمارا ہم وطن بھی ہے جو خود کو مسلمان کہلاتا ہے۔ اس کا رنگ بھی کالا ہے برصغیر پاک و ہند کے جن لوگوں کے رنگ گندمی اور سخت گندمی یعنی کالے ہیں وہ بھی یورپ کے ٹھنڈے ملکوں میں رہ کر کافی حد تک گورے ہوجاتے ہیں مگر جس ہم وطن کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ شخص نبی کریمؐ کے والدین کے ایمان کا علی الاعلان منکر ہے اور اس کو کئی سال یورپ میں ہونے والے ہیں مگر اس کے چہرے پر نور نام کا ذرہ بھی نہیں ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ المومن کی آیت نمبر ۸ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

ترجمہ۔ اے ہمارے رب اور انہیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور اُن کو جو نیک (صالح) ہوں اُن کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے۔

ایمان والے مومن مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور تمام مومن مسلمان اپنے ایمان اور اعمال صالح کی بدولت اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنت میں جائیں گے اور ایمان والوں کے والدین آباو اجداد اور بیبیوں اور اولاد میں سے جو لوگ

marfat.com

مسلمان ہوں گے کلمہ طیبہ پر قائم رہے ہوں گے مگر اعمال صالح کی کمی کیوجہ سے جنت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے وہ لوگ بھی ایمان والوں کے ایمان اور اچھے اعمال کے صلے میں ایمان والوں کے ساتھ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

یہ ایمان والے مومن مسلمانوں کا انعام ہوگا کہ وہ اپنے اپنے والدین آباو اجداد بیویوں اور اولاد کو ساتھ لے کر جنت میں داخل کیے جائیں گے اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ ایک مومن مسلمان جو کہ حضور اقدس ﷺ پر ہمیشہ درود سلام پڑھتا رہا دنیا میں اس کا اخلاق اچھا رہا حلال کمایا اور حلال کھاتا رہا اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جنت میں جانے کا حکم دے گا اور اس کے ایمان کی وجہ سے اس کو حکم ہوگا کہ اپنے والدین آبا و اجداد بیوی اور اولاد کو ساتھ لے کر جنت میں چلا جا۔ اگر کسی کے والدین یا اولاد میں سے کوئی کافر ہوگا تو ان کے لئے یہ حکم نہیں ہوگا صرف ان کے لئے حکم ہوگا جو ہوں گے مسلمان مگر اعمال صالح کی کمی اور گناہوں کی زیادتی کیوجہ سے گناہ گاروں کی صف میں کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر نگاہ کرم فرماتے ہوئے ان گناہ گاروں کو بھی بخش دے گا۔ تمام ایمان والے مومنوں کو غور کرنے کی دعوت دے رہا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ کے ایک ادنیٰ مومن امتی کا یہ مقام ہے کہ اس کے ایمان کی بدولت اس کے گناہ گار والدین آباو اجداد اور آل اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ جنت عطا فرما دے گا اور حضور اقدسؐ کے والدین آباو اجداد اور ازواج مطہرات اور آپ کی اہل بیت اطہار کا کتنا اعلیٰ مقام ہوگا جبکہ قرآن کریم ان سب حضرات مقدسہ کی شان بیان فرما رہا ہے۔

ہم نے دیکھا ہے کہ اگر کسی مسلمان کا باپ شراب کے نشہ میں فوت ہوا ہے تو وہ مسلمان اپنے باپ کا جب بھی ذکر کرتا ہے تو کہتا ہے کہ اس کے باپ مرحوم ومغفور کی یہ بات ہے وہ یہ کام کرتا تھا۔ مگر جب کوئی ایسا مسلمان حضور اقدسؐ کے والدین کریمین طیبین کے ایمان کا انکار کرتا ہے اور برسر عام انکار کرتا ہے تو زمین وآسمان بھی اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ہم تمام امت محمدیہ ﷺ کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے والدین کریمین سے محبت کیا کریں اور ان حضرات مقدسہ کے صدقے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے

marfat.com

والدین کی مغفرت کی دعا کیا کریں کیونکہ حضور اقدس ﷺ بھی ہر نماز کے آخیر میں اپنے والدین اور تمام مومنین کی مغفرت کی دعا کیا کرتے تھے اور ہم تمام امت محمدیہ ﷺ اپنے نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہر نماز کے آخیر میں اپنے والدین اور تمام مومنین کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۳۹ تا ۴۱ ہر نماز فرض و سنت وتر اور نوافل کے آخیر میں پڑھنا سنت ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

ترجمہ۔ اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور میری دعا سن لے اور ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

قرآن کریم کی سورۃ ابراہیم کی ان آیات کی روشنی میں ہم تمام مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ غور کریں اور بار بار غور کریں کہ جب حضور اقدسؐ نے ہر نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع نہیں فرمایا اگر حضور اقدسؐ کے والدین مومن نہ ہوتے تو ضرور بر ضرور اللہ تعالیٰ حضور اقدسؐ کو یہ دعا مانگنے سے روک دیتا جس طرح منافق اعظم عبداللہ بن ابی کے لئے دعائے مغفرت مانگنے سے روک دیا تھا۔

ہمارے حضور اقدسؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے کیونکہ آپ کے والدین مومن تھے اور مومن والدین کے لئے دعائے مغفرت مانگنا اور تمام مومنین مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت مانگنا سنت رسول ہے۔

فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَادِئِهَا — اور مغفرت کر اس کے مصنف کی اور بخش کر اس کے پڑھنے والے کی

سَاَلْتُكَ الْخَيْرَ يَاذَالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ — بے شک میرا تجھ سے ہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

قصیدہ بردہ شریف

marfat.com

حافظ قرآن کے والدین کا مقام اور نبی کریمؐ کے والدین کا مقام

حدیث پاک کی تمام کتب میں یہ حدیث پاک موجود ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس مسلمان مرد اور اس کی بیوی نے اپنے بچے کو قرآن کریم کا حافظ بنایا روز محشر قیامت کے روز اس حافظ قرآن کے والدین کا مقام یہ ہوگا کہ ان کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا اور قیمتی ھیرے جواہرات سے سجا ہوا تاج پہنایا جائے گا وہ دونوں جنت کا لباس اور قیمتی ھیرے جواہرات سے سجا ہوا تاج پہن کر لوگوں میں گھومیں گے لوگ انہیں دیکھ کر فرشتوں سے پوچھیں گے کہ یہ عزت دار لوگ کون ہیں تو فرشتے جواب دیں گے کہ یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنہوں نے اس دنیا میں اپنے بچوں کو قرآن کا حافظ بنایا تھا۔ پھر ان خوش نصیب لوگوں کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

تمام امت محمدیہ کی خدمت میں دست بستہ گذارش ہے کہ حافظ قرآن کے والدین بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے۔ خواہ انہوں نے اس دنیا میں نمازیں نہ پڑھی ہوں روزے نہ رکھے ہوں زکوٰۃ وصدقات نہ دیئے ہوں۔ حج کی طاقت رکھنے کے باوجود حج ادا نہ کیا ہو۔ سگریٹ نوشی او چوسر وغیرہ کھیلتے رہے ہوں پھر بھی اُن کو بغیر حساب و کتاب کے جنت عطا ہوگی کیونکہ اُن کی اولاد قرآن کریم کی حافظ ہے اور جس پاک ذات حبیب اللہ محمد ﷺ کے صدقے قرآن کریم نصیب ہوا اُن کے والدین کریمین کا کتنا اعلیٰ مقام ہوگا۔

دیکھا ہے کہ بعض حافظ قرآن جو کسی بد مذہب جماعت سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر نبی کریم ﷺ کے والدین کے ایمان کا انکار کر دیتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کس پاک ذات کے منبر شریف پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انہی کے والدین کریمین کے ایمان کا انکار کر رہے ہیں۔

ایک حافظ قرآن کے والدین کا کتنا اعلیٰ مقام ہے تو صاحب قرآن سید عالم نور مجسم محمد بن عبداللہ ﷺ کے والدین کو اللہ تعالیٰ کتنا اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے والدین کو حضور اقدسؐ کے والدین کے صدقے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما اور ہماری خطاؤں سے درگذر فرما۔ حضور اقدس ﷺ کی ساری امت پر رحم و کرم فرما۔ امین۔

marfat.com

مومن وہ ہیں جو نبی کریمؐ کی تمام ازواج مطہرات کو اپنی مائیں سمجھیں

قرآن کریم میں مومنوں کی ایک اور خاص صفت یہ بیان فرمائی کہ نبی کریمؐ کی تمام ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں۔ سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرمایا

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ ط

ترجمہ۔ یہ نبی (محمدؐ) مسلمانوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں اور ان کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

اُوْلٰی کے معنی مالک زیادہ قریب اور زیادہ حقدار ہیں۔ اس آیت پاک سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ حضور اقدسؐ ہر مومن کے دل میں حاضر و ناظر ہیں اور مومنوں کی جان سے بھی قریب ہے۔ سورۃ ق کی آیت نمبر ۱۶ میں ارشاد فرمایا۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر شخص کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے آقا و مولیٰ کو مومنوں کی جان سے بھی زیادہ قریب رکھا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ شہ رگ کٹنے سے جان نکلتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ ہر مومن کی جانب سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی حاضر و ناظر ہے اور رسول اللہ بھی حاضر و ناظر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک کو حاضر و ناظر اس واسطے رکھا کہ جب بھی کوئی مومن مسلمان شیطان کے بہکاوے میں آ کر کوئی گناہ کرنے لگے تو اس کا دل یہ کہے کہ اللہ اور رسول اللہؐ! اسے دیکھ رہے ہیں اور یہ خیال آتے ہیں وہ بندہ مومن گناہ کرنے سے بچ جائے گا اور شیطان اس بندہ مومن سے دور بھاگ جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

marfat.com

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۶ میں مومنوں کی دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ حضور اقدسؐ کی بیویاں (ازواج پاک) مومنوں کی مائیں ہیں۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے۔ اور یہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی پہلی آیات مبارکہ میں پہلا حکم یہ فرمایا کہ اس میں شک کی گنجائش نہیں۔ اس حکم کی رو سے ہر ایمان والے مومن مسلمان پر فرض ہے کہ وہ نبی کریمؐ کی تمام ازواج مطہرات کو اپنی ماں حقیقی ماں سمجھے اور جانے۔

ایک بات کی وضاحت بہت ضروری ہے وہ یہ کہ اپنی حقیقی ماں کی شان میں گستاخی کرنا گناہِ کبیرہ ہے مگر گناہِ کبیرہ سے مومن کافر نہیں ہو جاتا لیکن حضور اقدسؐ کی ازواج پاک میں سے کسی بھی ام المومنین کی شان میں گستاخی کرنے والا ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا انکار کرنا قرآن کریم کی زیر و زبر کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور نبی کریمؐ کی تمام ازواج پاک کو اللہ تعالیٰ مومنوں کی مائیں فرما رہا ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کی نگاہ میں مومن وہی ہے جو نبی کریمؐ کی تمام ازواج پاک کو اپنی حقیقی ماں جانے اور مانے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور نبی کریمؐ نے گیارہ شادیاں کیں۔ آپ کا ہر عمل ہر فعل مبارک اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہے۔ سورۃ والنجم کی آیت نمبر ۳ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

ترجمہ۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

حضور اقدسؐ تو کوئی بات بھی اپنی مرضی سے نہیں کرتے حضور اقدسؐ کی زبان پاک بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر حرکت میں نہیں آئی۔ کوئی الفاظ بھی آپؐ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ادا نہیں فرماتے تو باقی کوئی عمل کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم کے بغیر کیسے ادا کر سکتے ہیں۔

حضور اقدسؐ کی تمام ازواج مطہرات پاک و مطہرہ ہیں۔ حضور اقدسؐ کی ہر زوجہ محترمہ مومنہ اور پاک ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیت نمبر ۲۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

marfat.com

ترجمہ۔ گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے اور پاک پاکوں کے لئے اور پاکیزہ پاکوں کے لئے وہ پاک ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں ان کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

ہمارے حضور نبی کریمؐ ہر قسم کی آلائش سے پاک ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پاک پیدا فرمایا اور ساری عمر مبارک پاک ہی رکھا حتیٰ کہ آپ کے جسم مبارک پر مکھی کو بیٹھنے کی جرأت نہ تھی۔ کیونکہ نبی کریمؐ سراپا پاک تھے آپ کا پسینہ مبارک دنیا کی تمام خوشبوؤں سے بھی افضل و اعلیٰ تھا۔ اس لئے اللہ پاک نے ہمارے نبی پاکؐ کے نکاح میں پاک عورتیں دیں۔ حضور اقدس کا ہر نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تھا۔

حضور اقدسؐ کی ازواج پاک کے نام پاک

۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ

حضور اقدسؐ نے ۲۵ سال کی عمر مبارک میں آپ سے شادی کی۔ حضرت خدیجہؓ کی عمر مبارک ۴۰ سال تھی۔ آپؓ نے پچیس سال حضور اقدسؐ کے ساتھ گذارے۔ جب حضور اقدسؐ کی عمر مبارک پچاس سال ہوئی تو انتقال فرمایا۔ آپ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن مبارک سے ہوئی۔ صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ جو حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن پاک سے ہجرت کے آٹھویں سال پیدا ہوئے اور دسویں سال فوت ہو گئے تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا دین اور آخرت میں بڑا اعلیٰ مقام ہے۔ نبی کریمؐ نے تمام دنیا اور آخرت کی چار برگزیدہ خواتین میں سے ایک جناب خدیجہؓ کو شمار فرمایا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی کریمؐ نے حضرت خدیجہؓ کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی۔

وہ مجھ پر ایمان لائی جب اوروں نے کفر اختیار کیا۔ انہوں نے میری تصدیق کی جب اوروں نے مجھے جھٹلایا۔ انہوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا جب اوروں نے مجھے کسب مال سے روکا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بطن سے اولاد دی جب کہ کسی اور بیوی سے اولاد نہ ہوئی۔

جب حضور اقدسؐ نے اپنی عمر مبارک کے چالیسویں سال اظہار نبوت فرمایا تو سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ نے اسلام کو قبول کیا اور اپنا سارا مال و زر حضور اقدس کی بارگاہ میں پیش کیا

marfat.com

تاکہ دین اسلام کی ترقی میں خرچ ہو۔اس وجہ سے آپ کو محسنہ امت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت سودہ بنت زمعہؓ

آپ قدیم الاسلام تھیں جو لوگ شروع میں اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے یہ بھی اُن خوش قسمت لوگوں میں شامل تھیں۔ پہلے یہ سکران بن عمروؓ کے نکاح میں تھیں۔ ان کا خاوند انہی کی کوششوں سے مسلمان ہوا تھا۔ ہجرت حبشہ میں شامل تھیں۔ وہیں ان کے خاوند سکرانؓ کا انتقال ہوا۔ خاوند کے فوت ہونے پر یہ سخت مشکلات کا شکار ہوگئیں تو حضور اقدسؐ نے ان کی دین اسلام کی خدمت کے صلہ میں اور ان کے مصائب کو ختم کرنے کے لئے نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد ان سے نکاح فرمایا تھا۔

حضرت سودہؓ کا ام المومنین کے درجہ پر فائز ہونے کا سبب ان کا اور ان کے خاندان کا قدیم الاسلام ہونا اسلام کی تبلیغ اور خدمت سرانجام دینا اور اسلام کے لئے ہجرت حبشہ کرنا تھا۔ آپؓ کا جسم فربہ یعنی بھاری تھا۔ چند سال کے بعد آپؓ نے اپنا سارا وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ کو دے دیا۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ حضور اقدس کو زیادہ محبوب تھیں۔ لہٰذا آپ نے ایثار کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ذات پر محبوب کے محبوب کو ترجیح دی۔ حضرت سودہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت کے آخیر میں وفات پائی۔

۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

حضور اقدسؐ نے تیسری شادی حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کی ان کے ساتھ آپؐ کا نکاح نبوت کے دسویں سال شوال کے مہینے میں مکہ معظمہ میں ہوا اور رخصتی شوال کے مہینے نبوت کے گیارہویں سال مدینہ طیبہ میں ہوئی۔

دین اسلام میں حضرت عائشہ صدیقہ کو بہت اعلیٰ مقام حاصل ہے صحیح مسلم شریف اور صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے کہ حضور اقدسؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ میں تین شب تجھے خواب میں اس طرح دیکھتا رہا کہ ایک فرشتہ حریر سفید کے پارچے میں تیری تصویر کو میرے سامنے لاتا تھا اور کہتا تھا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی بیوی ہے اور میں تصویر کا پردہ اٹھا کر چہرہ دیکھتا تھا جو بالکل تیرا ہی چہرہ ہوتا تھا اور میں یہ دیکھ کر کہہ دیا کرتا تھا کہ اگر یہ اطلاع اللہ کی جانب سے ہے تو وہ خود ہی اسے پورا کر دے گا۔

marfat.com

اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدسؐ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی شادی کا اہتمام فطرہ القدس میں کیا گیا تھا اور نبی کریم ﷺ نے اپنی اس شادی کو منجانب اللہ قرار دیا تھا۔ دو شادیوں کے متعلق روایات ملتی ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے عرش پر نکاح پڑھا اور پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر آپ نکاح پڑھیں۔ پہلا نکاح حضور اقدس ﷺ کا حضرت عائشہؓ سے جو عرش پر اللہ تعالیٰ نے خود پڑھا اور دوسرا نکاح مبارک سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا کا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے عرش پر پڑھا اور پھر حضور اقدس ﷺ کو پیغام بھیجا کہ ہم نے فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے کر دیا ہے زمین پر آپ نکاح پڑھ دیں۔

جس معزز و پاک خاتون کا نکاح اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ خود پڑھا اس خاتون کی کتنی اعلیٰ و ارفع شان ہے۔ جس پاک خاتون کا نکاح اللہ تعالیٰ نے خود حضور اقدس ﷺ سے فرمایا اس معزز خاتون سے بڑھ کر اور کون پاک ہو سکتا ہے۔

ہجرت کے پانچویں سال غزوہ بنی مصطلق کی فتح یابی سے واپسی پر منافقین نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی منافقین کی تہمت پر ان کے بہتان پر اللہ تعالیٰ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاکیزگی اور صفائی پر سورۃ النور کی گیارہ تا چھبیس تک آیات مبارکہ نازل فرمائی اور منافقین کا جواب وحی کی صورت میں دے کر تمام مومنین کو بتلا دیا کہ عائشہ صدیقہؓ ایک پاک و طاہرہ خاتون ہیں اور تا قیامت جب تک قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہے گی۔ سورۃ النور کی ان آیات کو پڑھنے والا مومن مسلمان حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاک دامنی اور عصمت کی گواہی دیتا رہے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ میں لاکھوں خصوصیات ہیں جن میں سے چند اہم خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ حضور اقدس ﷺ کو کنواری ملیں۔ آپ تمام عورتوں میں بہت بڑی عالمہ زاہدہ اور مفسرہ قرآن تھیں۔ حضرت جبرئیل امین آپ کی تصویر سفید حریر پر لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ یہ دنیا و آخرت میں حضور کی زوجہ ہیں۔ آپ کے سینہ پر حضور اقدس ﷺ کی وفات ہوئی۔ آپ کے حجرہ پاک میں حضور ﷺ دفن ہوئے۔ یہ حجرہ پاک جنت سے اعلیٰ و افضل ہے۔ آپ کی عصمت کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی۔ آپ کے بستر پاک پر حضور اقدس ﷺ پر وحی آئی آپ کے حجرہ پاک میں

marfat.com

حضوراقدس ﷺ پر وحی آتی جبکہ کسی اور ام المومنین کے حجرہ پاک میں یا بستر پاک میں وحی نہ آتی۔ آپ پاک پیدا ہوئیں اور پاک ہی رہیں۔ آپ کو جبرئیل امین سلام عرض کرتے تھے۔ تاقیامت آپ کا حجرہ پاک جن و انس و ملائکہ کی زیارت گاہ ہے...... اسی حجرہ پاک میں حضوراقدس ﷺ کا روضہ پاک بنا جس پر گنبد خضراء بنا ہے۔ اسی حجرہ پاک پر ہر روز ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حاضری رہتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نگاہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے نور پاک کی ایک جھلک کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ گرمیوں کے دن تھے اور حضور نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی کام کر رہے تھے اور میں چرخہ کات رہی تھی میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آ رہا ہے اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ یہ ایسا نظارہ تھا کہ میں سراپا حیرت بن گئی اور چرخہ روک کر میں بڑی محبت کے ساتھ حضوراقدس ﷺ کا چہرہ پاک تکنے میں محو ہوگئی۔ اچانک حضوراقدس ﷺ کی نظر مبارک مجھ پر پڑی دیکھا تو فرمایا عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا کہ حضور کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر چمکتا دمکتا نور ہے اس نور کے پاک نظارے نے مجھے ہر کام سے روک دیا ہے اور مجھے ابوکبیر ہذلی کے شعر یاد آ گئے ہیں جو اس نے آپ کی آمد سے بہت پہلے لکھے تھے اور اس نے حضور کی شان میں وہ اشعار کہے تھے۔ حضوراقدس ﷺ نے فرمایا وہ شعر کیا ہیں تو حضرت عائشہؓ نے پڑھ کر سنائے۔

وَمُبَرَّءٌ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ
وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ و داءٍ مُعْضِلِ
وَاِذَا نَظَرْتَ اِلٰى اَسِرَّةِ وَجْهِهٖ
بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے مبرا ہیں۔
ان کے درخشاں چہرے پر نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے

marfat.com

رہی ہے۔

یہ شعر سن کر حضور اقدس ﷺ کے ہاتھ میں جو کچھ تھا اسے زمین پر رکھ دیا پھر عائشہ صدیقہؓ کی پیشانی کو چوما اور زبان پاک سے ارشاد فرمایا۔

مَاسَرَرْتِ مِنِّیْ کَسُرُوْرِیْ مِنْکَ

جو سرور مجھے تیرے کلام سے حاصل ہوا اس قدر سرور تجھے میرے نظارہ سے نہ ہوا ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ۶۳ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ ہجری میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی اور جنت البقیع شریف میں دفن ہوئیں۔

حضور اقدس ﷺ نے چوتھی شادی حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ سے کی

حضرت حفصہؓ کی پہلی شادی حضرت خُنیسؓ بن حذافہ کے ساتھ ہوئی تھی۔ حضرت خنیسؓ اولین اصحابہ میں سے تھے آپ ہجرت حبشہ اور پھر ہجرت مدینہ میں شامل تھے۔ میدان بدر کے غازی تھے اُحد کے میدان میں زخمی ہوئے پھر مدینہ پاک میں فوت ہوئے تھے۔

حضرت حفصہؓ کے والد گرامی حضرت عمرؓ اپنی بیٹی کے لئے پریشان تھے آپ نے حضرت عثمانؓ سے حضرت حفصہؓ کے رشتہ کی بات تو حضرت عثمانؓ نے خاموشی اختیار کی جس کا حضرت عمرؓ کو دکھ ہوا اور آپ نے اس دکھ کا اظہار حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں کیا اس پر سید دوعالم ﷺ فرمانے لگے کہ اے عمرؓ پریشان نہ ہو اللہ تعالیٰ حفصہؓ کو عثمانؓ سے بہتر شوہر عطا فرمائے گا اور عثمانؓ کو حفصہؓ سے بہتر بیوی عطا فرمائے گا۔

ہجرت کے تیسرے سال شعبان کے مہینے میں حضور اقدس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جناب حفصہ بنت عمرؓ کو اپنے نکاح میں لے لیا اور اپنی پیاری بیٹی جناب رقیہ سلام اللہ علیہا کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمارے حضور نبی کریم ﷺ دنیا کے ہر مرد سے افضل و اعلیٰ ہیں اور آپ کی بیٹیاں دنیا کی ہر عورت سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت حفصہؓ نے ۶۱ ہجری میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع شریف میں دفن ہوئیں۔

حضور اقدس ﷺ نے پانچویں شادی حضرت زینب بنت خزیمہؓ سے کی

حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا تعلق خاندان بنو ہاشم سے تھا۔ پہلے یہ حضرت عبداللہ

marfat.com

بن جحشؓ کے نکاح میں تھی۔ حضرت عبداللہ بن جحشؓ غزوہ احد میں حضور اقدس ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے بڑی بہادری کے ساتھ شہادت پا گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے اُن کی بہادری اور شہادت کے انعام کے طور پر اُن کی بیوہ حضرت زینب بنت خزیمہؓ سے بعد عدت نکاح فرمایا۔ حضرت زینب بنت خزیمہؓ ام المساکین کے لقب سے مشہور ہوئیں آپ نکاح کے تین مہینے بعد فوت ہوگئیں تھیں۔

حضور اقدس ﷺ نے چھٹی شادی حضرت ام سلمہؓ سے کی

حضرت ام سلمہؓ اُن خوش قسمت حضرات میں شامل ہیں جو شروع ہی میں دین اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ کے خاوند حضرت ابو سلمہؓ شروع میں اسلام لانے والے گیارہویں خوش قسمت تھے۔ ابو سلمہؓ کی والدہ جناب برّہ بنت عبدالمطلبؓ حضور اقدس ﷺ کی حقیقی پھوپھی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ حضور اقدس ﷺ اور حضرت امیر حمزہؓ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ابو سلمہؓ نے اول ہجرت حبشہ کی تھی پھر مکہ واپس آگئے تھے اور جب حضور اقدس ﷺ اللہ کے حکم سے ہجرت فرما کر مکہ شریف سے مدینہ پاک تشریف فرما ہوئے اور پھر تمام ایمان والوں کو مدینہ پاک کی طرف ہجرت کا حکم ہوا تو دونوں حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ابو سلمہؓ اپنے معصوم بیٹے سلمہؓ کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے تو ابو سلمہؓ کے خاندان والوں نے اُن کے بیٹے سلمہؓ کو چھین لیا اور اس چھینا چھینی میں معصوم سلمہؓ کا بازو بھی اتر گیا۔ ابو سلمہؓ کے خاندان نے کہا کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کا فرد ہے تم اسے نہیں لے جاسکتے۔ اتنی دیر میں ام سلمہؓ کے خاندان والے آگئے اور انہوں نے ام سلمہؓ کو چھین لیا اور کہا کہ ام سلمہؓ ہمارے خاندان کی بیٹی ہے تم اسے نہیں لے جاسکتے ان لوگوں نے یہ سب کچھ اس واسطے کیا کہ شاید ابو سلمہؓ مدینہ ہجرت نہ کریں اور یہیں رک جائیں مگر حضرت ابو سلمہؓ نہایت قوی الاسلام اور پختہ عقیدہ رکھنے والے کامل مومن تھے۔ بیوی اور بچے کے چھن جانے پر بھی انہوں نے ہجرت کا سفر ترک نہ کیا اور حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ حضرت ام سلمہؓ مکہ پاک میں ہی رہیں اور وہ ہر روز شام کے وقت اس مقام پر آ کر بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ جہاں وہ اپنے شوہر اور بیٹے سے جدا ہوتی تھیں۔ آپ ایک سال تک برابر روتی رہیں حتیٰ کہ اُن کے سنگ دل عزیزوں کا دل اُن کی گریہ وزاری پر نرم پڑ گیا اور انہوں نے آپ کا بیٹا واپس کردیا

marfat.com

اور اُن کو مدینہ جانے کی اجازت بھی دے دی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ بندی اپنے بیٹے کو لے کر تنہا پیدل مدینہ طیبہ کی طرف چل پڑی عثمان بن طلحہ جو بیت اللہ کے کلید بردار تھے اور ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اُن کو رحم آیا اور اُن کو اپنے اونٹ پر سوار کر کے خود پیدل سفر کیا اور مدینہ طیبہ کے قریب چھوڑ کر واپس مکہ آ گئے۔

حضرت ابوسلمہؓ جنگ بدر کے غازی تھے پھر جنگ احد میں شدید زخمی ہوئے اور انہی زخموں کی وجہ سے فوت ہو گئے۔ جمادی الآخر تین ہجری کو انہوں نے شہادت پائی۔ مرتے وقت اُن کی زبان پر اپنے اہل و عیال کے لئے یہ دعا تھی۔ اے اللہ میرے کنبہ کی اچھی طرح نگہداشت کرنا اپنے اس اہل خانہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے ہجرت کے چوتھے سال شوال کے مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے جناب ام سلمہؓ سے نکاح فرمایا اور یہ ام المومنین تمام امہات المومنین کے بعد اور واقعہ کربلا کے بعد فوت ہوئیں۔ آپ کے چار بچے تھے۔ سلمہ بن ابوسلمہ عمر بن ابوسلمہؓ دو بیٹیاں زینبؓ اور درہؓ تھیں۔ زینب بنت ابوسلمہؓ ابھی چھوٹی عمر میں تھیں۔ اس وقت حضور اقدس ﷺ غسل فرما رہے تھے یہ حضور اقدس ﷺ کے قریب چلی گئیں تو نبی کریم ﷺ نے پیار سے اُن کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے پھینکے اس کی برکت یہ ہوئی کہ بڑھاپے تک بھی اُن کا چہرہ تر و تازہ رہا اور آخر عمر تک چہرے پر رونق رہی۔

حضور اقدس ﷺ نے ساتویں شادی حضرت زینب بن جحشؓ سے کی

یہ رشتہ میں حضور اقدس ﷺ کی حقیقی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلبؓ کی بیٹی ہیں۔ پہلے ان کا نکاح حضور کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ سے ہوا حضرت زینبؓ اور آپ کے خاندان والے اس نکاح پر راضی نہ تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ زید بن حارثہؓ ایک غلام تھے اور یہ مکہ کے سردار کی بیٹی تھیں۔ حضرت زید بن حارثہؓ کا رشتہ خود حضور اقدس ﷺ نے حضرت زینب کے گھر والوں کو بھیجا تھا مگر حضرت زینب اور اُن کے گھر والوں نے انکار کر دیا اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی اور سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۶ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔

ترجمہ۔ اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ

marfat.com

بے شک صریح گمراہی میں بہکا۔

جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا تو پھر حضرت زینبؓ اور آپ کے گھر والوں نے حضور اقدس ﷺ کے حکم پر سر جھکا دیا۔ مگر حضرت زینبؓ بہت خوبصورت تھیں اور حضرت زیدؓ سیاہ فام تھے۔ لہٰذا یہ نباہ نہ ہوسکا اور ان میں علیحدگی ہوگئی تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور اقدس ﷺ نے ہجرت کے پانچویں سال ذیقعد کے مہینے میں ان سے نکاح فرمایا ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ ۲۰ ہجری میں فوت ہوئیں اور جنت البقیع شریف میں دفن ہوئیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے آٹھویں شادی حضرت جویریہؓ بنت حارث سے کی

ماہ شعبان پانچ ہجری کو حضور اقدس ﷺ نے قبیلہ بنو مصطلق پر چڑھائی کی اور آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہلے انہیں دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے وہ دعوت مسترد کردی پھر آپ نے انہیں مسلمانوں کی حاکمیت تسلیم کرنے کا کہا وہ بھی انہوں نے نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوئے لڑائی کے بعد وہ لوگ شکست کھانے کے بعد قیدی بن گئے۔ قبیلہ کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی جویریہ کو ایک اصحابی ثابت بن قیسؓ نے قیدی بنایا اور پھر آزادی کے لئے نو اوقیہ سونے کی شرط رکھی۔ یہ خاتون حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں زر کتابت مانگنے کے لئے حاضر ہوئی۔ پوچھنے پر عرض کیا کہ میں بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی ہوں اس وقت قبیلہ کے تمام لوگ قید میں تھے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ ٹھیک نہیں کہ جو تم لینے کے لئے آئی ہو ہم تجھ کو اس سے بہتر سلوک کریں۔ جویریہؓ نے پوچھا وہ کیا ہے تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں زر کتاب بھی ادا کروں اور تجھ سے خود نکاح بھی کرلوں۔ جویریہؓ خوشی خوشی رضامند ہوگئیں اور انہوں نے کلمہ توحید و رسالت پڑھا اور حضور اقدس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے نکاح فرمایا۔ جب اصحابہ کرام کو خبر ہوئی کہ جویریہؓ ام المومنین بن گئی ہیں اور اس رشتہ سے بن مصطلق والے حضور اقدس ﷺ کے سسرال ہوگئے ہیں تو تمام اصحابہ کرام نے بنو مصطلق کے تمام قیدیوں کو آزاد کردیا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں کسی عورت کو نہیں جانتی جو اپنی قوم کے لئے جویریہؓ سے بڑھ کر برکت والی ہو۔ حضرت جویریہؓ نے ہجرت کے ۵۶ سال بعمر ۶۵ سال وفات پائی۔

حضور اقدس ﷺ نے نویں شادی ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان سے کی

حضرت ام حبیبہؓ قدیم الاسلام تھیں ان کی شادی عبیداللہ ابن جحش سے ہوئی تھی۔ یہ دونوں اسلام کے لئے ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ عبیداللہ ابن جحش شراب کا عادی اور رسیا

marfat.com

تھا۔ لہٰذا شراب پینے کے لئے عیسائیوں میں بیٹھنے لگا۔ پھر عیسائی ہوگیا (اس وجہ سے غیر مسلم کے ساتھ مومن مسلمان کو دوستی کا حکم نہیں وہ مسلمان کو ایمان کے راستے سے ہٹا دیتے ہیں)

ام حبیبہؓ دین اسلام پر قائم رہیں۔ پردیس میں خاوند کا ہی سہارا تھا وہ مرتد ہوگیا آپ نے اس سے علیحدگی اختیار کرلی۔ آپ چونکہ قریش کے سردار کی بیٹی تھیں پردیس میں شدید مشکلات کا شکار ہوگئیں۔ حضور اقدس ﷺ کو ان کا حال معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ الضمری کو ملک حبشہ بھیجا جو بادشاہ نجاشی کے پاس پہنچے اور حضور اقدس ﷺ کا پیغام دیا۔ بادشاہ نے اپنی ایک لونڈی کو ام حبیبہ کے پاس شادی کا پیغام دے کر بھیجا ام حبیبہ فرماتی ہیں کہ کچھ دن پہلے میں خواب میں سن رہی تھی کہ کوئی مجھے ام المومنین کہہ کر پکار رہا ہے۔

ام حبیبہ نے شادی کا پیغام سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور شکرانے کے طور پر پیغام لانے والی لونڈی کو اپنا سارا زیور عطا کردیا۔ بادشاہ نجاشی نے مجلس نکاح منعقد کی جس میں حضرت جعفر طیارؓ اور تمام مسلمان مدعو تھے۔ پہلے نکاح کا خطبہ شاہ نجاشی نے پڑھا۔ پھر حضرت خالد بن سعیدؓ جو ام حبیبہ کے وکیل تھے انہوں نے پڑھا اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ام حبیبہ کا نکاح کردیا پھر نجاشی بادشاہ نے حاضرین کو پرتکلف کھانا کھلایا اور حضرت ام حبیبہؓ کو ایک جماعت کے ساتھ باحفاظت مدینہ طیبہ پہنچا دیا۔

ام حبیبہؓ وہ پاک خاتون ہیں جنہوں نے اپنے والد ابوسفیان کو حضور اقدس ﷺ کے پاک بستر پر نہ بیٹھنے دیا پوچھنے پر فرمایا کہ آپ کافر ہیں اور ناپاک ہیں اور یہ بستر میرے پاک نبی کا ہے اور پاک ہے میں اس پاک بستر پر ایک ناپاک کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ آپ کے ایمان کی طاقت دیکھ ابوسفیان حیران و پریشان ہوگیا۔ آپ ۴۴ ہجری میں بعمر ۷۴ سال اس دنیا فانی سے رخصت ہوئیں اور جنت البقیع شریف میں دفن ہوئیں۔

حضور اقدس ﷺ نے دسویں شادی خیبر کے یہودی سردار حی بن اخطب کی بیٹی صفیہؓ سے کی

ہجرت کے ساتویں سال حدیبیہ سے کفار مکہ کے ساتھ صلح کے بعد ابھی حضور اقدس ﷺ مدینہ طیبہ پہنچے ہی تھے کہ چند ہی دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا کہ خیبر کے یہودیوں کے خلاف جہاد فرمائیں۔ حضور اقدس ﷺ حدیبیہ میں شامل ۱۵۰۰ اصحابہ اور کچھ اصحابیات کو ساتھ لے کر خیبر کی طرف روانہ ہوئے ان ہی دنوں حضرت صفیہؓ نے خواب دیکھا کہ چودھویں رات کا چاند اُن کی گود میں آگیا ہے۔ دوسری صبح آپ نے اپنے خواب کا ذکر

marfat.com

اپنے عزیزوں کے ساتھ کیا تو وہ یہودی تھے یہودی اسلام کا ہمیشہ سے دشمن رہا ہے۔ حضرت صفیہؓ کے یہودی رشتہ داروں نے اس خواب پر سخت الفاظ کہے مگر آپ خاموش ہوگئیں پھر آپ نے اس خواب کا ذکر اپنے خاوند سلام بن مشکم کے ساتھ کیا تو اس بدبخت نے طمانچہ دے مارا اور کہنے لگا کہ تو سمجھتی ہے کہ مسلمانوں کے نبی محمد ﷺ تمہیں اپنے نکاح میں لے لیں گے۔ اس خواب سے اور اس خواب کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی آخرالزمان محمد ﷺ چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ نور والے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنے جانثار اصحابہ کے ساتھ خیبر کا محاصرہ کیا اور چند دنوں میں خیبر کو فتح کرلیا تمام سرکردہ یہودی قتل ہوئے باقی تمام مرد اور عورتیں بچے قیدی بن گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت صفیہؓ سے نکاح کرلیا۔ اس نکاح کا فائدہ یہ ہوا اس علاقہ کے یہودیوں نے قریش مکہ کی پھر کبھی مدد نہ کی حتیٰ کہ مکہ فتح ہوگیا۔

حضور اقدس ﷺ نے گیارھویں شادی حضرت میمونہؓ سے کی

ہجرت کے ساتویں سال اور صلح نامہ حدیبیہ سے اگلے سال حضور نبی کریم ﷺ اپنے اصحابہ کرام کی ایک کثیر تعداد کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ واپسی پر مقام سرف پر قیام فرمایا تو حضرت عباسؓ جو کہ حضور اقدس ﷺ کے حقیقی چچا جان ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میمونہ بنت حارث اس سال بیوہ ہوگئی ہیں (میمونہ حضرت عباسؓ کی اہلیہ ام الفضل کی حقیقی ہمشیرہ ہیں) حضور اقدس ﷺ حضرت عباسؓ کی بات کو سمجھ گئے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ چنانچہ مقام سرف پر حضور اقدس ﷺ نے حضرت میمونہؓ کے ساتھ نکاح کیا۔ حضرت میمونہؓ ۵۱ ہجری میں اسی مقام پر فوت ہوئیں اور یہیں دفن ہوئیں۔

یہ نکاح حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کی خوشی کے لئے کیا اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت میمونہؓ کا سارا خاندان دین اسلام میں داخل ہوچکا تھا اور اس خاندان کی بڑی خدمات تھیں۔

حضور اقدس ﷺ کے ہر نکاح میں ہزاروں حکمتیں ہیں آپ ﷺ کا ہر نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم اور رضامندی سے ہوا۔ ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات کا ذکر کیا قرآن کریم نے ان مقدس خواتین کو امہات المومنین کا لقب عطا فرمایا تاکہ ہر مومن مسلمان حضور اقدس ﷺ کی تمام ازواج پاک کو اپنی حقیقی ماں سے بھی

marfat.com

زیادہ عزیز جانے اوران کی عزت کریں۔

سیرت پاک میں ایک بڑا خوبصورت واقعہ لکھا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک قبیلے کا محاصرہ کیا اس قبیلے کے قریبی علاقہ کے ایک اصحابی جو حضور اقدس ﷺ کے ساتھ تھے اور جہاد میں شریک تھے جب وہ علاقہ فتح ہوگیا تو وہ اصحابی عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! اس قبیلہ کے سردار کی بیوی بہت خوبصورت ہے۔ حضور اقدس ﷺ اپنے اصحابی کی بات سن کر مسکرائے وہ اصحابی شاید یہ بات نہ جانتے تھے کہ ہمارے حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور حکم کے بغیر کوئی قدم بھی نہیں اٹھاتے۔

ہم یورپ میں رہتے ہیں یہاں پر عیسائیوں کے علاوہ یہودی بھی آباد ہیں ان کے علاوہ اور بھی کئی قومیں اور مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ بعض اوقات یہ غیر مسلم لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ آپ کے نبی محمد ﷺ نے اتنی شادیاں کیوں کی۔ تو ہم نے انہیں بتلایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک سو بیویاں تھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی تین سو ازواج پاک تھیں کیا تم لوگوں نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا تو وہ لوگ لاجواب ہو کر رہ گئے۔
پھر ہم نے عرض کیا کہ ہمارے نبی اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ہیں اور آپ ﷺ کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں فرماتے اور نہ ہی کوئی کام کوئی عمل آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کیا ہے۔ اس پر وہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ محمد ﷺ واقعی اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔

حتیٰ کہ ایک بار ایک فیکٹری میں کام کرتے وقت ایک عیسائی ہم سے کہنے لگا کہ آپ یہ ہزار واٹ کا بلب دیکھ رہے ہو ہم نے جواب دیا کہ ہاں دیکھ رہے ہیں بہت روشنی ہے وہ کہنے لگا کہ تمہارے نبی محمد ﷺ کے چہرے پاک پر نور زیادہ تھا یا اس بلب کی روشنی زیادہ ہے۔ ہم نے جواب دیا کہ یہ تو روشنی کچھ بھی نہیں ہے تم سورج (سولے اٹلی زبان کا لفظ) کو دیکھو اس کی روشنی کتنی ہے یہ سورج کی روشنی بھی ہمارے نبی کریم ﷺ کے نور کا مقابلہ نہیں کر سکتی تو وہ غیر مسلم بڑی حیرت سے میرا چہرہ دیکھنے لگا اور اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

جس کے جلوے زمانے میں چھانے لگے
جس کی ضو سے اندھیرے ٹھکانے لگے
جس سے ظلمت کدے نور پانے لگے
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

ایمان والے (مومن) وہ ہیں جو نبی پاک ﷺ کے اہل بیت اطہار سے محبت کریں

حضور نبی کریم ﷺ کی آل پاک سے محبت کرنا ایمان کا کامل حصہ ہے۔ اور آپ ﷺ کی اہل بیت اطہار سے محبت کا حکم قرآن کریم دے رہا ہے۔ سورۃ الشوریٰ آیت نمبر۲۳ میں حکم ربانی ہے۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى۔

ترجمہ۔ آپ فرمادیجئے میں اس پرتم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت

شان نزول: مدینہ طیبہ اصحابہ کرام کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی۔ اصحابہ صفہ کے کھانے پینے کا خرچہ حضور اکرم ﷺ کے ذمہ تھا۔ نبی کریم ﷺ کے اہل خانہ کے بھی بہت سے مصارف تھے۔ اصحابہ کرام نے حضور اقدس ﷺ کے مصارف کی زیادتی اور مال کی کمی محسوس کی تو بہت سے اصحابہ کرام نے آپس میں بہت سا مال جمع کیا اور حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں مال لے کر حاضر ہوئے اور دست بستہ عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کی بدولت ہمیں ایمان نصیب ہوا قرآن کریم ملا اور رحمٰن و رحیم سے تعلق قائم ہوا یارسول اللہ! آپ کے اخراجات بہت زیادہ ہیں ہم یہ حقیر سا نذرانہ لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اسے شرف قبولیت بخشا جائے۔ اس وقت سورۃ الشوریٰ کی مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی کہ آپ فرمادیں کہ میں ایمان اور قرآن کریم اور رحمٰن و رحیم کے ملنے پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر ایک بات وہ یہ کہ تم میری اہل بیت اطہار سے محبت کرو۔ اس ایت کے نزول کے بعد حضور اقدس ﷺ نے اصحابہ کرام کا مال شکریہ کے ساتھ خوش دل کے ساتھ واپس فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر لفظ قُل سے حضور اقدس ﷺ کو

marfat.com

مخاطب فرمایا ہے۔ یہ بڑا ہی پیارا انداز گفتگو ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں یارسول اللہ! آپ فرما دیجئے۔ یا حبیب اللہ! آپ فرما دیجئے کہ ایمان کی دولت ملنے پر قرآن کریم ملنے پر اور تمام امت کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑنے پر میں تم سے کچھ بھی اجرت نہیں مانگتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ فرما دیجئے کہ اس کے بدلے میں ایک چیز مانگتا ہوں وہ یہ کہ تم (ساری امت) میرے اہل بیت یعنی آل پاک سے محبت کریں۔

نبی کریم ﷺ کی آل پاک سے محبت کا حکم اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ قرآن کریم کی نگاہ میں مومن وہی کہلائے گئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری میں نبی کریم ﷺ کی آل پاک سے محبت کریں۔ یہاں پر آل پاک سے خاص طور پر مراد سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم امام حسن علیہ السلام اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام مراد ہیں۔

سورۃ الشوریٰ کی اس آیت نمبر۲۳ کے دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

ترجمہ۔ اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بے شک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔

یہاں پر نیک کام سے مراد محبت آل رسول ہے۔ یعنی تمام نیکیوں میں اعلیٰ ترین نیکی یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی آل پاک سے محبت کی جائے۔ یہ نیکی دوسری تمام نیکیوں کا سبب ہے۔ جو امتی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری میں نبی پاک ﷺ کی آل پاک سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس اعلیٰ نیکی کی بدولت اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائے گا اور ایسے اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے گا جو دوسرے انسانوں کے بس میں نہیں ہوں گے اور ایسے اعمال صالحہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں عزت سے سرفراز فرمائے گا۔

فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔ ایسے لوگوں (مومنین) کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور ایسی قدر فرمائے گا کہ درجات میں دوسرے لوگوں پر فضیلت عطا

marfat.com

فرمائے گا۔

علماء حق رحمت اللہ علیہ اجمعین نے اس آیت مبارکہ کی روشنی میں ایک بڑا خوبصورت واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ ایک شہر میں ایک سید صاحب اپنی اہلیہ اور دو بیٹیوں کے ساتھ رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سید صاحب اس دنیا فانی سے رخصت ہوگئے ان کے پردہ فرمانے کے بعد کچھ عرصہ ان کے اہل خانہ کا خرچہ چلتا رہا جو وہ چھوڑ گئے تھے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد فاقوں کی نوبت آ گئی اس شہر میں کسی نے ان کی مدد نہ کی چنانچہ وہ خاتون اپنی صاحبزادیوں کو لے کر ہجرت کر کے دوسرے شہر میں آ گئیں۔ تنگ دستی اور بھوک کا عالم تھا اس خاتون نے ایک دولت مند مسلمان کے دروازہ پر دستک دی اس دولت مند شخص نے آنے کا مقصد پوچھا تو اس خاتون نے کہا کہ ہم سیدزادیاں ہیں آل رسول ہیں یہ میری بیٹیاں یتیم ہیں اور میں بیوہ خاتون ہوں۔ براہ مہربانی ہماری مدد کرو۔ وہ دولت مند شخص کہنے لگا کہ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ تم واقعی آل رسول ہو وہ خاتون کہنے لگی کہ اس وقت میری زبان سے نکلنے والے الفاظ ہی اس بات ثبوت ہیں کہ ہم سادات ہیں مگر اس شخص نے انکار کر دیا۔ سادات کی وہ بیبیاں پریشانی کے عالم میں ایک مجوسی شخص کے دروازہ پر جا پہنچی اور اپنا تعارف کروایا اس مجوسی کو رحم آ گیا اور اس نے سیدزادیوں کو بڑے ادب واحترام کے ساتھ اپنے گھر میں جگہ دی اور کھانا کھلایا اور عرض کرنے لگا کہ یہ گھر آپ لوگوں کا ہے بے فکر ہو کر رہیں۔

رات ہوئی تو اس دولت مند مسلمان کو خواب میں زیارت ہوئی دیکھا کہ سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ اپنی امت کو جنت کے محلات عطا فرما رہے ہیں۔ وہ شخص بھی جنت کا مکان لینے کے لئے آگے بڑھا۔ فرشتے کہنے لگے کہ یہ گھر یہ محلات صرف اور صرف مسلمانوں کے لئے ہیں وہ شخص کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں مسلمان ہوں۔ حضور اقدس ﷺ فرمانے لگے کہ تمہارے کیا ثبوت ہے کہ تم مسلمان ہو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میری زبان سے نکلنے والے الفاظ ہی اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ مسلمان ہے۔

marfat.com

حضور اقدس ﷺ فرمانے لگے کہ کل جب میری آل پاک میں سے مصیبت زدہ بیبیاں تمہارے پاس آئی تھیں تو تم نے میری آل پاک کی زبان پر یقین نہیں کیا وہ سیدزادیاں ہیں ہمیں بھی تمہاری زبان پر یقین نہیں کہ تم مسلمان ہو۔ اس دولت مند شخص کی آنکھ کھلی تو بہت پریشان ہوا نوکروں چاکروں کو بھیجا کہ پتا کرو کہ وہ سیدزادیاں کہاں تشریف فرما ہیں۔ نوکروں کو پتا چل گیا کہ فلاں مجوسی کے گھر قیام پذیر ہیں۔ چنانچہ وہ دولت مند شخص اس مجوسی کے گھر پہنچا اور بڑی رقم کی آفر دی اور کہنے لگا کہ اتنی دولت لے لو اور سیدزادیاں اس کے حوالے کردو۔ تو وہ مجوسی کہنے لگا کہ رات مجھے نبی کریم ﷺ نے دولت ایمان سے مالا مال کردیا ہے۔ اور یہ ایمان کی دولت ان سیدزادیوں کی بدولت مجھے ملی ہے۔ لہٰذا مجھے تمہاری یہ حقیر دولت نہیں چاہیے۔ وہ شخص شرمندگی کے عالم میں واپس آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کی آل پاک کے ادب واحترام کا بدلہ یہ دیا کہ اس مجوسی کو ایمان عطا فرمادیا اور پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام عطا فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کی ساری امت کو حضور اقدس ﷺ کی آل پاک سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ
اَھْلِ التُّقٰی وَالنَّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

اور سب آل پاک و اصحاب اور اُن کے تابعین کے وہ
تقویٰ اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور علم و کرم رضوان اللہ علیہم

marfat.com

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت اطہار میں محبت و عقیدت

نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات حضور اقدس ﷺ کے اہل بیت اطہار سے محبت کرتی تھیں اور انتہا درجہ کی عقیدت رکھتی تھیں۔ حضور اقدس ﷺ کی تمام ازواج پاک حضور اقدس ﷺ کی پسند اور ناپسند کا خاص خیال رکھا کرتی تھیں اور جن جن مقدس ہستیوں سے حضور اقدس ﷺ پیار کرتے تھے تمام ازواج پاک بھی ان سے پیار کیا کرتی تھیں اور خاص طور پر سیدہ فاطمۃ الزہرہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ سے تو تمام امہات المومنین پیار کیا کرتی تھیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ فاطمہؓ سے بڑھ کر کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کا مشابہ بات چیت میں نہ تھا۔ فاطمۃ الزہرہؓ جب حضور اقدس ﷺ کے پاس تشریف لاتی تو نبی کریم ﷺ آگے بڑھتے پیشانی پر بوسہ دیتے اور مرحبا فرمایا کرتے تھے اور جب حضور اقدس ﷺ سیدہ فاطمہؓ سے ملنے جاتے تو وہ بھی اسی طرح آگے بڑھتیں حضور اقدس ﷺ کی نورانی پیشانی پر بوسہ دیتی اور مرحبا فرماتی تھیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہؓ سے بڑھ کر کسی کو سچ بولنے والا نہ دیکھا ہاں وہی ایسا ہو سکتا ہے جو نبی کریم ﷺ کا جایا ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک اصحابی حضرت جمیع بن عمیرؓ نے پوچھا کہ اماں جان! ہمارے نبی کریم ﷺ کو سب سے پیارا کون تھا۔ تو ام المومنینؓ نے فرمایا کہ فاطمۃ الزہرہؓ۔ حضور اقدس ﷺ کو سب سے پیاری تھی۔ پھر اصحابیؓ نے پوچھا کہ مردوں میں کون حضور اقدس ﷺ کو سب سے پیارا تھا تو آپؓ نے جواب دیا کہ شوہر فاطمہ علی المرتضیٰؓ اور پھر یہ بھی بتلایا کہ حضرت علیؓ بہت اعلیٰ فضائل کے مالک تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے والد

marfat.com

ابوبکر صدیقؓ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے چہرہ پاک کو کثرت سے دیکھا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہؓ نے اس بارے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

خانہ کعبہ کو دیکھنا قرآن کریم کو دیکھنا، رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا اور پھر روضہ رسول ﷺ کو دیکھنا عبادت ہے۔ اپنے استاد اور پیر و مرشد اور اپنے والدین کو دیکھنا بھی عبادت کا حصہ ہے مگر مولود کعبہ حضرت علیؓ کو دیکھنا تو مکمل عبادت ہے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان پاک ہے کہ علیؓ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور اقدس ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ حسنؓ اور حسینؓ بھاگتے بھاگتے آئے اور حضور اقدس ﷺ سے چمٹ گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے دونوں کا بوسہ لیا اور انہیں اپنی کملی پاک میں لے لیا اتنے میں سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا بھی تشریف لے آئیں تو حضور اقدس ﷺ نے سیدہؓ کے ماتھے کو چوما اور انہیں بھی اپنی کملی میں لے لیا اور سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ کے پیچھے پیچھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی تشریف لے آئے اور حضور اقدس ﷺ نے انہیں بھی اپنی کملی پاک میں لے لیا اور پھر سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا۔

ترجمہ۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔

پھر حضور اقدس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا فرمائی۔

اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جوان سے محبت کریں تو ان سے بھی محبت فرما۔

اے اللہ! ہمیں حضور اقدس ﷺ اور آپ ﷺ کی اہل بیت سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما اور حضور اقدس ﷺ کے اہل بیت کے صدقے ہمیں دین اور دنیا، قبر اور آخرت میں کامیابی و عزت عطا فرما۔ آمین۔

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِهٖ	اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ	سو ان میں جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

marfat.com

مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے تمام اصحابہ کرام کے مومن ہونے پر ایمان رکھیں

حضور نبی کریم ﷺ کے تمام اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین وہ خوش قسمت حضرات ہیں جنہوں نے حضور اقدس ﷺ کے دست حق پر بیعت کی اور کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور حضور اقدس ﷺ کے والضحیٰ مکھڑے کی زیارت کی۔ ان خوش قسمت حضرات کی شان میں اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم نازل ہوا اور قرآن کریم نے ان تمام اصحابہ کرامؓ کے ایمان کی گواہی دی اور ان تمام خوش قسمت حضرات مقدسہ کے لئے جنت کی بشارت ان کی زندگیوں میں بیان فرمادی۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنے اصحابہ کرام کی شان میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو بھی میرے کسی اصحابی کے برابر مقام نہیں حاصل کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال آیت نمبر ۷۴ اور ۷۵ میں ارشاد فرمایا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ۔

اور وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں اُن کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

اس آیت مبارکہ میں حضور اقدس ﷺ کے ان اصحابہ کرامؓ کا ذکر ہے۔ جو ہجرت مدینہ سے قبل مکہ پاک میں ایمان لائے اور حضور اقدس ﷺ کا ساتھ دیا دین اسلام کی تبلیغ کی اور کافروں سے دکھ و تکالیف اٹھائی پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ہجرت کی یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ہی ہجرت کی اور دوسرے

marfat.com

اصحابہ کرام نے حضور اقدس ﷺ کے حکم سے مکہ پاک سے مدینہ طیبہ ہجرت کی پھر ان ہجرت کرنے والے مہاجر اصحابہ کو مدینہ طیبہ کے اصحابہ کرام نے اس طرح خوش آمدید کہا کہ انہیں اپنے گھر اور اپنے مال ومتاع میں برابر کا شریک کیا۔ انہیں انصار مدینہ کہتے ہیں۔ پھر مہاجرین اصحابہ اور انصار مدینہ اصحابہ کرام نے دین اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ مل کر کافروں کے ساتھ جہاد کیا اور دین اسلام کی عزت کا باعث بنے ان تمام اصحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ سچے ایمان والے کا لقب عطا فرما رہا ہے۔ لہٰذا مومن وہی کہلائے گا جو حضور اقدس ﷺ کے تمام اصحابہ کرام کے مومن ہونے پر یقین کامل رکھے گا کیونکہ مومن قرآن کریم کی آیات کا انکار نہیں کرتے۔

سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۷۵ میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ

اور جو بعد کو ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں۔

مہاجر اصحابہ کے چند طبقے ہیں ایک وہ جنہوں نے پہلی بار ہی مدینہ پاک کو ہجرت کی انہیں مہاجرین اولین کہتے ہیں۔ دوسرے وہ اصحابہ کرام جنہوں نے پہلے حبشہ کو ہجرت کی پھر حبشہ سے مدینہ طیبہ کو ہجرت کی انہیں صاحب ہجرتین کہتے ہیں اور تیسرا طبعہ ان مقدس اصحابہ کرام کا ہے جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد ہجرت کی انہیں ہجرت ثانیہ والے کہتے ہیں۔ اس آیت مبارکہ میں ہجرت ثانیہ والے مراد ہیں۔ ان سب اصحابہ کرام کو بھی اللہ تعالیٰ نے سچے مومن کا لقب عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام اصحابہ کرام سے راضی ہے۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۰ میں ارشاد ربانی ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

ترجمہ۔ اور سب میں اگلے پہلے مہاجر و انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور اُن کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

marfat.com

اس آیت مبارکہ میں تمام اہل بدر اور بیعت رضوان والے اصحابہ کرام اور اصحابیات کرامؓ شامل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہے یہی ان کے سچے مومن ہونے کی کامل دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی اور وہ سب اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔

اس آیت پاک میں بھی ان سب کے جنتی ہونے کا واضح اعلان فرمایا جا رہا ہے اور سورۃ الحدید آیت نمبر ۱۰ میں بھی اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ کے تمام اصحابہ کرام کی شان بیان فرما رہا ہے۔

لَا يَسْتَوِىْ مِنكُم مَّنْ اَنفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَاللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔

ترجمہ۔ تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں۔ جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور اُن سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحابہ کرامؓ کی دو جماعتوں کا ذکر فرمایا ہے ایک مقدس جماعت وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا ان مقدس اصحابہ کرام میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے لے کر فتح مکہ تک تمام اصحابہ کرام کا ذکر فرمایا ہے اور دوسری جماعت مقدسہ ان اصحابہ پر مشتمل ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔ جماعتیں دونوں ہی افضل و اعلیٰ ہیں مگر فتح مکہ سے پہلی والی جماعت درجے میں دوسری جماعت سے بہت افضل و اعلیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام اصحابہ کرام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر یقین و ایمان رکھتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کے تمام اصحابہ کرام کے مومن ہونے پر یقین رکھنا اور ان کا ادب و احترام کرنا ہر مومن پر واجب ہے۔

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ	پھر راضی ہو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے
وَعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِی الْکَرَمِ	حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ سے کہ وہ صاحب کرمؓ ہیں

marfat.com

مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھیں

اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے ہر وقت نبی کریم محمد ﷺ پر درود پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہاں وقت کی کوئی قید نہیں لگائی کہ وہ کس وقت کتنا درود پڑھتا ہے۔ اور نہ ہی اپنے فرشتوں کے متعلق اوقات کار مقرر فرمائے ہیں۔ بس یہی ارشاد فرمایا کہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (سورۃ الاحزاب۔ ۵۶۔۵۵)

ترجمہ۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ درود وسلام پڑھنا تمام عبادات سے افضل واعلیٰ ہے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی ایسا کرو۔ ماسوائے درود شریف کے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا اور فرشتوں کا وقت مقرر نہیں فرمایا کہ فلاں وقت میں پڑھتے ہیں۔ لہٰذا تم بھی فلاں وقت میں اور اتنا پڑھو بلکہ بغیر تخصیص ہمیشہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا تم بھی کثرت سے پڑھو۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ جب کچھ نہ بنا تھا نہ آسمان تھا نہ زمین تھی نہ فرشتے تھے صرف اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی ذات تھی اس وقت بھی اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے سب سے پہلے ہمارے حضور اقدس ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا تھا اور اس وقت سے وہ حضور اقدس ﷺ پر مسلسل درود شریف پڑھ رہا ہے۔ اور جب کچھ نہ ہوگا ہر جان موت کا ذائقہ چکھے گی تمام فرشتے اور انسان اور تمام مخلوقات مٹ جائیں گی اس وقت اللہ اللہ کرنے والی زبانیں بند ہو جائیں گی مگر

marfat.com

حضور اقدس ﷺ پر درود شریف جاری رہے گا کیونکہ اس وقت ایک اللہ جو وحدہ لاشریک ہے وہ موجود ہوگا اور وہی حضور اقدس ﷺ پر درود شریف پڑھتا رہے گا۔

قرآن کریم کی اس آیت پاک سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ تمام انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں حتیٰ کہ مرتبہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے بہت اعلیٰ ہیں کیونکہ آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے صرف ایک بار سجدہ کیا مگر ہمارے حضور اقدس ﷺ پر تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوقات ہمیشہ درود شریف پڑھتے ہیں۔

درود وسلام پڑھنے کے فائدے

حضور سید عالم نبی آخر الزمان محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے اس حال میں ملے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ نبی ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرے۔

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا رسول الله
وسلم عليك يا سيدى يا حبيب الله

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے جس امتی نے جمعۃ المبارک کے دن مجھ نبی ﷺ پر درود شریف پڑھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا عظیم الشان نور ہوگا کہ اس نور کو تمام مخلوق کے درمیان تقسیم کردیا جائے تو انہیں کفایت دی جائے گی۔

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے جس امتی نے جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھا اس شخص کے سو سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان جمعہ کی رات مجھ نبی ﷺ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک کے دن مجھ نبی ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھا کرو چونکہ یہ یوم مشہود ہے اس لئے تمہارا درود وسلام ختم ہونے

marfat.com

سے پہلے مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

راحت القلوب میں جناب مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا بڑا خوبصورت واقعہ لکھا کہ ایک جگہ چند کافر بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ایک سائل آیا اور ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے ازراہ مذاق اس سائل سے کہا کہ تم حضرت علیؓ کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔

وہ سائل حضرت علیؓ کے پاس آیا اور ان کی بارگاہ میں عرض کرنے لگا کہ اللہ کے نام پر مجھے کچھ دیجئے میں تنگ دست ہوں۔

جناب علی فقر کے بادشاہ تھے آپ کے پاس اس سائل کو دینے کے لئے بظاہر کچھ نہ تھا لیکن تربیت مصطفوی ﷺ سے یہ جان گئے تھے کہ کافروں نے اس سائل کو مذاق کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے ایک بار درود شریف پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کرلو اور جنہوں نے تمہیں بھیجا ہے ان کے پاس جا کر کھولنا جب سائل ان کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کہ حضرت علیؓ نے تجھے کیا دیا ہے اس سائل نے اپنی مٹھی کھول دی تو اللہ کی رحمت سے مٹھی سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی یہ کرامت دیکھ کر وہ کافر مسلمان ہو گئے۔

الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين ﷺ

الصلوة والسلام عليك يا سيد المرسلين ﷺ

marfat.com

درود شریف اور شہد کی مکھی

مقاصد السالکین میں لکھا ہے کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ اصحابہ کرام کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ اسی جگہ کھانا کھالیا جائے۔ تمام اصحابہ کرام نے کھانے کے لئے جو کچھ تھا اکٹھا کیا اور پھر حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! روٹی تو ہے مگر سالن نہیں ہے۔ اتنے میں ایک شہد کی مکھی آئی اور حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں کچھ عرض کرنے لگی اصحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ مکھی کیا عرض کر رہی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مکھی عرض کر رہی ہے کہ یارسول اللہ! آپ کے اصحابہ کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہے جس میں تازہ شہد موجود ہے آپ کسی کو بھیج کر شہد منگوالیں۔

حضور اقدس ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یا علیؓ اس مکھی کے پیچھے جائیں اور شہد لے آئیں۔

چنانچہ حضرت علیؓ ایک بڑے چوبی پیالے (لکڑی کا بڑا پیالہ) کو لے کر اس مکھی کے پیچھے تشریف لے گئے وہ مکھی حضرت علیؓ کے آگے آگے اڑتی رہی حتیٰ کہ ایک غار کے دھانے میں داخل ہوگئی۔ حضرت علیؓ بھی غار میں داخل ہوئے اور آپ نے شہد کے چھتے میں سے صاف مصفا شہد نچوڑ لیا اور بھرے ہوئے پیالے کو لے کر حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے اصحابہ کرام میں وہ شہد تقسیم فرما دیا جب اصحابہ کھانا کھانے لگے تو وہ شہد کی مکھی پھر حاضر ہوئی اور نبی کریم ﷺ کے سامنے ہو کر بھنبھنانا شروع کر دیا۔

اصحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس مکھی سے ایک سوال کیا ہے اور میرے سوال کا جواب دے رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس مکھی سے پوچھا کہ تمہاری خوراک کیا ہے۔ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہیں۔

marfat.com

حضور اقدس ﷺ نے پوچھا کہ پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی اور بدمزہ بھی ہوتے ہیں پھر تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے۔ تو مکھی نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ! ہماری ایک ملکہ ہے جو ہم سب کی سردار ہے۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہماری ملکہ مکھی آپ ﷺ پر درود پاک پڑھنا شروع کر دیتی ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر آپ ﷺ پر درود شریف پڑھتی ہیں تو آپ پر درود پاک کی برکت سے وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس میٹھا شہد بن جاتا ہے۔

درود شریف کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس میٹھا شہد بن جاتا ہے جو لوگوں کے لئے شفا ہے تو پھر درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں بدل جاتے ہیں کیونکہ درود پاک بھی لوگوں کے لئے شفاء ہے اور باعث نجات ہے۔

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یا سید یا حبیب اللہ

جن کے قدموں پر سجدہ کریں جانور
منہ سے بولیں شجر دیں گواہی حجر

وہ ہیں محبوب رب مالک بحر و بر
صاحب رجعت شمس و شق القمر

نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

مومن نبی کریم ﷺ کے علم غیب پر ایمان رکھتے ہیں

عالم الغیب اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو ہر چھپی اور ہر پوشیدہ چیز کو جاننے والا ہے۔
سورۃ الحشر آیت نمبر 22 میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان کبریائی کا بیان فرمایا۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا

جو چیزیں بندے کے لیے غیب وشہادت ہیں اللہ تعالیٰ اُن سب کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا بنانے والا ہے کوئی بھی چیز اس کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہے ہر معدوم وموجود اس پر ظاہر ہے ہر قسم کے غیب کے علوم اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ جس کو وہ چاہیے جتنا چاہیے عطا فرمادے کسی انسان کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اللہ کے دیئے پر اعتراض کرنے کی جرأت کرتے اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 179 میں ارشاد فرمایا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَیْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگوں تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہیے

اس غیب سے مراد وہ غیب ہے جو دلائل سے بھی معلوم نہ ہوسکے جیسے آئندہ کیا ہوگا اور اُن چیزوں کا علم جو اللہ تعالیٰ کا اپنا غیب ہے اور عام لوگوں یعنی عوام الناس کو اللہ تعالیٰ غیب کا علم نہیں دیتا علم کے قابل تو اس کے رسول اور نبی ہیں جنہیں اس نے نبوت ورسالت عطا فرمائی پھر ان رسولوں اور نبیوں میں سے جسے وہ چاہیے چن لے اور اُس چنے ہوئے اپنے پسندیدہ رسول کو علم غیب جتنا چاہیے عطا فرمادے یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

marfat.com

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

تو ایمان لاء اللہ اوراس کے رسولوں پر اوراگر ایمان لاؤ اور پرہیزگاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کہ وہ وحدہ لاشریک ہے اوراس کے تمام رسولوں پر ایمان کہ تمام صفات کا ماننا ضروری ہے یہ نہ ہو کہ رسولوں پر ایمان کا اقرار بھی کرے اوراُن کی صفات کا انکار بھی کرے۔ ایمان اورانکار میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے۔ مومن ایمان لانے والے ہوتے ہیں اورکافر انکار کرنے والے کو کہتے ہیں۔ تمام رسولوں پر ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد ﷺ پر ایمان لانا لازمی ہے۔ اورایمان اس طرح لانا کہ حضور اقدس ﷺ کے تمام اوصاف حمیدہ کو ماننے اورحضور اقدس ﷺ کے اوصاف پاک میں یہ وصف بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کوغیب کا علم عطا فرمایا ہرطرح کا علم آپ کوعطا فرمادیا جس کا ذکرسورۃ النساء آیت نمبر 113 میں فرمایا۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔

اوراللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔

اس آیت میں واقع طور پر حکم ہورہا ہے کہ قرآن اور حدیث سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہی ہیں قرآن کریم کے لفظ بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں اورحدیث کا مضمون بھی اللہ تعالیٰ کا ہے الفاظ حضور اقدس ﷺ کے اپنے ہیں اوردونوں کتاب وحکمت اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔ اوراللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ہم نے تمہیں تمام علوم عطا فرمادیئے۔ حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہرقسم کے علوم سکھائے ہیں اس میں علوم کی نہ تو کوئی حد مقرر فرمائی اور نہ ہی کوئی قید لگائی بلکہ علمک مالم تکن تعلم میں ہرایک علم کا بیان ہے۔

سورۃ الجن آیت نمبر 27 میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے علم غیب کا بیان فرمایا ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا۔ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ

marfat.com

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ رسولوں میں سے اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں ہمارے نبی محمد ﷺ مصطفےٰ ہیں یعنی چنے ہوتے پسندیدہ برگزیدہ نبی ہیں۔

سورۃ الحج آیت نمبر 75 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ۔

ترجمہ: اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے

ہمارے حضور اقدس ﷺ ہی مصطفیٰ ہیں جن کا اصطفےٰ ہر ایک مقدس نبی و رسول کے اصطفاء سے اعلیٰ و اکمل ہے۔

حضور عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اللہ کی قسم میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں میں سب سے آخری نبی ہوں اور میں ہی مصطفیٰ (پسند فرمایا گیا) ہوں۔ (انوار رسالت صفحہ 66)

سورۃ التکویر آیت نمبر 23 میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کے علم غیب کا ارشاد فرمایا۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔

اور یہ نبی (ﷺ) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام علوم غیبیہ عطا فرمائے مومن قرآن کریم کی زیر و زبر پر ایمان رکھنے والے ہی کو کہتے ہیں۔ ہم نے قرآن کریم کی کئی آیات یہاں نقل کی ہیں تاکہ اگر کسی کو حضور اقدس ﷺ کے علم غیب کے بارے میں علم نہیں تو ان آیات کو قرآن کریم میں دیکھیں اور غور کریں اور پھر اپنے ایمان کو کامل کریں۔

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہیں
تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

marfat.com

حضور اقدس ﷺ کو حاضر و ناظر ماننے والے مومن ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین ﷺ کو حاضر و ناظر نبی بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح آیت نمبر آٹھ میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا

شاید کے معنی ہیں حاضر اور مشاہدہ کرنے والا گواہ ہمارے برصغیر پاک و ہند میں عدالتوں میں عینی شاہد کا لفظ استعمال ہوتا ہے یعنی موقع کا گواہ جو موقعہ پر موجود تھا۔ گواہی اس کی قبول ہوتی ہے جو آنکھوں سے دیکھتا ہو کانوں سے سنتا ہو اور زبان سے بولتا ہو اور ذہنی طور پر ٹھیک ہو۔ کسی پاگل اندھے بہرے یا گونگے کی گواہی قابل قبول نہیں ہوتی۔ پھر یہاں پر گواہ کی نگاہ کا معیار مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کتنی دور تک دیکھ کر بندے کو پہچان سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو پہلی تمام امتوں پر بھی اور حضور اقدس ﷺ کی اپنی امت پر بھی گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ پہلی تمام امتوں کے اعمال پر حضور اقدس ﷺ گواہ ہیں اور ہمارے تمام مومن مسلمانوں کے اعمال کو خود حضور اقدس ﷺ اپنی نگاہ پاک سے ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 143 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

اور ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں

حضور اقدس ﷺ کی امت زمانہ کے لحاظ سے سب سے پیچھے ہے یعنی آخری امت ہے اور رتبے کے لحاظ سے سب سے افضل امت ہے اور حضور اقدس ﷺ کی امت پہلی تمام امتوں پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعے پہلی تمام عذاب یافتہ امتوں کے احوال بیان فرمائے ہیں اور قرآن کریم کی تعلیمات سے ہم تمام مسلمان پہلی امتوں کے اعمال پر گواہ بن گئے ہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ ہمارے اعمال پر چشم دید گواہ ہیں آپ ﷺ مدینہ طیبہ میں

marfat.com

اپنے روضہ پاک میں تشریف فرما ہو کر پوری دنیا کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا اور میں نے مشرق تا مغرب تک زمین کا تمام حصہ دیکھ لیا۔

ایک اور حدیث پاک میں سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ دنیا میرے آنکھوں کے سامنے ایسے ہے جیسے میری ہتھیلی پر رائی کا دانہ۔ یعنی حضور اقدس ﷺ ہر وقت ہر جگہ دیکھ رہے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضور اقدس ﷺ ہم لوگوں کے مجمع میں (اصحابہ کے اجتماع) کھڑے ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے دنیا کی ابتداء سے لے کر جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے تک اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک سارے حالات کی ہمیں خبر دی۔

سورۃ النحل آیت نمبر 89 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ط

اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گواہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ اُن پر گواہی دے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

قیامت والے دن پہلی تمام امتوں کے کافر اپنے اعمال بد کا انکار کریں گے ان کے برے اعمال پر اللہ تعالیٰ ہر امت کے نبی کو ان پر گواہ بنا کر پیش کرے گا اور کافر لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نبیوں کی گواہی کو جھٹلائیں گے پھر اللہ تعالیٰ حضور نبی آخر الزمان ﷺ کو پہلی تمام امتوں پو گواہ کی حیثیت سے بلائے گا حضور اقدس ﷺ پہلے تمام انبیاء کرام کے حق میں گواہی دیں گے کہ اُن نبیوں نے اپنی اپنی امت تک اے اللہ تیرا پیغام پہنچا دیا تھا یہ کافر جھوٹے ہیں۔
قیامت کے مقدمہ کا دوارومدار حضور اکرم ﷺ کی گواہی ہوگا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی گواہی پر سب کافروں کی زبان پر خاموشی چھا جائے گی۔ قرآن کریم کی آیات کو مومن یہی مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مومن مسلمانوں کو ایمان کی سلامتی عطا فرمائے (آمین)

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی

marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم وتوقیر ہر مومن پر فرض ہے

حضور اقدس ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم بھی اور اللہ تعالیٰ کی سنت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الفتح آیت نمبر 9 میں ارشاد فرمارہا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِيْراً لِّتُؤْمِنُوْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً ط

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور ڈر سناتا تا کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرو۔

اس آیت میں پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو حاضر و ناظر ماننے کا حکم دیا ہے (بیان پہلے گزر چکا ہے) پھر اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ تم اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور ایمان اس طرح لاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو بھی حاضر و ناظر مانو اور جانو اور اللہ کے رسول محمد ﷺ کو بھی حاضر و ناظر نبی اور رسول مانو اور جانو یعنی بغیر کسی شک وشبہ کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ۔ ایمان لانے کے بعد پہلا کام یہ کرو کہ اللہ کے رسول محمد ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرو۔ پھر اللہ کی تسبیح صبح وشام بیان کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف وتوصیف کو موخر کر دیا یعنی بعد میں رکھا اور پہلے اپنے حبیب محمد ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم دیا۔ تعظیم وتوقیر میں سب سے پہلے حضور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام ہے۔

الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللہ
وَعَلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللہ

درود وسلام کے بعد نعت شریف بھی تعظیم وتوقیر کی بجا آوری ہے۔ نعت شریف

marfat.com

پڑھنا اور نعت شریف سننا ہر مومن مسلمان کے ایمان کو تازگی بخشتی ہے۔ نعت شریف پڑھنا اصحابہ کرام ﷺ کی سنت ہے اور نعت شریف سننا خود حضور امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ کی سنت پاک ہے۔

نبی کریم ﷺ کی نعت شریف پڑھنا اور لکھنا خود اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ قرآن کریم میں حضور اقدس ﷺ کی تعریف اور شان خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جبرئیل علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی نعت سننا جبرئیلؑ کی بھی سنت ہے اور سنانا بھی جبرئیلؑ کی سنت ہے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اکابر اولیاء کرام کے ملفوظات پر لکھی گئی بہترین کتاب ہشت بہشت کے صفحہ نمبر 59/480 میں آثار تابعین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت شریف پڑھ رہے تھے تو دیکھا کہ توراۃ میں سو مرتبہ اسم محمد ﷺ کا ذکر لکھا گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی یا اللہ! یہ محمد ﷺ کون ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ میرا حبیب ہے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے اُن کا نام عرش پر لکھا تھا پس اے موسیٰ میرے حبیب محمد ﷺ کی دوستی میں زندگی بسر کر اور اسی کی دوست میں مرتا کہ قیامت کے دن میں اسی کے ہمراہ تیرا حشر کروں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار جب کہ محمد ﷺ تیرا سب سے پیارا دوست ہے تو کیا اس کی امت میری امت سے افضل ہے فرمایا اے موسیٰ امت محمد ﷺ کو باقی تمام امتوں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی مجھ اللہ کو تمام بندوں پر فضیلت ہے۔

حضور اقدس ﷺ کی امت کو باقی تمام امتوں پر فضیلت کی وجہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور اقدس ﷺ پر درود و سلام ہے اس وجہ سے یہ امت پہلی تمام امتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تعظیم و توقیر میں کوئی قید نہیں لگائی۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ نہیں ماننا اور نہ ہی اللہ کا مثل ماننا ہے سجدہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے نبی کریم ﷺ کو سجدہ نہیں ہے۔ باقی ادب و احترام کے جو بھی خوبصورت القابات اور الفاظ ملیں ان کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی شان بیان کریں۔

marfat.com

سورۃ النور آیت نمبر 63 میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اپنے حبیب ﷺ کا ادب و احترام کا طریقہ بھی بتلا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضاً۔

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ میرے حبیب ﷺ کو نام لے کر مت پکارو بلکہ جب بھی ندا کرو تو انتہائی ادب واحترام کے ساتھ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا نبی اللہ کہہ کر عرض کرو۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ تو اصحابہ کرامؓ کو حکم تھا کہ جناب عرض ہے کہ بعد میں آنے والی امت کا والی وارث کون ہے ہم نے تو بھی اپنے نبی پاک ﷺ کو پکارنا ہے اور اپنی گذارشات پیش کرنا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ کہہ کر ہر امتی اپنے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام بھی پیش کرے اور اپنی عرض بھی پیش کرے۔

اسی طرح حضور اقدس ﷺ کا نام پاک چومنا بھی ادب واحترام کا حصہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے شہر مدینہ پاک کا بھی ادب واحترام کرنا واجب ہے۔ فقہ کے امام حضرت امام مالکؒ کی سیرت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مدینہ طیبہ کے ادب واحترام کا حق ادا کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حدود مدینہ میں کبھی گھوڑے پر سواری نہیں کی۔ مدینہ طیبہ کی حدود میں کبھی پاؤں میں جوتے نہیں پہنے اور مدینہ طیبہ کی حدود میں کبھی پیشاب نہیں کیا۔

شاگردوں نے پوچھا تو فرمایا کہ مدینہ طیبہ کی گلیوں بازاروں اور مضافات میں میرے نبی کریم ﷺ کے نعلین پاک کے نشانات کی بے ادبی نہ ہو جائے اس واسطے میں احتیاط کرتا ہوں حضور اقدس ﷺ کے نعلین پاک کا ادب واحترام کرنے کی وجہ سے حضرت امام مالکؒ کا نام پوری دنیا میں روشن ہو گیا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا نام پاک چومنے سے اللہ تعالیٰ کی ولایت ملتی ہے اور بندہ مومن ولی اللہ بن جاتا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ لکھا جو راستہ میں مرگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میرا دوست (ولی) فوت

marfat.com

ہوگیا ہے اس کے جنازے کا اہتمام کریں۔ حضرت موسیٰ نے اس جگہ جا کر دیکھا تو وہ ایک عام شخص تھا جو حضرت موسیٰ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ یا اللہ یہ شخص تیرا ولی کیسے بنا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تیرا یہ امتی جب بھی توراۃ کو پڑھتا تھا تو جہاں میرے حبیب کا نام پاک محمد ﷺ آتا تو یہ ادب واحترام کے ساتھ میرے حبیب کا نام پاک چوم لیتا تھا یہ صرف اسی وجہ سے میرا دوست ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنی آل اولاد ماں باپ اور مال و جان سے زیادہ مجھ نبی سے محبت نہ کرے۔

اپنی اولاد کو چومنا جائز ہے محبت کی دلیل ہے اور اللہ بھی خوش ہوتا ہے مگر اولاد کو چومنے پر ولایت نہیں ملتی مگر حضور اقدس ﷺ کا نام پاک چومنے پر اللہ تعالیٰ اپنی دوستی عطا فرما دیتے ہیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً	اے مالک میرے درود وسلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ	اپنے حبیب (دوست) پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

marfat.com

سب سے اعلیٰ واولی ہمارا نبی ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ کی نعت شریف کو لکھنا اور پڑھنا یہ آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا ایک جزو ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی نعت شریف پڑھنا اصحابہ کرام کی سنت ہے اور سننا خود نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے جو نعت خوان حضرت حضور اقدس ﷺ کی شان پاک میں نعت شریف پڑھتے ہیں حقیقت میں یہ قرآن کریم کا اردو میں ترجمہ اور تفسیر ہے۔

امام احمد رضا رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ (مزار شریف بریلی) کی ایک نعت شریف پوری دنیا میں مقبول ہے جس کا پہلا شعر ہے۔

سب سے اعلیٰ و اولی ہمارا نبی ﷺ
سب سے بالا و الا ہمارا نبی ﷺ

یعنی ہمارے نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل اور بلند رتبہ نبی ہیں۔

یہ نعت شریف قرآن کریم کی تفسیر ہے۔

سورۃ الاحزاب آیت نمبر 6 میں ارشاد ربانی ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

یہ نبی ﷺ مومنین کی جانوں کا اُن سے زیادہ مالک ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ الم نشرح 4

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند فرمایا۔

ان آیات مبارک کی روشنی میں نعت شریف کو دیکھیں۔

سب سے اعلیٰ و اَولی ہمارا نبی ﷺ سب سے بالا و الا ہمارا نبی ﷺ

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (ال عمران 164)

بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا

marfat.com

جواُن پر اللہ کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ﷺ دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَنَا سَیِّدُ الْعٰلَمِیْنَ

میں ساری کائنات کا سردار ہوں

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ المائدۃ 15

بے شک اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

امام احمد رضاؒ فرماتے ہیں۔

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ۔ آل عمران 199

اے محبوب ﷺ معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

معاف کرنا اللہ تعالیٰ کی بھی سنت ہے اور نبی کریم ﷺ بھی معاف فرماتے ہیں۔

جن کو شایان ہے عرشِ خدا پر جلوس ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی ﷺ

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً

اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) بے شک ہم نہیں تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا

وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْراً۔ الاحزاب۔ 46-45

اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے میرا دل بھی چمکا دے اے چمکا دینے والے

marfat.com

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ط البقرہ 129

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ اُن پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے۔

جن کے تلووں کا دھوان ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط (بنی اسرائیل 1)

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندہ خاص کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں۔

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط (البقرہ 253)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

خلق سے اولیاء اولیاء رُسُل
اور سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم 4)

اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آراء ہمارا نبی ﷺ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً (الاحزاب 56)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔
اے ایمان والو اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

marfat.com

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو　　نمکین حسن والا ہمارا نبی ﷺ

الصلوة والسلام علیك یا سیدی یا رسول الله　　وعلی الك واصحابك یا سیدی یا حبیب الله

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ الانبیاء(107)

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (الاعراف56)

بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل　　ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آل عمران81)

اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے اُن کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضروری اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی　　اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (الاحزاب40)

محمد تمہارے مردوں میں کس کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (آخری نبی)

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی　　چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی　　پر نہ بدلا نہ بدلے ہمارا نبی ﷺ

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ (التوبۃ59)

اور کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ ہی کی طرف

marfat.com

رغبت ہے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر 7)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۔ (النساء 174)

اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الاعراف 157)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں اُن کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور اُن پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو اُن پڑے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے۔

ملک کونین میں انبیاء تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

سورۃ الاعراف کی اس آیت مبارکہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام ایمان والوں کو خوش خبری دی ہے کہ ایک نبی آنے والے ہیں جن کا لقب اُمی ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہر

marfat.com

طرح کی تعلیم دے کر ہر طرح کا علم سکھا کر بھیجے گا تو جو لوگ اس پاک نبی پر مکمل ایمان لائیں گے وہی مومنین ہوں گے اور مومنین میں سرفہرست انبیاء کرام ہیں حضرت موسیٰ سے لے کر حضرت عیسیٰ تک ہزاروں نبی تشریف لائے جن میں سے چند انبیاء کا نام پاک قرآن کریم میں آیا ہے پھر معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں ایک لاکھ چوبیس انبیاء کرام نے حضور اقدس ﷺ کی امامت میں نماز ادا کر کے پوری دنیا کو بتلا دیا کہ

ملک کونین میں انبیاء تاجدار　　تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

حضور نبی ﷺ تمام کائنات کے نبی ہیں اور تمام انبیاء کرام بھی حضور اقدس ﷺ کی رسالت و نبوت پر ایمان لائے تب ہی انہیں نبوت و حکمت عطا فرمائی گئی۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 31 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے محبوب ﷺ تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو　　کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی ﷺ

شفاء شریف میں حضور اقدس ﷺ کا فرمان پاک نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ کیا راضی نہیں کہ ابراہیم علیہ السلام و عیسیٰ کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کیے جائیں اور روزِ قیامت وہ دونوں میری امت ہوں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان کا سن کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی

اِجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ ذٰلِكَ النَّبِیِّ

اے اللہ مجھے اپنے نبی ﷺ کا امتی بنا دے۔

الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلیٰ الك واصحابك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

marfat.com

رسول اللہ ﷺ ایمان والوں کے لیے عزت ہیں

ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ ایمان والے مومنوں کے لیے عزت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الطلاق کی آیت نمبر دس اور گیارہ میں ارشاد فرمارہا ہے۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۔ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۔

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے ہو بے شک اللہ نے تمہارے لیے عزت اتاری ہے وہ رسول کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تا کہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اندھریوں سے اجالے کی طرف لے جائے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اور وہ اُسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں بے شک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی رکھی۔

قرآن کریم میں ذکر کے معنی نصیحت، یاد دلانا، تذکرہ کرنا، یاد کرانا، خیر خواہی اور شرف وعزت وعظمت کے ہیں ہر معنی کے لحاظ سے حضور مذکر ہیں یہاں اس آیت میں سارے معنی درست ہیں اور ہر معنی حضور نبی کریم ﷺ پر صادق آتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ ذکر اللہ ہیں اور ذکر اللہ سے بے چین دل سکون پاتے ہیں۔ چونکہ اس آیت میں خطاب ایمان والے مومنین سے ہے اور حضور اقدس ﷺ ایمان والوں کے دلوں کے سکون ہیں یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک سنتے ہی مومنوں کے دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے اور زبان پر درود وسلام خود بخود آجاتا ہے۔ اور مومن کو نصیحت یاد آجاتی ہے کہ جب بھی محمد ﷺ کا نام پاک سنو تو آپ پر درود و سلام پڑھو۔ اسی لیے حضور اقدس ﷺ پر درود و سلام اور نعت شریف مومنوں کے دلوں کو سکون پہنچاتی ہیں اور حضور

marfat.com

اقدس ﷺ پر درود وسلام اورنعت شریف مومنوں کے لیے اختلاج قلب کا بہترین علاج ہیں جو بندہ مومن ہمیشہ درود و سلام کثرت سے پڑھے گا اسے یہ بیماری نہ ہوگی (ان شاء اللہ) اور بوقت موت آسانی ہوگی۔

حضور اقدس ﷺ اللہ کو یاد دلانے والے ہیں سورۃ الغاشیۃ آیت نمبر 21 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے۔

فَذَكِّرْ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ

تو تم نصیحت سناؤ۔

حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات یاد دلاتے ہیں۔ یثاق کا بھولا ہوا عہد یاد دلاتے ہیں۔

ہر روح نے یثاق والے دن اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو تمام اولاد آدم نے کہا قَالُوْا بَلٰی کیوں نہیں تم ہمارے رب ہو۔

مگر لوگ اس عہد کو بھول چکے تھے اور اللہ رب العزت کی عبادت کو چھوڑ کر بتوں کے آگے سجدہ کرتے تھے حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو وہ عہد دلایا اور لوگ بتوں کی پوجا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک کی عبادت کرنے لگے۔

حضور اقدس ﷺ نے اپنی امت کو گزشتہ انبیاء کے حالات واقعات سے آگاہی دی اور سابقہ امتوں کے حالات یاد دلائے حضور اقدس ﷺ تمام مخلوق کے سچے خیر خواہ ہیں حضور اقدس ﷺ کا ہر کلام اور ہر کام مخلوق کے لیے نصیحت ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی برکت سے انبیاء کو نبوت ملی اولیاء اللہ کو ولایت نصیب ہوئی اور اور مومنین کو ایمان نصیب ہوا۔ حضور اقدس ﷺ کے تعلق والے حضرات مقدسہ یعنی آپ کے اہل بیت اطہار۔ ازواج مطہرات اور تمام اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین کو دونوں جہانوں میں عزت وشرف اور عظمت عطا ہوئی۔ حتیٰ کے آپ سے تعلق رکھنے والے شہروں مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے ذرے ذرے کو بھی عزت وشرف اور عظمت نصیب ہوئی مذکر میں وقت زمانہ اور نوعیت کی کوئی قید نہیں کیونکہ حضور اقدس ﷺ تمام امت کے لیے تاقیامت مذکر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ قیامت تک نبی آخر الزمان ہیں۔ آپ کی نبوت و رسالت جاری و ساری ہے۔ آپ ﷺ

marfat.com

نے واضح ارشاد فرمایا۔

لَانَبِیَّ بَعْدِیْ

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا نام پاک ذکر اللہ بھی ہے۔ جب بھی امتی پکارتا ہے یا رسول اللہ ﷺ تو آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام بھی یاد آتا ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ۔ یا رسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارنا امتی کے لیے ضروری ہے یہ ایمان کا تقاضا ہے کہ ہر مومن اپنے نبی کریم ﷺ کو یا رسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارے یہ اللہ تعالیٰ کی سنت بھی ہے اور اصحابہ کرام اور فرشتوں کی بھی سنت ہے۔

حضور اقدس ﷺ دُنیا میں بھی تمام مومنوں کے لیے عزت ہیں اور آخرت میں بھی تمام مومنین کے لیے عزت ہیں۔ حضور اقدس ﷺ ذکر اللہ بھی ہیں نور اللہ بھی ہیں حبیب اللہ بھی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ فرمایا۔ حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری حکمتیں بیان فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن کریم کی آیات لوگوں پر پڑھنا اور انہیں سکھانا اور پھر تمام مخلوق کو گمراہی سے ہدایت کی طرف غفلت سے بیداری کی طرف اور باطل سے حق کی طرف لے جانا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی یہ صفت خاص ہے کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور کفر اندھیرا ہے اور اسلام نور (روشنی) ہے۔ یہاں پر ظلمات جمع کا صیغہ استمال ہو رہا ہے۔

اس لیے کہ کفر ہزاروں قسم کا ہے لہٰذا کفر کے لیے ظلمات فرمایا گیا اور اسلام ایک ہی ہے اس لیے اسلام کے لیے نور واحد ارشاد فرمایا۔

تمام ایمان والوں کو الفاظ قرآن بھی حضور اقدس ﷺ سے ملے اور قرآن کریم کے فیوض و برکات بھی حضور اقدس ﷺ سے عطا ہوئے۔ ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ بھی حضور اقدس ﷺ کے ذریعے عطا ہوا۔ کیونکہ آپ ﷺ ہی نے ایمان والوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑا اور جنہوں نے کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا وہی مومن کہلائے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کیے انہیں حضور اقدس ﷺ کفر سے ایمان کی طرف جہل سے علم کی طرف اور فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔ حضور سیدھی راہ بتاتے ہیں۔ سورۃ الزخرف آیت نمبر 43 اور 44 میں ارشاد ربانی ہے۔

marfat.com

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

ترجمہ: تو مضبوط تھامے رہو اسے جو تمہاری طرف وحی کی گئی بے شک تم سیدھی راہ پر ہو۔ یہاں پر ظاہری وحی قرآن کریم اور باطنی وحی حدیث شریف دونوں کا بیان ہے۔ ان پر مضبوطی سے عمل کرو۔ یہ حکم ایمان والوں کو ہے۔ نبی کریم ﷺ کا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ جو نبی کریم ﷺ کا قرب چاہتا ہے وہ اسلام کا راستہ اختیار کرے خود بخود حضور اقدس ﷺ کی قدم بوسی نصیب ہو جائے گی۔ دوسری آیت میں فرمایا۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ

ترجمہ: اور بے شک وہ شرف ہے تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے

اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ سارا عالم حضور کی امت ہے۔ سارا عالم حضور اقدس ﷺ کی قوم ہے اور حضور اقدس ﷺ اپنی ساری قوم کی زبانوں کو جانتے ہیں کیونکہ تمام زبانیں حضور اقدس ﷺ کی قوم کی زبانیں ہیں لہٰذا حضور اقدس ﷺ اپنی تمام قوم کی ہر ہر زبان کو جانتے ہیں۔

یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ قرآن کریم آپ کی اور آپ کے غلاموں کی عزت کا ذریعہ ہے۔ اب جو بھی عزت چاہے وہ قرآن کریم کی خدمت کرے خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرے اور دوسروں کو عمل کرنے کی تلقین کرے۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا	کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ	اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہے

marfat.com

مومن ہی عزت والے ہیں

عزت وذلت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جسے وہ چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے اگر بندہ عزت والا کام کرے گا تو اللہ اسے عزت دے گا اگر ذلت والا کام کریگا تو ذلت ملے گی سورۃ ال عمران آیت نمبر 26 میں ارشاد ربانی ہے۔

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

اچھے کام کرنے کی توفیق اور برے کام سے بچنے کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مومن مسلمانوں کو اچھے کام پر لگا دیتا ہے اور برے کاموں سے بچالیتا ہے۔ اچھے کاموں کی بدولت عزت ملتی ہے۔ مومن کہتے ہی اس کو ہیں جو اچھے بھلائی والے کام کرے اور بُرے کاموں سے رک جائے۔

مومن مجموعہ صفات ہوتا ہے۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کرم فرما کر اسے مومنین میں شامل فرمالے پھر اس بندہ مومن کو ہر ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ ناراض ہوتے ہیں اور جن کام سے منع فرمایا ہے اُن کاموں سے دور رہنا ہی مومن کی صفت ہے۔

سورۃ فاطر آیت نمبر 10 میں اللہ تعالیٰ فرمان ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط

جسے عزت کی چاہ ہو تو عزت تو سب اللہ کے ہاتھ ہے اس کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اُسے بلند کرتا ہے۔

marfat.com

سب عزتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں اگر کسی نے عزت حاصل کرنی ہے تو اسے رب تعالیٰ کے دروازے پر آنا ضروری ہے رب تعالیٰ کے دروازے کی کنجی رب تعالیٰ کا پاک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بغیر کلمہ توحید و رسالت اللہ تعالیٰ کا دروازہ نہیں کھلتا یعنی بغیر کلمہ طیبہ کوئی نیکی قبول نہیں اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ کلام کا ارشاد فرمایا وہ سب سے افضل پاکیزہ کلام کلمہ توحید و رسالت ہی ہے جو پڑھنے والے کو پاک کردیتا ہے باقی تسبیح وتہلیل اس کے بعد ہیں۔ کلمہ طیبہ نیک اعمال کو اونچا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اعمال صالح کرنے والوں کو عزت عطا فرماتا ہے۔

انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے عزت ملتی ہے پھر اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی تابعداری کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ عزت سے سرفراز فرماتا ہے۔ انبیاء کرام کی غلامی کے بغیر عزت نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک مرد حضرت آدم علیہ السلام اور ایک عورت حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا فرمایا ان حضرت مقدسہ کی اصل مٹی ہے اس طرح تمام انسانوں کی اصل (بنیاد) مٹی ہے۔ جب سب انسان برابر ہیں تو پھر اکڑنا اور غرور کس بات کا ہے فضیلت اعمال صالحہ کیوجہ سے ملتی ہے جیسا کہ سورۃ الحجرات آیت نمبر 13 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

تقویٰ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔ تقویٰ ہر انسان کو حرام سے بچاتا ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں اللہ سے ڈرنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے حرام کماتے نہیں اور نہ ہی حرام کھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے کسی دوسرے کی ماں بہن بیٹی کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حضور جھکنے والوں کو دوسروں سے بلند کردیتا ہے یعنی عزت سے سرفراز فرمادیتا ہے۔

عزت تو اللہ تعالیٰ اس کے رسول محمد ﷺ اور ایمان والے مومنین ہی کے لیے ہے۔

marfat.com

سورۃ المنافقون آیت نمبر 8 میں اللہ کا ارشاد پاک ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہی کے لیے ہے۔

تمام عزتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کو تمام انبیاء پر فضیلت اور عزت عطا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے تمام مومنین کو بھی اللہ تعالیٰ نے عزت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا ہر کلمہ گو مسلمان عزت والا ہے۔ کسی مسلم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا حرام ہے مومنین کی عزت ایمان اور نیک اعمال سے ہے دنیا کی دولت سے نہیں جس کے پاس دولت ہو اس کی دولت مندی کیوجہ سے اس کی عزت نہیں کرنا چاہیے اگر وہ شخص نیک ہے اعمال صالحہ کرتا ہے تو پھر مومن ہے عزت کے قابل ہے۔ اعمال صالحہ میں حقوق العباد کو بڑا مقام حاصل ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر مہربان ہے اس کے اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہیں۔ بڑی مشہور حدیث پاک ہے۔ مسجد نبوی شریف میں اصحابہ کرام حضور اقدس ﷺ کے حضور تشریف فرما تھے اور ہمسائے کے حقوق پر گفتگو ہو رہی تھی ایک اصحابیؓ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! ہمارے گھر کے نزدیک ایک خاتون رہتی ہے وہ نماز روزے کی اتنی پابند تو نہیں مگر ہمسائے کے حقوق کا بہت خیال رکھتی ہے اگر کوئی بیمار ہو جائے تو تیمارداری بھی کرتی ہے بچوں کی دیکھ بھال بھی کرتی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہمسائے کے حقوق ادا کرنے کی وجہ سے وہ جنت میں جائے گی ایک اور اصحابیؓ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر کے نزدیک بھی ایک عورت رہتی ہے ذکر و اذکار بڑا کرتی ہے نمازیں بھی پڑھتی ہے مگر اپنے ہمسایوں کو بہت تنگ کرتی ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمسایوں کو تنگ کرنے کیوجہ سے اس کا کوئی عمل قبول نہیں وہ دوزخ میں جائے گی۔

مومن تو باعث برکت اور باعث رحمت ہوتا ہے کسی کو تنگ نہیں کرتا کسی کا حق نہیں مارتا کسی کی عزت آبرو مال و جان کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

یہ بھی ضروری نہیں کہ عزت بادشاہی میں ہو عزت فقیری میں ملتی ہے بشرط بندہ مومن ہو خواہ درویش ہی ہو مومن درویش کو اللہ تعالیٰ اتنی عزت عطا فرماتا ہے کہ بادشاہوں کو بھی اپنے ولیوں کے دروازے پر سوالی بنا کر کھڑا کر دیتا ہے ہندوستان کی تاریخ کا مشہور واقعہ ہے ہندوستان کا مشہور و معروف مغل شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر وہ ہستی ہے جس نے

marfat.com

ہندوستان میں بڑی بڑی نادر عمارات تعمیر کی ہیں جو کہ آج بھی اس عظیم انسان کی یاد تازہ کر رہی ہیں شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ نے دہلی میں جامع مسجد بنوائی اس وقت لاکھوں روپے خرچ آئے جو آج کل کے حساب سے کروڑوں بنتے ہیں۔ بڑی خوبصورت مسجد بن کر مکمل ہوگئی تو بادشاہ نے دیکھا کہ مسجد کا قبلہ رخ صحیح نہیں ہے اور فرق تھوڑا سا نہیں بلکہ بہت زیادہ تھا۔ اب کیا کریں بادشاہ اور وزیر سب سخت پریشان ہو گئے۔ بادشاہ کی عادت تھی کہ وہ ہر رات سونے سے پہلے کثرت کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کا ہدیہ پیش کر کے سوتا تھا۔ اس رات درود وسلام پڑھ کر سویا ذہن میں مسجد والی پریشانی موجود تھی۔ رات کو خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی حضور اقدس ﷺ نے پوچھا اے عالمگیر کیوں پریشان ہو عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میں نے آپ کی امت کے لیے دہلی کی جامع مسجد بنوائی ہے لاکھوں روپے خرچ کیے ہیں مگر اب دیکھا ہے کہ مسجد کا قبلہ رخ صحیح سمت میں نہیں ہے میں اس وجہ سے پریشان ہوں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پریشان نہ ہو صبح دریائے جمنا کے کنارے جانا وہاں میرا ایک غلام دھوبی گھاٹ پر کپڑے دھونے کی مزدوری کرتا ہے اس کا نام عبدالحکیم ہے۔ اس کے پاس جا کر اپنا مدعا پیش کرنا۔

چنانچہ دوسری صبح بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر دربار کے امور سے فارغ ہوا لوگ اس کے پاس اپنے مسائل لے کر حاضر ہوئے ان کے مسائل کو حل کر کے حضور نبی کریم ﷺ کے ایک غلام کی بارگاہ میں اپنا مسئلہ لے کر حاضر ہوا۔ دریائے جمنا کے کنارے بادشاہ ٹھہر گیا اور اپنے وزیر کو بھیجا کہ معلوم کر کے آئے کہ عبدالحکیم صاحب کون ہیں۔ وزیر نے ایک صاحب سے پوچھا تو اس نے بتلایا کہ وہ آگے خوبصورت سنت رسول والے جن کے سر پر پگڑی بندھی ہے وہ صوفی عبدالحکیم ہیں۔ چنانچہ وزیر صاحب اس درویش صوفی عبدالحکیم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کرنے لگے کہ بادشاہ سلامت آپ سے ملنا چاہتے ہیں درویش صوفی عبدالحکیم کہنے لگے مجھے بادشاہ سے کیا غرض ہم تو فقیر آدمی ہیں۔ وزیر نے عرض کیا کہ بادشاہ کو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا نام سنتے ہیں صوفی عبدالحکیم ادب سے کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے سر سے پگڑی اتار کر بچھا دی اور عرض کیا کہ تشریف لائیں میں اپنے نبی کریم ﷺ کے مہمانوں کی کیا خدمت کر سکتا ہوں بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر خود بھی نیک و صالح انسان تھا اس نے دیکھا کہ صوفی عبدالحکیم کا چہرہ انتہائی نورانی اور خوبصورت سنت

marfat.com

رسول ﷺ سے مزین تھا بادشاہ عرض کرنے لگا کہ یہ معاملہ ہے مجھے حضور اقدس ﷺ نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔صوفی عبد الحکیم کے ہاتھ میں ایک سفید چادر تھی جسے دھونے کے بعد نچوڑنا باقی تھا۔صوفی عبد الحکیم نے چادر کو ہاتھ میں پکڑ کر بادشاہ سے پوچھا کہ مسجد کے قبلہ رخ کا کتنا فرق ہے۔

بادشاہ نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اتنا صوفی عبد الحکیم نے چادر کو نچوڑنے کے لیے مروڑا بادشاہ دیکھ رہا تھا کہ نبی کریم ﷺ کا غلام کیا کر رہا ہے۔صوفی عبد الحکیم نے فرمایا کہ جاؤ جا کر مسجد کا قبلہ رخ دیکھو۔

بادشاہ اپنے وزیروں کے ساتھ مسجد میں آیا تو دیکھا کہ مسجد کا قبلہ رُخ بالکل صحیح سمت میں ہے سب لوگ ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ شاید کہیں کوئی دراڑ نظر آ جائے مگر مسجد میں ذرہ بھر بھی دراڑ نہ تھی۔ اللہ کے ولی کامل اور حضور اقدس ﷺ کے کامل امتی کی یہ کرامت تھی۔ صوفی عبد الحکیم کچھ عرصہ کے بعد فوت ہو گئے تو اُن کے مریدان جو اس وقت خانیوال کے ضلع میں رہتے تھے وہ صوفی عبد الحکیم کے جسد خاکی کو دہلی سے اپنے علاقہ میں لے آئے اس وقت وہ قصبہ عبد الحکیم کے نام سے مشہور ہے۔

عزت تو نبی کریم ﷺ کی غلامی میں ہے۔عزت تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری میں ہے۔عزت تو نبی کریم ﷺ کی امت کا بھلا کرنے میں ہے عزت تو اللہ تعالٰی کے ذکر واذکار میں ہے۔عزت تو نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے میں ہے۔

عاصیوں تھام لو دامنِ مصطفٰے
پھر پڑھو رب کی رحمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں ایمان والوں کی تمام صفات کا ذکر فرمایا ہے۔ ایمان کی تمام صفات پر پورا اترنے والے مسلمانوں کو مومنین کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے مومنین کو اپنا دوست فرمارہا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 257 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

اللہ دوست ہے ایمان والوں کا انہیں اندھریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔

جس نے کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کفر سے نکال کر مسلمانوں میں داخل فرماتا ہے اور پھر ان میں جو شیطان کے چکر میں آ کر گمراہی کی طرف چل پڑتے ہیں انہیں توبہ کے ذریعے گمراہی سے بچاتا ہے اور پھر جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا کلمہ توحید و رسالت پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو تمام صفات اور ذات سے مانتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ کو بھی ذات پاک اور تمام صفات پاک سے مان لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مومن مسلمانوں کو صالحین کی اعلیٰ و ارفع جماعت میں داخل فرمالیتا ہے۔ اور ایسے صالحین کو ہمیشہ کفر و گمراہی سے بچائے رکھتا ہے۔ ایسے کامل لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی بنالیتا ہے۔ جنہیں لوگ ولی اللہ کہتے ہیں۔ ولی اللہ کے معنیٰ اللہ کا دوست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان دوستوں کو زمین کا وارث مقرر فرمایا ہے۔

سورۃ الانبیاء آیت نمبر 105 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ۔

ترجمہ: بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ کی اس زمین کے وارث سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام ہیں اور انبیاء کرام میں سب سے افضل و اعلیٰ ہمارے نبی ﷺ ہیں پہلے انبیاء کرام کو نبوت بھی ہمارے نبی کریم ﷺ کے صدقہ میں ملی اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پر ہمارے نبی کریم ﷺ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ سب انبیاء کرام و اولیاء کرام کو جو کچھ بھی ملا ہمارے نبی کریم ﷺ کے صدقے عطا ہوا۔

ایمان والوں کو ایمان کی دولت بھی نبی کریم ﷺ کے صدقہ میں ملی انہی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین کا وارث مقرر فرمایا۔ یہی اولیاء اللہ زمین پر نائب مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ دنیا کے بادشاہ و حکمران تو عارضی وارث ہیں زمین کے اصلی وارث اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں سینکڑوں سال گذر جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی حکمرانی قائم و دائم ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں آج بھی حکمرانی سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہور رحمتہ اللہ علیہ کی ہے۔ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخشؒ کو حضور اقدس ﷺ نے اپنا نائب مقرر فرمایا ہے۔ اس خطے کے دوسرے اولیائے کرام حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش کے مقرر کیے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت فرید الدین گنج شکرؒ، بابا نظام الدین اولیاء دہلویؒ اور دوسرے تمام اولیاء کاملین حضرت داتا گنج بخشؒ کے تربیت یافتہ ہیں انہی اولیاء کاملین کی حکومت جاری و ساری ہے۔ حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانیؒ تمام اولیاء کرام کے سردار ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے نائب ہیں۔

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِس	اور سب انبیاء آپ ﷺ سے التماس کرتے ہیں
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ	دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

marfat.com

ایمان والے حکمرانی ملنے کے بعد کیا کام کریں گے

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد ﷺ کے خاص امتیوں کو زمین کا وارث مقرر فرمایا ہے۔ زمین کے اصل حکمران اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ سورۃ الحج آیت نمبر 41 میں ارشاد ربانی ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُو الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ۔

وہ لوگ (مومن) کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لیے سب کاموں کا انجام۔

اولیاء کرام زمین پر اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حکمران ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین کا وارث مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ جب ہم انہیں زمین پر حکمران مقرر فرمائیں تو ان کا کام کیا ہوگا وہ کام یہ ہوگا کہ یہ اولیاء اللہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا نظام نافذ کریں گے اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد ﷺ کی شریعت کا نفاذ کریں گے اللہ تعالیٰ کی زمین کو بتوں سے پاک کر کے مسجد بنائیں گے اگر مسجد بنے گی تو پھر ہی نماز قائم ہوگی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری زمین میرے لیے مسجد بنا دی ہے۔ اور یہ خاص کرم امت محمدیہ ﷺ پر ہے کہ جہاں بھی مسلمان گئے سب سے پہلے انہوں نے مسجد بنائی تا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام عام ہوگا تا کہ یہ زمین سکون پا سکے اور ذکر اللہ اور نبی کریم ﷺ پر درود سلام کی بدولت دوسری تمام مخلوقات ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہ سکیں اور یہ دُنیا قائم و دائم رہے۔

نماز قائم کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال حلال سے اللہ تعالیٰ کا حصہ زکوٰۃ و خیرات نکال کر غریب و مسکین اور نادر لوگوں کی مدد کریں اور سب سے اہم کام یہ کہ وہ

marfat.com

خود اچھے کریں اور دوسرے لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم دیں اور خود برائیوں سے بچیں اور دوسرے لوگوں کو برائیوں سے بچنے کی تلقین کریں۔ اولیاء اللہ کا ہی کام ہے کہ زمین پر اللہ کی حکمرانی قائم کرتے ہیں یہ حقیقی حکمران ہیں جو سلطنت پا کر شہوات میں مشغول نہیں ہوتے بلکہ سلطنت کے ذریعے اللہ تعالٰی کی زمین کو اللہ تعالٰی کی عبادت سے بھر دیتے ہیں لوگوں کو گناہوں سے روکتے ہیں۔ زمین کے وہ حصے جہاں پر لوگ ایک اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرنے کی بجائے بتوں کے آگے سجدہ کرتے تھے وہاں پر اللہ تعالٰی کے ولیوں نے قدم رکھتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا بلند کی اور اللہ تعالٰی کی مخلوق نے اولیاء اللہ کی آواز پر لبیک کہی اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگ بتوں کی عبادت کو چھوڑ کر حقیقی معبود اللہ تعالٰی کے حضور سر بسجود ہو گئے اور زمین سجدہ گاہ بن گئی فضا اللہ تعالٰی کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام سے مہک اٹھی۔

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ	کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے
حَدٌّ فَيُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٖ	جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

marfat.com

مومنوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ عذاب نہیں بھیجتا

جس شہر یا بستی میں ایمان والے مومن مسلمان موجود ہوں اللہ تعالیٰ اپنے ان صالح بندوں کی وجہ سے بُرے لوگوں پر بھی عذاب نازل نہیں فرماتا۔ایک مومن مسلمان ایک شہر کی سلامتی کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ گناہ گاروں کے گناہوں پر پکڑ نہیں فرماتا کیونکہ وہ اپنے حبیب محمد ﷺ کے کامل امتیوں (اولیاء کرام) کو دیکھتا ہے۔ سورۃ الذریات آیت نمبر 35اور36 میں ارشاد ربانی ہے۔

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا۔

قرآن کریم کی ان آیات میں قوم لوط کا ذکر فرمایا جارہا ہے۔ یہ قوم مرد کے ساتھ مرد کی بدفعلی جیسے قبیح فعل کی مرتکب تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اس قوم کو تقریباً بیس سال دین اسلام کی تبلیغ فرمائی اوراس برائی سے روکتے رہے۔ بیس سال کے عرصہ میں کل تیرہ افراد ایمان لائے جن میں آپ کی دو صاحبزادیاں بھی شامل تھیں۔ جب لوط علیہ السلام کی قوم گناہوں سے باز نہ آئی اوراللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کی دعا کے بعد عذاب کے فرشتوں کو خوبصورت لڑکوں کی صورت میں اس آبادی میں بھیجا۔ وہ آبادی چار شہروں پر مشتمل تھی۔ اس کا نام سدوم تھا۔ ہر شہر میں تقریباً پانچ لاکھ لوگ آباد تھے اس طرح شہر سدوم کی کل آبادی تقریباً بیس لاکھ تھی۔ یہ چاروں شہر مرد کے ساتھ مرد کی بدفعلی میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو جو خوبصورت نوخیز لڑکوں کے روپ میں تھے۔ دیکھ کر شہر سدوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے گھر پہنچ گئے اوران لڑکوں کو ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ ان کے ساتھ برائی کر کے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل

marfat.com

کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے ماننے والے مومنین کو لے کر اس بستی شہر سدوم سے باہر نکل جائیں اور ہدایت فرمائی کہ کوئی مومن بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ چنانچہ حضرت لوط علیہ السلام اپنی دونوں صاحبزادیوں اور دوسرے مومنین کو لے کر شہر سے روانہ ہوئے جونہی یہ مومنین کی جماعت شہر سے باہر نکلی اللہ تعالیٰ نے برے لوگوں پر پتھروں کا عذاب نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی شدت سے پتھر برسائے کہ لوگ سانس بھی نہ لے سکے مومنین کا جو قدم اٹھتا پچھلے قدم والی جگہ پر پتھر برسنے شروع ہو جاتے جب تک مومن مسلمان اس شہر میں موجود تھے وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی لوط علیہ السلام کی تابع داری اور فرمانبرداری کرتے رہتے تھے ان حضرات مقدسہ کیوجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹلتا رہا۔ جونہی مومنین اس شہر سے باہر نکلے اللہ تعالیٰ نے ایسا شدید عذاب بھیجا جو بعد میں آنے والی امتوں کے لیے عبرت کا نشان بنا رہا۔

قرآن کریم کی آیات سے صاف پتا چل رہا ہے کہ ایک مومن ایک پورے شہر کے لیے باعث برکت و باعث رحمت ہوتا ہے۔ مومن کا کام یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کرے لوگوں کو ذکر اللہ کی طرف اور نبی پاک ﷺ پر درود و سلام کی طرف بلائے اور اچھے کام کرے اور اچھے کام کرنے کی تلقین کرتا رہے تا کہ یہ دنیا قائم و دائم رہے۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ	اور جس کو رسول اللہ ﷺ سے مدد اور نصرت آئے
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَا تَجِمِ	گر شیر بھی اس پر آئے تو اُس کے ڈر سے تابع ہو جائے

ایمان والے ہی اللہ کا ذکر کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر کرنا بڑی سعادت مندی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق اس کے پاک نام کا ذکر کرتی رہے اور یوں تو زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر رہا ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصف کی پہلی آیت میں ارشاد فرمایا۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْض وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ (الجمعہ۔1)

اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بادشاہ کمال پاکی والا عزت والا حکمت والا جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے ذرے سے لے کر پہاڑ تک تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر رہے ہیں۔

انسان اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ باقی تمام مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان پاک سے کن فرما کر پیدا کیا مگر انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نورانی ہاتھوں سے خود بنا کر تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ کیا۔ پھر انسانوں میں سے جن جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور وحدانیت کو چھوڑ کر بتوں کے آگے سر جھکا دیا وہ اپنے مقام سے بہت نیچے گر گئے دیکھنے میں تو وہ انسان ہی ہیں مگر حقیقت میں وہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورۃ الانفال آیت نمبر 55 میں ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔

بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے۔

marfat.com

جانوروں میں کوئی بھی کافر نہیں مگر وہ انسان جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو اللہ نہ مانا اور بتوں اور آگ وغیرہ کی پوجا کرنے لگے وہ لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں اور اُن کے بدتر ہونے کیوجہ اُن کا کفر ہے اور ایک اللہ وحدہ لا شریک کو نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا اللہ مانا اور اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ کو اپنا نبی مانا وہ خوش قسمت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مومن کا لقب عطا فرما کر تمام انسانوں سے افضل واعلیٰ بنا دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے۔

اللہ تعالیٰ ان ایمان والوں کو قرآن کریم میں یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو کہہ کر مخاطب ہو رہا ہے۔ انہی ایمان والے مومنین کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کرنے کا حکم دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر کرنا مومنین کی خاص صفتوں میں سے ایک اعلیٰ صفت ہے اللہ تعالیٰ سورۃ الاحزاب آیت نمبر 41 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا۔

اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔

اللہ تعالیٰ نے صرف ایمان والوں کو ہی اپنے ذکر کا حکم دیا ہے۔ باقی کفار مشرک بدھ مت وغیرھم کو تو اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی حکم نہیں دیا۔ جنہوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں بھلا دیا اور جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ انہیں یاد فرما رہا ہے۔

مفسرین کرام نے ذکر الٰہی کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں۔

1-ذکر لسانی　　2-ذکر قلبی　　3-ذکر بالجوارع

سب سے افضل ذکر ذکر لسانی ہے۔ بندہ مومن اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کا ذکر کرے ذکر کے معنی یاد کرنے کے ہیں۔ جس ہستی سے محبت ہوتی ہے بندہ اسے یاد کرتا ہے ہوسکتا ہے کہ بندہ جس ہستی کو یاد کرے اگر وہ انسان ہے تو ضروری نہیں کہ وہ مقدس ہستیاں اپنے یاد کرنے والے کو یاد کرے۔ مگر دو ہستیاں ایسی ہیں جو انہیں یاد کرے وہ مقدس ہستیاں اپنے یاد کرنے والے کو ضرور یاد کرتی ہیں۔ ان میں ایک تو ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور دوسرے ہمارے ہمارے نبی کریم ﷺ ہیں جو بندہ مومن اپنے اللہ تعالیٰ کو ایک بار پکارے گا اور کہے گا یا اللہ تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو تین بار پکارے گا اور فرمائے گا عبدی عبدی عبدی اے میرے بندے اے میرے بندے اے میرے بندے پھر

marfat.com

جس کو اللہ تعالیٰ یاد کرے وہ تو ولی اللہ بن جاتا ہے اور جو بندہ مومن اپنے نبی کریم سید المرسلین ﷺ کو ایک بار یاد کرے گا یعنی ایک درود وسلام پڑھے گا اور کہے گا الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وسلم علیک یا سیدی یا حبیب اللہ تو اس بندہ مومن پر اللہ تعالیٰ کرم کی بارشیں برسا دے گا۔ کرم کی ایک بارش اس طرح ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو دس نیکیاں فوراً عطا فرما دے گا پھر اس بندہ مومن کے دس گناہ فوراً معاف فرما دے گا اور اس بندہ مومن کے دس درجات بلند فرما دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور ساری زندگی بندہ مومن درود وسلام پڑھتا رہے تو ساری زندگی اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی بارش ہوتی ہے اور روز قیامت کرم کی بارش کی انتہا یہ ہوگی کہ کثرت سے درود وسلام پڑھنے والا بندہ مومن حضور اقدس ﷺ کے انتہائی قریب ہوگا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ہوگا (ان شاء اللہ)

بندہ مومن پر واجب ہے کہ وہ اپنی زبان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح حمد وثناء بیان کرتا رہے۔ اپنی زبان کے ساتھ اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگتا رہے دعا بھی عبادت کا کامل حصہ ہے اور حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ دعا عبادات کا مغز ہے بندہ مومن پر واجب ہے کہ اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار پڑھتا رہے کہ توبہ واستغفار بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے میں بہت مددگار ہیں۔

ذکر قلبی

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کا شکریہ ادا کرتے رہنا اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کی قدرت کی نشانیوں کو دیکھنا پھر اس پر غور کرنا اور دل میں یہ تصور کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہی نے یہ زمین وآسمان بنائے ہیں۔ یہ سورج، چاند، ستارے، سمندر، پہاڑ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ پھر دل میں اللہ تعالیٰ کے اسم پاک کو یاد کرنا اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ حاضر وناظر سمجھنا اور جاننا یہ ذکر قلبی ہے۔

ذکر الجوارع

بندہ مومن کا اپنے جسمانی اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگائے رکھنا جیسے حج و عمرہ کے لیے سفر کرنا پھر حج وعمرہ کے ارکان کو ادا کرنا اپنے ہاتھوں سے زکوٰۃ وخیرات دینا اور نماز پنجگانہ ادا کرنا ذکر الجوارع ہے اور نماز تو تینوں قسم کے ازکار کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل

marfat.com

کی توفیق دے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں وذکر کرنے اوراس کے اجر وثواب کا بیان فرما رہا ہے سورۃ البقرہ آیت نمبر 152 میں فرمایا۔

فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

تم مجھے یاد کرو میں تمہارا اچھا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اطاعت بجالا کر مجھے یاد کرو میں تمہیں اپنی امداد کے ساتھ یاد کروں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر بندہ مجھے تنہائی میں یاد کرے تو میں بھی اس کو تنہائی میں یاد کروں گا اور اگر میرا بندہ مجھے ذکر کی جماعت میں یاد کرے (مجلس ذکر میں) تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت یعنی فرشتوں کی جماعت میں یاد کروں گا۔

اطاعت بجا لا کر اللہ کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تابعداری کرنا اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق یعنی حقوق العباد کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ زبان تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں لگی رہے اور ہاتھوں سے لوگوں کو لوٹتا رہے۔ مالی و جانی نقصان پہنچاتا رہے۔ آنکھوں سے بے حیائی کرتا رہے۔ ذہن سے جعل سازی اور دو نمبر کام کر کے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو نقصان پہنچاتا رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر مہربانی کرتا رہے پھر کامیاب و کامران بندہ مومن بنتا ہے۔ مومن وہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو ہر برے کام سے رُک جائے۔ اللہ کے ذکر سے مومنوں کے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے ایمان والوں کے دلوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ مومنوں کے دلوں کی بہار اور اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الرعد آیت نمبر 28 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

وہ جو ایمان لائے اور اُن کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رحمت وفضل اور اس کے احسان وکرم کو یاد کرنے سے ایمان والے مومن مسلمانوں کے بے قرار دلوں کی اطمینان حاصل ہوتا ہے اسلام کی بنیاد کلمہ توحید ورسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اللہ تعالیٰ کو اللہ ماننا اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول ماننا یہ تو ایمان کی پہلی سیڑھی ہے یہی کلمہ توحید ورسالت ایمان والوں کے دلوں کا اطمینان ہے تمام اذکار الٰہی اسی کلمہ طیبہ سے شروع ہوتا ہے یہی کلمہ طیبہ سب سے اول کلمہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنا عرش بنایا تو وہ اللہ تعالیٰ کے جلال سے کانپنے لگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے عرش پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا تو عرش کو سکون آگیا حضرت آدم علیہ السلام نے جب پہلی مرتبہ آنکھ کھولی تو اسی کلمہ طیبہ کی زیارت کی اور اسی کلمہ طیبہ کا ورد کیا اور اسی کلمہ طیبہ کیوجہ سے ان کی بھول کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا اس کلمہ طیبہ کو روزانہ پڑھنے والا مومن مسلمان ایمانی طور پر مضبوط ہوتا ہے اور بدعقیدگی سے محفوظ رہتا ہے اس کلمہ طیبہ کو روزانہ پڑھنے والا مومن مسلمان دوسری مخلوقات کے لیے باعث برکت وباعث رحمت ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کامل ولی اور حضور نبی کریم ﷺ کے کامل امتی حضرت ابو بکر رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مومن کے دل میں ایمان اس درخت کی طرح ہے جس کی سات ٹہنیاں ہیں۔ ایک ٹہنی مومن کے دل تک پہنچتی ہے جس کا پھل ارادہ کی درستگی ہے اس ٹہنی کا پھل مومن مسلمان کے عقیدہ کو ٹھیک رکھتا ہے۔ ایک ٹہنی مومن کی زبان تک پہنچی ہے اور اس کا پھل گفتگو کی سچائی ہے اس کے پھل سے بندہ مومن اپنی زبان سے کلمہ طیبہ و درود وسلام پڑھتا ہے اور ہمیشہ اچھی بات زبان سے نکالتا ہے۔ ایک ٹہنی مومن کے دونوں پاؤں تک پہنچتی ہے اور اس کا پھل نماز باجماعت کی طرف چلنا ہے یعنی مومن کا دل مسجد کیطرف لگا رہتا ہے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے اور مسجد کی طرف جانے کی تگ ودو میں لگا رہتا ہے ایسے مومن کے قدم برائیوں کی محفل کی طرف نہیں اٹھتے۔ ایک ٹہنی مومن کے دونوں ہاتھوں تک پہنچتی ہے اور اس کا پھل صدقات کا عطا کرنا ہے حلال کو پکڑنا اور حرام کو چھوڑ دینا ہے ایسا مومن اپنا ہاتھ کسی دوسرے کے مال کی طرف نہیں بڑھاتا اور نہ ہی ایسے ہاتھ دوسروں کی عزت وآبرو کی طرف اٹھتے ہیں اور نہ ہی کسی مشتبہ چیز کی طرف بڑھتے ہیں ایک ٹہنی مومن کی دونوں آنکھوں تک پہنچتی ہے جس کا پھل مسرت کی چیزوں کو دیکھنا ہے ایسا مومن ہر طرف اپنے رب تعالیٰ کو دیکھتا ہے ایسی آنکھیں کسی دوسرے کی بہن بیٹی کی طرف نہیں اٹھتی اور نہ ہی

marfat.com

کسی کے مال و جان کو غلط نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ایک ٹہنی مومن کے پیٹ تک جاتی ہے جس کا پھل حلال کا کھانا اور حرام ومشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا ہے۔ایک ٹہنی مومن کے نفس تک پہنچتی ہے جس کا پھل شہوات کو چھوڑنا ہے اور نفس کو پاک و صاف رکھنا۔ برا کام تو دور کی بات ہے برائی کا تصور بھی ممکن نہیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب بندہ مومن اخلاص کے ساتھ کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد ہمیشہ کرتا رہے گا۔

باآواز بلند ذکر کرنا (ذکر بالجہر) انبیاء کرام کی سنت ہے

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ ہمیں اپنا ذکر کرنے والی زبان عطا فرما اور باآواز بلند اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا انبیاء کرام کی سنت ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو اُن کے بھائیوں نے ایک اندھے کنویں میں پھینک دیا اللہ تعالیٰ نے جنت سے تخت بھیجا حضرت یوسفؑ کے کنوئیں میں گرنے سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام وہ تخت لے کر حاضر ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو اس جنتی تخت پر بٹھا دیا اس وقت اس کنویں کا پانی کھاری تھا حضرت یوسف علیہ السلام جتنے دن اس کنویں میں رہے مسلسل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی برکت سے اس کنویں کا پانی میٹھا ہوگیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے آپ کی آواز بہت خوبصورت تھی اللہ تعالیٰ کو آپؑ کی آواز بہت پسند تھی سورۃ صٓ آیت نمبر 18 میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ

اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو بے شک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ

بے شک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ

اور پرندے جمع کیے ہوئے سب اس کے فرمانبردار تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تو تمام قسم کے پرندے آپ کے اردگرد جمع ہو جاتے اور پہاڑوں کا ذرہ ذرہ اور تمام پرندے مل کر حضرت داؤد علیہ السلام

marfat.com

کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے اس محفل ذکر کا ایک عجیب نظارہ ہوتا تھا ہر طرف اللہ اللہ کی آوازیں آتی تھیں تمام ملائکہ بھی ذاکرین پر رشک کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز اتنی پسند ہے کہ جنت میں تمام مومن مسلمانوں کو لحن داودی (گلا داودی) عطا کیا جائے گا اور ہر جنتی مومن کی آواز حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کی طرح خوبصورت ہوگی اور جنتی مومن مسلمان جنت میں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں گے۔ مومن مسلمان مساجد میں نمازوں کے بعد اور دوسرے اوقات میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مسجدیں اپنے ذکر کے لیے بنوائی ہیں سورۃ الجن آیت نمبر 13 میں فرمایا جارہا ہے۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو۔ دنیا کی تمام مسجدیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر کرنے کے لیے ہیں مسجدوں میں نماز ادا کی جاتی ہیں اور نماز بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کا حصہ ہے جیسا کہ سورۃ طٰہٰ آیت نمبر 14 میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ

نماز میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے۔ نماز ذکرِ الٰہی کا دل ہے ذاکر کے لیے نماز پنجگانہ اور نفلی عبادات بہت ضروری ہے نماز کے بعد ذکر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے سورۃ النساء آیت نمبر 103 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِكُمْ

پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو یاد کرو (ذکر کرو) کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے

نماز سے فارغ ہونے کے بعد کلمہ طیبہ کا ذکر کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہر گھر (مسجد) میں سے کلمہ طیبہ پڑھنے کی آواز بلند ہوتی ہے وہ اسی آیت مبارکہ کے حکم سے ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر فرض کی ایک حد متعین فرمائی سوائے ذکر کے اس کی کوئی حد نہ رکھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور کسی حال میں بھی بندہ مومن اللہ کے ذہن سے غافل نہ ہو۔ فرمایا اللہ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے کروٹوں پر

marfat.com

لیٹے رات ہو یا دن خشکی ہو یا تری سفر ہو یا حضر امیری ہو یا فقیری تندرستی ہو یا بیماری ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے یہی مومن کی نشانی ہے۔

بخاری شریف جلد اول حدیث پاک نمبر 800 حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نماز کے بعد ذکر کرنا (باآواز بلند۔ ذکر بالجہر) حضور اقدس ﷺ کے زمانہ پاک سے ہی رائج تھا۔

وضاحت

آج جدید دور ہے اہل سنت والجماعت کی تمام مساجد میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری اور حضور نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری میں ہر نماز کے بعد کم از کم تین مرتبہ کلمہ طیبہ شریف کا ورد ہوتا ہے اور یہ صالح ترین عمل حضور اقدس ﷺ کی حیات طیبہ سے جاری ہے اور تا قیامت جاری و ساری رہے گا (ان شاء اللہ) مگر افسوس ہے کہ کچھ لوگ ذکر الٰہی کو روکنے اور سنت مصطفوی ﷺ کو مٹانے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں اور دلیل یہ گھڑتے ہیں کہ جو مسلمان دوسری یا تیسری رکعت میں ملتے ہیں ان کی نماز میں خلل پڑتا ہے اس میں مسجد کے امام صاحب یا وہ نمازی جو اذان سنتے ہی مسجد میں حاضر ہوئے ان کا کیا قصور ہے قصور تو اُن لوگوں کا ہے جو مسجد میں دیر سے حاضر ہوئے ان کے دیر سے آنے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ کا ذکر بند کر دیا جائے اور سنت رسول ﷺ کو ختم کر دیا جائے دیکھئے میوزک ہر قسم کا حرام ہے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے گھروں (مساجد) میں تو میوزک یا موسیقی کسی بھی قسم کی جائز نہیں کیونکہ یہ حرام ہے مسلمانوں کا شیوہ نہیں مگر آج کے جدید دور میں کئی قسم کے موبائل فون ایجاد ہو چکے ہیں اور ان موبائل فونوں میں سینکڑوں قسم کے میوزک بجتے ہیں۔ اگر کسی مسجد میں سو نمازی موجود ہیں تو ان کے پاس سو موبائل بھی موجود ہیں دوران نماز اکثر دیکھا گیا کہ نماز ہو رہی ہے امام صاحب تلاوت فرما رہے ہیں اور کسی نمازی کے موبائل پر فون آ گیا اور فون کی آمد کی اطلاع موسیقی کی دھنوں سے ہوتی ہے اگر میوزک یا موسیقی کی دھن مومن کی نماز میں خلل نہیں ڈال سکتی تو پھر کلمہ طیبہ بلند آواز پڑھنے سے نماز میں خلل کیسے آئے گا یہ سب شیطان کا وسوسہ ہے شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ مومنوں کو نماز اور اللہ کے ذکر سے روک دے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو شیطان کے مکر و فریب سے بچا رہا ہے سورۃ المائدہ

marfat.com

آیت نمبر 91 میں فرمایا۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

شراب پینا اور جوا کھیلنا شیطانی کام ہیں یہ دونوں کام انتہائی برے ہیں ان کو کرنے والے آپس میں دشمن بن جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے دوست کو دشمن بنا دیتے ہیں۔ پھر شراب پینے والے اور جوا کھیلنے والے نماز اور ذکر الٰہی سے دور ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان برے کاموں سے دور رہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپناؤ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کی یاد کرو پہلے ذکر اللہ کا حکم پھر نماز قائم کرنے کا حکم دیا جارہا ہے اور تنبیہ بھی فرمائی جارہی ہے اے ایمان والو کیا تم باز آئے یعنی ذکر نہ کرنا اور نماز نہ پڑھنا یہ شیطان کی خواہش ہے ایمان والوں کو حکم ہے کہ شیطان کی خواہش پر مت چلو اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ذکر الٰہی کرتے رہو اور نماز کی ادائیگی کو لازم کرلو۔

باآواز ذکر کرنا حضور اقدس ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابہ کرام کا دستور تھا علماء حق نے اس طرح اونچی آواز میں ذکر کرنے کے بے بہا فوائد بیان کیے ہیں۔ جن میں سے کچھ یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

ذکر بالجہر ایمان والوں مومن مسلمانوں کو نیکی کی ترغیب دیتا ہے۔

یہ ذکر اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا سبب بنتا ہے ذکر کی آواز سنتے ہی شیطان دور بھاگ جاتا ہے۔ مومن کے دلی رنج وغم کو دور کردیتا ہے۔ ذکر اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنتا ہے۔ ذکر کرنے سے مومن مسلمان کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ فرشتے ذکر کرنے والے کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو بندہ مومن خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت اس بندے پر انعام و اکرام کے دروازے کھول دیتا ہے ذکر الٰہی جہنم سے آزادی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے والے کے دل اور چہرے کو ہمیشہ کی تروتازگی اور خوشی عطا کی جاتی ہے اور روزہ حشر جب وہ بندہ

marfat.com

ذاکر اپنی قبر سے اٹھے گا تو اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن اور چمکدار ہوگا۔ (ان شاء اللہ)۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے جنت میں محلات بنائے جاتے ہیں۔ ذکر کرنے والے کے لیے زمین کا ذرہ ذرہ اس کے ایمان کی گواہی دے گا۔ اللہ کا ذکر موت کے وقت پیاس سے نجات دلاتا ہے۔ ذکر کرنے والے مومن مسلمان کیوجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی دوسری مخلوقات پر رحم فرماتا ہے۔

اس وقت یہ جدید دور مومن مسلمان کو دین سے دور کر رہا ہے۔ نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تھا اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام اور نعت شریف پڑھی جاتی تھی اب ان گھروں میں ٹی وی میڈیا کے ذریعے ہندوؤں کے بتوں کی تصویریں دیکھی جارہی ہیں اور اُن کافروں کی پوجا کے منتر پڑھنے کی آوازیں آرہی ہیں اس نازک وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الحدید آیت نمبر 16 میں ارشاد فرمایا۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۔

ترجمہ: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (ذکر) اور اس حق کے لیے جو اترا اور اُن جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر اُن پر موت دراز ہوئی تو اُن کے دل سخت ہو گئے اور اُن میں بہت فاسق ہیں۔

اس وقت یہود و نصاریٰ اور دوسرے غیر مذاہب شیطانی قوتوں کے ساتھ متحد ہو کر ایمان والوں کے ایمان کو خراب کرنے میں سخت بھاگ دوڑ کر رہے ہیں انٹرنیٹ اور ٹی وی میڈیا کے ذریعے ایمان والوں پر حملے ہو رہے ہیں ایک عیسائی ملک کینیڈا نے قرآن کریم میں تعریف کر کے غالباً ستر سورتوں والا قرآن بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمان مومنین کے ایمان کو جھنجھوڑ رہا ہے اور انہیں وارننگ دے رہا ہے کہ اے ایمان والو کیا ابھی بھی وقت نہیں آیا کہ تمہارے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جھک جائیں یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے اس کا ذکر کرو اور تمہارے دل جھک جائیں اس حق کے لیے یہاں حق سے مراد حضور نبی کریم ﷺ بھی ہیں اور قرآن کریم بھی ہے دل سے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کریں اور اپنے دل کو

marfat.com

قرآن کریم کی تلاوت میں لگائیں اور دنیا میں پھیلی ہوئی بد مذہبیت اور بے حیائی سے بچے رہیں پھر بھی قوموں کا حال بھی بیان فرمایا کہ اُن جیسے نہ ہو جانا جن کو تم ایمان والوں سے پہلے کتاب دی گئی یعنی یہود و نصاریٰ بھی وہ بھی کتاب اللہ کو چھوڑ کر لہب ولہو میں پھنس گئے اور اُن کے دل سخت ہو گئے اور اسی وجہ سے وہ فاسق بن گئے یہود و نصاریٰ کی نقل کرنے سے منع فرمایا گیا یہود و نصاری جیسے کام کرنے سے منع فرمایا گیا انٹرنیٹ اور ٹی وی پر بے حیائی کا بانی یہود و نصاریٰ ہی ہیں مومن مسلمان کو چاہیے کہ انٹرنیٹ اور ٹی وی کو جائز اور نفع بخش کاموں کے لیے استعمال کریں۔ آج کے جدید دور میں مسلمانوں کی نوجوان نسل انٹرنیٹ اور ٹی وی کے ذریعے تباہی و بربادی کی طرف چل پڑی ہے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے آمین۔

ایمان والے مومن مسلمانوں کی شان تو یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہی اُن کے دل ایمان سے بھر جائیں اور تلاوت قرآن سن کر اُن کے دل خوش ہو جائیں۔ سورۃ الانفال آیت نمبر 2 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے اُن کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں اُن کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کی شان بیان فرما رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نام سنتے ہی مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اور برے کاموں اور ہر قسم کی بے حیائی وغیرہ سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی آیات سن کر مومنوں کا ایمان ترقی پاتا ہے خوشخبری اور رحمت والی آیات کو سن کر دیدار الٰہی کا ذوق پیدا ہوتا ہے اور عذاب والی آیات سن کر توبہ و استغفار کرتے ہیں اور یہی بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حلال کماتے اور حلال کھاتے ہیں۔ روپیہ پیسے کا لالچ ایمان والوں کے دلوں میں نہیں آتا اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق حلال پر قناعت کرتے ہیں اور مشکل وقت میں صبر کرتے ہیں ایسے مومنین کے سب کام اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کر لیتا ہے۔

marfat.com

اچھے لوگوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا

یہ دنیا اچھے لوگوں مومن مسلمانوں کیوجہ سے آباد ہے۔ اگر شہروں میں مومن مسلمان نہ ہوں تو یہ دنیا تباہ و برباد ہوئے۔ مومنین صالحین کیوجہ سے یہ دنیا آباد و شاد ہے۔ سورۃ ھود کی آیت نمبر 117 میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ

ترجمہ: اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کردے اور اُن کے لوگ اچھے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ ظلم الوہیت کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو رحیم و کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ سراپا رحمت ہے۔ وہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جس شہر میں نیک و صالح لوگ آباد ہوں وہ نیک و صالح لوگوں کی وجہ سے اپنا عذاب نہیں بھیجتا۔ صالحین اور نیک لوگ دوسرے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سبب ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہی بستیوں پر اپنا عذاب نازل کرتا ہے۔ جن بستیوں میں مومنین مسلمان بھی اچھے لوگ نہیں ہوتے۔ سورۃ القصص آیت نمبر 59 میں ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ۔

ترجمہ: اور ہم شہروں کو ہلاک نہیں کرتے مگر جب کہ ان کے ساکن ستم گار ہوں

اگر شہر میں تمام لوگ ظلم و گناہ پر ڈٹ جائیں اور صالحین و نیک لوگ نہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل کرتا ہے۔ صالحین مومنین موجودگی میں اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل نہیں کرتا۔

ہمیں یورپ میں رہتے ہوئے ایک طویل عرصہ ہو رہا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج سے تقریباً بیس سال پہلے یورپ میں مسلمانوں کی تعداد بالکل صفر تھی۔ مسلمانوں کا رجحان

marfat.com

عرب دنیا کی طرف تھی۔ اس وقت یورپ میں بے حیائی عروج پر تھی شراب سر عام پی جاتی تھی۔ سر عام بے حیائی ہوتی تھا۔ یہاں کی سڑکوں پر دھول اڑتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی امت کا رخ یورپ کی طرف کردیا۔ مسلمانوں کی آمد سے تقریباً ہر شہر میں مسجدیں بن گئیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونے لگا نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھا جانے لگا۔ جو غیر مسلم لوگ سر عام بے حیائی کرتے تھے وہ مسلمانوں کو دیکھ کر حیا کرنے لگے یورپ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام سے یورپ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت برسنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام یورپ سرسبز و شاداب ہوگیا۔ آج یورپ کی فضاؤں میں ہواؤں میں سکون ہے۔ پہاڑوں کی چوٹیاں برف سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ سمندروں کی لہروں میں روانی ہے۔ جنگل و باغوں میں ہریالی ہے۔ سڑکیں صاف وستھری اور ہموار و آباد و شاد ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے والوں اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والے مومنین مسلمانوں کے دم قدم سے ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ آیت نمبر 112 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ: ہاں کیوں نہیں جس نے اپنا منہ جھکایا اللہ کے لیے اور وہ نیکوکار ہے تو اس کا نیگ اس کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ اور نہ کچھ غم۔

منہ جھکانے سے مراد اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود کرنا ہے کہ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور محسن سے مراد نیکیوں کی جمع ہے اور سب سے بڑی نیکی ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑھنا اور پھر پڑھتے رہنا یعنی ورد کرتے رہنا ہے۔ ایسے لوگ ہی باعث برکت و باعث رحمت ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف آیت نمبر 56 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

بے شک اللہ کی رحمت نیکوں کے قریب ہے۔

اس آیات مبارکہ کی روشنی میں اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین نے سید

marfat.com

عالم نور مجسم محمد مصطفےٰ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے بڑی نیکی کون سی ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا پڑھنا پھر اس پر قائم و دائم رہنا سب سے بڑی نیکی ہے کلمہ طیبہ کا ورد کرنے والوں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرب اور اللہ کی رحمت سے مراد حضور نبی کریم ﷺ بھی ہیں کیونکہ حضور اقدس ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ سورۃ الانبیاء آیت نمبر 107 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ رب العلمین ہے اور حضور اقدس رحمۃ للعلمین ہیں۔

جس جس کا رب اللہ تعالیٰ ہے ہر اس کے لیے حضور رحمت ہے۔ آپ کی رحمت مطلق ہے۔ تمام ہے، کامل ہے، شامل ہے، عام ہے، عالم غیب و شہادت کو گھیرے ہے دونو جہان میں دائمی موجود ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی رحمت عامہ ہر کافر و مومن کو پہنچتی ہے اور آپ ﷺ کی رحمت خاصہ ایمان و عرفان صرف اور صرف مومنین کے لیے ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے والوں مومنین کیوجہ سے یہ دنیا آباد و شاد ہے۔ مومنین کیوجہ سے اس دنیا کی رونقیں ہیں۔ تمام ایمان والوں سے گذارش ہے کہ دنیا کے چپے چپے میں کلمہ طیبہ کا ورد اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کروتا کہ اس دنیا کی رونقیں قائم و دائم ہیں۔

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ	مَزَجْتَ دَمْعاً جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ
کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آگئے	کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

قرآن کریم میں مومنہ عورتوں کی صفات

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنین سے جو خطاب فرما ہے یا مومنین کی جتنی بھی صفات بیان فرمائی ہیں ان میں مومن مرد اور مومنہ عورتیں سب شامل ہیں۔ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو جمع کر کے ہی اللہ تعالیٰ نے مومنین کے خوبصورت لقب سے خطاب فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے مومنہ عورتوں کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

سورۃ النساء آیت نمبر 34 میں مومنہ عورتوں کی صفات کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ

ترجمہ: تو نیک بخت عورتیں ادب والیاں ہیں خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت عطا فرمائی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کماتا ہے عورت کا خرچ اولاد و والدین کا خرچ مرد کے ذمہ ہے اور مرد کے گھر بار عزت و آبرو کی حفاظت عورت کے ذمہ ہے مرد کمائے اور عورت خرچ کرے یہ برکت کا باعث ہے۔ جو مومن مرد اپنی بیوی بچوں اور والدین کی خاطر رزق کمانے کے لیے دوسروں شہروں یا دوسرے ممالک میں چلے جاتے ہیں اُن کی غیر موجودگی میں اس مومن مرد کی عزت آبرو اور مال کی حفاظت بھی بیوی کے ذمہ ہوتی ہے۔ ایسی ذمہ داری کا احساس کرنے والی مومنہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ نیک بخت اور ادب والیاں عورتوں کا لقب عطا فرما رہا ہے اور ان کی نشانی یہ بتلائی کہ وہ خاوند کی غیر موجودگی میں اس کی عزت آبرو اور مال کی حفاظت رکھتی ہیں۔

مومنہ عورت کے چار درجے ہیں۔ ماں، بہن، بیوی اور بیٹی ان کے علاوہ پانچواں روپ اور کوئی نہیں ہے۔ ماں کی حیثیت سے عورت اپنی اولاد کی جنت کہلاتی ہے۔ بہن اپنے بھائیوں کی عزت اور غیرت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ بہن اپنے بھائیوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ مومنہ بیوی اپنے مومن خاوند کی دل کی راحت ہوتی ہے اور بیٹی اپنے والد کے دل کا

marfat.com

سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

جس مومنہ عورت سے مومن مرد کا نکاح ہو جاتا ہے وہی اس مومن مرد کی بیوی ہوتی ہے باقی اگر کوئی عورت اس مومن مرد کی والدہ کی عمر کی ہے تو وہ اس کی والدہ کی طرح ہی ہوتی ہے۔ بڑی بہن کی عمر کی کوئی عورت ہے تو وہ مومن مرد کی بڑی بہن ہے عمر میں چھوٹی ہے تو تو چھوٹی بہن کی طرح ہے اور اگر بیٹی کی عمر کی ہے تو مومن مرد کی بیٹی ہے یہی دین اسلام کی کامل تعلیم و تربیت ہے۔

مومنہ عورتوں کی ایک اور صفت سورۃ الاحزاب میں بیان کی جارہی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی) بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مومن عورتوں سے فرمادیں کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔

دوپٹہ یا چادر اوڑھنا مومنہ عورتوں کی خاص نشانی ہے۔

پھر فرمایا

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ

ترجمہ: یہ اس سے نزدیک ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں۔

یعنی مومنہ عورتوں کی صفت یہ ہے کہ اُن کے سر پر دوپٹہ یا چادر ہو اس سے اُن کی پہچان ہو جائے گی کہ یہ عورت مومن مسلمان ہے لہٰذا کوئی شخص بھی اُن کی طرف دیکھنے کی یا انہیں تنگ کرنے کی کوشش نہیں کریگا۔

ہم یورپ میں رہتے ہیں۔ یورپین عورتیں سر سے ننگا دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ اُن کے جسم کے کئی اعضا بھی بے پردہ رہتے ہیں۔ یورپ کی سڑکوں پر ٹرین یا بس میں کوئی مسلمان عورت سر پر اسکارف یا چادر اوڑھے نظر آتے تو یورپین عورتیں بھی یہ کہتی ہیں کہ یہ عورت مسلمان ہے مرد بھی یہ کہہ کر نظر جھکا لیتے ہیں کہ یہ عورت مسلمان ہے سر پر دوپٹہ یا چادر اوڑھنا مومنہ عورت کی خاص صفت ہے اور یہ صفت اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کو بھی بہت پسند ہے۔

marfat.com

مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کی مشترکہ صفات کا بیان

سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 35 میں اللہ تعالیٰ مومن مسلمان مردوں اور مومن مسلمان عورتوں کی مشترکہ صفات کا بیان فرما رہا ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۔

ترجمہ: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے اور سچی عورتیں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے اور روزی رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کی بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

آیات مبارکہ میں مومن مردوں کے ساتھ مومنہ عورتوں کے دس مرتبے اور صفات بیان فرمائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور ان صفات پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا میرا کوئی نہیں
جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

marfat.com

مومن وہ ہیں جو اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں

ہمارا دین اسلام تمام انسانیت کی بھلائی کا دین ہے مسلمان دوسرے مذاہب کے لوگوں کے مقابلے میں سب سے اعلیٰ وارفع ہیں کیونکہ جو کلمہ طیبہ ہمیں حضور اقدسؐ کے صدقے عطا ہوا ہے۔ اس کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نے ہمیں جہالت و گمراہی سے نکال کر رفیع الدرجات کے مقام اعلیٰ تک پہنچا دیا ہے۔ اس کلمہ پاک کے پڑھنے والے ہر مومن مسلمان پر دوسرے مومن مسلمان کی عزت آبرو مال و جان حرام ہے۔

ہمارے نبی کریم سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اس کے ہاتھ پاؤں آنکھ اور زبان سے دوسروں کی عزت آبرو اور مال و جان محفوظ نہ ہو۔

اس حدیث پاک کی روشنی میں تمام مسلمان خاص طور پر اور دوسرے مذاہب کے لوگ عام طور پر شامل ہیں یعنی یہ حدیث پاک ہر خاص و عام کی عزت آبرو مال و جان کی حفاظت کا درس دے رہی ہے۔ اس حدیث پاک میں یہ واضح حکم ہے کہ کسی بھی مومن مسلمان کی عزت آبرو اور مال و جان کو نقصان پہنچانا حرام ہے ان کے علاوہ غیر مسلموں کی عزت آبرو اور مال و جان کو نقصان پہنچانا سختی سے منع ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان ساری کائنات کے لیے باعث برکت اور باعث رحمت ہیں۔

سب سے پہلا جرم اور برائی آنکھ کے ذریعے شروع ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مومن مسلمان کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ سورۃ النور آیت نمبر 30 میں ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ

marfat.com

اَذْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۔

یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے مسلمان مردوں کو حکم دیں اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ اُن کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو اُن کے کاموں کی خبر ہے۔

قُلْ سے مراد ہے آپ فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کو ہمیشہ انتہائی خوبصورت القابات سے مخاطب کیا ہے۔ جیسے یا ایھا المزمل، یا ایھا المدثر یا ایھا النبی اس طرح قل سے مراد ہے آپ فرما دیئے امتی اس لفظ قل کا ترجمہ یوں کریں گے کہ یا رسول اللہ آپ فرما دیجئے۔ کہ

اے ایمان والو! اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھا کرو۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کرو۔ نگاہیں نیچی رکھنے سے مراد اپنی نگاہوں کو پاک رکھنا ہے۔ اپنی نگاہوں کو گناہ سے بچانا ہے۔ دوسروں کی ماں بہن بیٹی کیطرف نگاہ نہ اٹھے اس میں مسلمان مومنہ عورتیں خاص طور پر شامل ہیں اور غیر مسلم عورتیں عام طور پر شامل ہیں۔ غیر مسلم کی طرف اگر آنکھ اٹھے گی تو وہ کہیں گی کہ یہ کیسا مسلمان ہے جیسے حیا نہیں۔ حالانکہ حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ اور مومن مسلمان بے حیاء نہیں ہوسکتا اگر نگاہیں گناہ سے بچی رہیں گی تو بندہ نفسانی طور پر گناہ سے بچا رہے گا۔ یہ جو دور اس وقت جا رہا ہے ہم نے دیکھا ہے کہ لوگوں کی اکثریت نوجوان تو جوان بوڑھے شخص بھی عورتوں کی طرف گھور کر دیکھتے ہیں یہ بہت بری عادت ہے اور یہ گناہ کبیرہ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی ہے اسی وجہ سے گناہ کبیرہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے قرآن کریم کی سورۃ النور کی اس آیت کی روشنی میں حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ یا رسول اللہ! پہلی نگاہ کی حد کتنی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پہلی نگاہ کی حد یہ ہے کہ دیکھتے ہی نگاہیں جھکالیں۔ اگر کسی غیر محرم عورت پر نگاہ پڑی تو ٹک نہ جائے بلکہ فوراً نگاہ کو جھکالیں اس میں کوئی گناہ نہیں اس کے بعد جان بوجھ کر دوبارہ دیکھا تو یہ گناہ ہے۔

marfat.com

جولوگ مسلمان ہو کر آنکھوں میں حیا نہیں رکھتے وہ کیسے مسلمان ہیں بازاروں اور سڑکوں پر چلتے ہوئے کلمہ طیبہ اور درود وسلام کا ورد زبان پر رکھیں تاکہ شیطان کے شر سے بچ سکیں۔

ہم نے دیکھا کہ مسلمان عورتوں اور بچیوں نے سر کو چادر سے ڈھانپ رکھا ہے اور دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان عورتیں اور بچیاں ہیں مگر پھر بھی لوگ دیکھنے سے باز نہیں آتے پیدل چلنے والے سے لے کر دوکاندار تک لوگوں کی اکثریت آنکھوں کے گناہ میں مبتلا ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگتے ہیں اور دعا قبول نہیں ہوتی۔ پھر ایسے لوگوں پر ظلم و جابر حکمران مسلط کردیئے جاتے ہیں اور طرح طرح کے قحط میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر عوام نیک وصالح ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو نیک وصالح حکمران عطا فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الكونين نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ

ترجمہ: ہمارے نبی امر معروف نہی منکر کرنے والے

اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمٍ

کوئی ان سا میں نہیں اور ہاں بولنے میں

❁.....❁.....❁

marfat.com

مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی امت کا بھلا کریں

اللہ تعالیٰ کو مومن مسلمانوں سے بہت محبت ہے۔ جو بندے مومن مسلمان اپنے رب تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی اُن مومنین سے حد درجہ محبت کرتا ہے۔ اور ہر وقت ایسے مومنین کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ سورۃ البقرہ آیت نمبر 186 میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! جب آپ سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ملتا ہے مگر بذریعہ محمد ﷺ ہی ملتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے قرب اور محبت کا فاصلہ اپنے حبیب ﷺ کے ذریعے ہی بتلا رہا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَالْیُوْمِنُوْابِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

ترجمہ: دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

ایمان والے ہی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور یہی ایمان والے ہر کام میں ہر مشکل میں اپنے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان مومنین کی سنتا بھی ہے اگر مومنین اللہ تعالیٰ کی دوستی ہمیشہ چاہتے ہیں تو انہیں ہر حال میں ہر کام میں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا لازمی ہے اور اللہ وحدہ لاشریک پر کامل ایمان رکھنا ضروری ہے کیونکہ صراط مستقیم پر گامزن ہونے کے لیے ایک اللہ کو وحدہ لاشریک ماننا اور جاننا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے ماننے والے اس کے حبیب محمد ﷺ کے ماننے والوں کو نقصان پہنچائے گا تو اس ظالم شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ البروج آیت نمبر 10 میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ۔

بے شک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور عورتوں کو پھر توبہ نہ کی اُن کے

marfat.com

لیے جہنم کا عذاب ہے اور اُن کے لیے آگ کا عذاب۔

اللہ تعالیٰ نے توبہ کے دروازے کو ہر وقت کھلا رکھا ہے وہ اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے مگر جو ظالم اس کے بندوں پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوتا ہے۔ ایسے ظالموں کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوگنے عذاب کا اعلان فرمایا ہے۔ اب جو شخص کسی مومن مسلمان کو ناجائز ستائے یا کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کو کسی قسم کا ایذا دے۔ ایذا جسمانی، روحانی، ربانی اور مالی کئی طرح کی ہوتی ہے۔ ذرا سی گالی نکالنا بھی ایذا ہے۔ لہٰذا جس نے کسی مومن مرد یا مومنہ عورت کو ایذا دی اب اگر وہ توبہ کرنا چاہتا ہے تو پہلے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو راضی کرے ان سے معافی مانگے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرے ایسے شخص کی توبہ ضرور قبول ہوگی یاد رہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا جلدی سنتا ہے۔ اگر مظلوم مومن ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کے قریب ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ بھی اپنی اُمت کے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں سے محبت کرتے ہیں اور حضور اقدس ﷺ نے تمام مسلمانوں کو دوسرے مسلمان بھائی کا بھلا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا بخیلی کی وجہ سے مال کی طمع ہوئی انہوں نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا۔ (مسلم شریف جلد ششم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے۔ اس طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومنوں کی مثال اُن کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اُس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آجاتا ہے اس طرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے۔ (مسلم شریف جلد ششم)

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ ذَلَّةٍ عَظُمَتْ	اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں سے
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ	اس لیے کہ بخشش میں گناہ کبیر چھوٹے ہیں

marfat.com

مومن شک نہیں کرتا

ایمان اور شک دو متضاد چیزیں ہیں ایمان ماننے کا نام ہے اور مومن ماننے والے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ذات اور تمام صفات سے ماننا ہی ایمان ہے اور ایسا ایمان رکھنے والے ہی مومن ہیں جنھوں نے پہلے مانا پھر شک کیا انہیں منافق کہا جاتا ہے یعنی شک کرنا یہ منافقت کی نشانی ہے اسی طرح قرآن کریم کی آیات میں مومن شک نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے مومن کو شک کرنے سے موںع فرمایا ہے سورۃ یونس آیت نمبر 94 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْــٴَـلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ

اور اسے سننے والے اگر تجھے کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا تو اُن سے پوچھ دیکھ جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں۔

آیات مبارکہ کے پہلے حصے میں یہودیوں سے خطاب ہے جو قرآن کریم میں شک کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم نے پہلی قوموں کے حالات و واقعات بیان فرمائے ہیں اور جنت دوزخ کا بیان فرمایا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ یہودی قوم ان واقعات پر شک کیا کرتی تھی لہٰذا اُنہیں حکم ہوا ہے کہ تمہاری قوم کے جو علماء ہیں جو قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب سمجھ کر اور نبی آخر الزمان محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا سچا نبی مان کر ایمان لا چکے ہیں۔ تم اُن سے پوچھ لو۔ کیونکہ وہ علماء اس کتاب سے پہلے آنے والی کتابیں بھی پڑھ چکے ہیں۔

پھر اس آیت کے دوسرے حصہ میں ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ

بے شک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا تو تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو۔

marfat.com

آیت مبارکہ کے اس حصہ میں اللہ تعالیٰ نے حق کے نازل ہونے کا بیان فرمایا یہاں پر حق سے مراد حضور اقدس ﷺ بھی ہیں اور قرآن کریم بھی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم حق ہے اور جس پاک ذات پر نازل ہوا وہ بھی حق ہیں۔

سورۃ فاطر آیت نمبر 31 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے۔

وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ط۔

اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی وہی حق ہے اپنے اور اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی۔

قرآن کریم حق ہے اور اس پاک کتاب کا ہر ایک حکم حق ہے۔ اسی طرح صاحب قرآن محمد ﷺ بھی حق نبی ہیں سورۃ النساء آیت نمبر 170 میں ارشاد ربانی ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ ط۔

اے لوگوں تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے ہیں تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو

حضور نبی کریم ﷺ خود بھی حق ہیں اور آپ کا ہر قول ہر فعل اور ہر ادا حق ہے کیونکہ آپ کا ہر قول ہر فعل ہر ادا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم کے لیے رسول بنا کر بھیجا اس آیت پاک میں تمام اولاد آدم کو یہ حکم ہو رہا ہے تو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لے آئے وہی کامیاب ہوئے انہوں نے ایمان لا کر اپنا بھلا کر لیا اور مومن بنے۔

اللہ تعالیٰ بھی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحج کی آیت نمبر 62 میں اپنی شان کبریائی کا بیان فرمارہا ہے۔

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ۔

بے شک اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے پوجتے ہیں وہی باطل ہے اور بے شک کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ بھی حق ہے اور جو کتاب قرآن کریم نازل فرمائی ہے وہ بھی حق ہے اور جس پاک نبی ﷺ پر نازل فرمائی ہے وہ بھی حق ہے۔ لہٰذا مومن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو حق مانے اور جانے قرآن کریم کو حق مانے اور جانے اور نبی آخر الزمان محمد ﷺ کو حق مانے اور جانے اور کسی قسم کے شک و شبہ کے نزدیک بھی نہ جائے قرآن کریم کی ان تمام آیات مبارکہ کے بیان سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مومن شک نہیں کرتا۔ لہٰذا کسی ایسی جماعت یا گروہ کے پاس بھی نہیں بیٹھنا چاہیے جو شک کرتی ہو شک کرنے والوں کو منافق کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو پاس بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ سورۃ النساء آیت نمبر 140 میں اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا۔

ترجمہ: اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے اور اُن کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

جہاں اور جس جگہ دین اسلام کا مذاق ہو رہا ہے وہاں باادل نخواستہ بھی نہ جاؤ اور اگر مومن مسلمان وہاں پہلے سے موجود ہوں اور دین اسلام کا مذاق اڑانے لگیں تو اس جگہ سے ہٹ جائیں اگر روک دینے کی طاقت ہو تو زور بازو سے روکو اگر نہیں تو زبان سے روکو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو وہاں سے کوچ کر جاؤ کیونکہ کفر کرنا کفر کروانا اور کفر سے راضی ہونا سب کفر ہے۔ مومن مسلمان کو نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ شک کرنے والوں جھٹلانے والوں کی محفل میں نہ جانا چاہیے نہ اُن کی کتابیں پڑھنا چاہیے اور نہ ہی اُن کے وعظ کو سننا چاہیے۔

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ — سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں
وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ — اے سننے والے بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

marfat.com

مومن بے حیائی سے بچتے ہیں

شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے۔ایمان والوں کی ایک صفت خاص اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بھی بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف آیت نمبر 32 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ۔

آپ فرما دیجئے میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔

فواحش فاحشہ کی جمع ہے فاحشہ وہ گناہ ہے جسے عقل بھی برا سمجھے اور اس کی برائی حد سے زیادہ ہو جائے شرک وکفر یا زنا ولواطت وغیرہ ان گناہوں کو علانیہ کرنا ظاہر فاحشہ ہے جیسے کفار کا کفر ہے اور چھپ کر کرنا باطن فاحشہ ہے جیسے زنا ولواطت کرنا ان کے علاوہ دوسری ممنوع چیزیں اثم میں داخل ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام قرام دیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ (شادی شدہ) کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

زنانہ ہیجڑا جس نے بناوٹی طریقہ سے اپنے آپ کو عورت بنایا اور ناچ گانے وغیرہ کرتا ہو اس کو اپنے سے دور رکھیں، حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماہت ہیں کہ جب کسی ہیجڑے کو دیکھو یا ایسے شخص کو جسے برائی کروانے کی عادت ہو تو اس سے دور رہو اگر تم اسکے پاس کھڑے ہو گے یا بیٹھو گے تو دیکھنے والے تمہیں بھی اس کا جیسا ہی سمجھ لیں گے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ مومنین مسلمان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور پردہ فرماتا ہے مگر اپنا گناہ ظاہر کرنا سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے میں نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو رب العزت نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا صبح کو اس شخص نے اپنا پردہ خود ہی کھول دیا۔

اللہ تعالیٰ بندوں کی پردہ پوشی کرتا ہے لہٰذا دوسروں کے سامنے اپنے گناہوں کو ظاہر کر کے ان کو اپنے گناہوں پر گواہ مت بناؤ روز قیامت پکڑ ہو جائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی وفحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا۔(ترمذی شریف)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سید عالم خاتم النبیین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ حیا کی ساری قسمیں بہتر ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو اگر تم مجھ سے چھ باتوں کا وعدہ کرلو تو میں تمہارے لیے جنت کا وعدہ کرتا ہوں۔1- ہمیشہ سچ بولو۔2- حتی الامکان وعدہ کو پورا کرو۔3- امانت میں خیانت نہ کرو۔4- نگاہوں کو نیچا رکھو5- اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔6- اپنے اعضاء کو حرام سے بچاؤ۔ اور اپنے اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضور اقدس ﷺ کا یہ خطاب مومنین کرام سے ہے ہر دور کے مومن اس خطاب میں شامل ہیں۔

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا	کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے ہیں
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ	کہ جہالت کی تاریکی میں آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

marfat.com

غیبت اور چغلی اور بدگمانی سے مومن ہی کو منع کیا گیا ہے

غیبت اور چغلی ایسے گھناؤنے کام ہیں کہ جن سے ہر انسان نفرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے تو ان کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور خاص طور پر اُن لوگوں کو ان کاموں سے روکا گیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ یہ لوگ مومنین اللہ تعالیٰ کے پیارے اور مقبول بندے ہیں اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا کہ یہ مومنین دوبارہ جہالت کی طرف رجوع کریں سورۃ الحجرات آیت نمبر 12 میں اللہ تعالیٰ فرمار ہا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت بدگمانوں سے بچو۔ بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند رکھے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارہ نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے براہ راست خطاب فرمایا ہے فرمایا اے ایمان والو۔ اے مومنو! اپنے مومن مسلمان بھائی پر بدگمانیاں نہ کیا کرو بلاوجہ مسلمان سے بدگمانی رکھنا اور مسلمانوں کے چھپے عیبوں کو جاسوس بن کر ڈھونڈتے رہنا مومنوں کا کام نہیں اس برے عمل سے مسلم معاشرے میں نفاق و شقاق اور بغض وعناد کا سبب بنتا ہے اور مومن مسلمان دوسرے مومن بھائیوں سے دور ہو جاتا ہے۔

غیبت اور چغلی ہر دور کے انسانوں کے نزدیک برا عمل ہے۔ کوئی معاشرہ کوئی قوم اس چیز کو پسند نہیں کرتی اس برے عمل کیوجہ سے لڑائی جھگڑا کی نوبت آجاتی ہے یہ گناہ کبیرہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

marfat.com

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں۔(بحوالہ بیہقی شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ کو اس کا بہتر علم ہے ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہے جو اسے بری لگے کسی نے عرض کیا اگر میرے بھائی میں وہ برائی موجود ہو تو کیا اس کو بھی غیبت کہا جائے گا فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہو جبھی تو غیبت ہے اور اگر تم ایسی بات کہو جو اس میں موجود نہ ہو تو یہ تو بہتان ہے۔(بحوالہ مسلم شریف)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ غیبت زنا سے بدتر ہے اصحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! غیبت زنا سے بدتر کیوں ہے فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل سے معاف فرما دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا جب تک کہ اس کو وہ شخص معاف نہ کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔
(بحوالہ مشکوۃ شریف)

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر مومن مسلمان کے ہر مومن مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔

1-جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔2- جب وہ ملاقات کرے تو سلام کرے3- جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرے۔4- جب وہ چھینکے تو یرحمک اللہ کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے۔5-اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔6-جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے پر حاضر ہو۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے یعنی گناہ ہے اور مسلمان سے جنگ کرنا کفر کا کام ہے۔(بحوالہ مشکوۃ شریف)

مسلم معاشرے میں دو طبقے ایسے ہیں کہ اگر یہ راہ حق پر قائم رہیں تو مسلم معاشرہ کبھی بگڑتا نہیں ان میں ایک ائمہ کرام ہیں یعنی مساجد کے امام اور دوسرے اسکولوں کے

marfat.com

اساتذہ کرام ہیں۔ جمہوری دور ہے لوگ اپنے ووٹوں سے صدر مملکت اور وزیر اعظم کا چناؤ کرتے ہیں مگر ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور نہ ہی ان کی بات سنتے ہیں۔ مسلمان مسجد کے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور گھنٹوں خطیب صاحب کی تقریر سنتے ہیں۔ اگر مسجد کے امام و خطیب خود غیبت اور چغلی اور بدگمانی سے بچے رہیں اور نبی کریم ﷺ کی امت کو ان گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں تو مسجد میں نماز پڑھ کر نکلنے والا ہر مومن مسلمان صحیح معنی میں مومن بن کر نکلے۔ مساجد کے امام و خطیب حضرات کو دیکھنا چاہیے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم کرم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب محمد ﷺ کے مصلیٰ اور منبر پاک پر کھڑا کر دیا ہے۔ یہ کوئی معمولی عہدہ نہیں۔ بڑے بڑے افسران و وزیر اور بڑے بڑے صالح لوگ اُن کے پیچھے مقتدی کی حیثیت سے کھڑے ہیں لہٰذا ہر مسجد کے امام اور خطیب کو ہر قسم کی برائی سے بچنا چاہیے اگر یہ حضرات برائیوں سے دور رہیں گے تو ان کے مقتدی بھی ان شاء اللہ برائیوں سے دور رہیں گے۔ مساجد نبی کریم ﷺ کی امت کی تعلیم و تربیت کے بہترین مراکز ہیں۔

سکولوں کے اساتذہ معلم ہیں اور معلم بہت اعلیٰ مرتبہ ہے ہمارے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معلم بنا کر بھیجا سورۃ الجمعہ آیت نمبر 3 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں معلم ہونا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ سورۃ المجادلہ آیت نمبر 11 میں اللہ تعالیٰ نے اہل علم کے درجات کو بیان فرمایا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط

اور اُن کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

دنیا میں بھی بلند درجہ اور آخرت میں بھی بلند درجات عطا فرمائے گا۔ اگر اسکولوں کے اساتذہ اپنی ذمہ داری پوری کریں تو ان کے شاگرد اسکولوں ہی سے کامل مومن مسلمان بن کر نکلیں گے ان شاء اللہ امت مسلمہ کے بچوں کو شروع ہی سے غیبت چغلی اور جھوٹ سے بچنے کی تلقین اور تربیت اسکولوں ہی سے ممکن ہے۔

ہمیں یاد ہے ہمارے اسکول کے سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تھے جن کا نام اللہ دتہ اصغر تھا۔ 1968ء کی بات ہے صبح کے وقت اسمبلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ دو باتیں ہمیشہ یاد رکھیں ایک تو یہ کہ کھڑا ہو کر پیشاب نہیں کرنا اور پیشاب کرتے وقت قبلہ رخ نہیں ہونا دوسرا

marfat.com

تھوکنا نہیں۔ آج اکتالیس سال ہو گئے ہیں ہمیں اپنے استاد صاحب کی بات یاد ہے ہمیشہ عمل کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے استاد اللہ دتہ اصغر کی قبر پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے (آمین) مگر افسوس ہے کہ آج کے دور میں اس وقت 2009 عیسوی میں مساجد کے ائمہ کرام اور اسکولوں کے اساتذہ دونوں محترم ومکرم طبقے اپنی اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہیں اور امت محمدیہ ﷺ بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہے۔ اگر یہ دونوں طبقے اپنی ذمہ داری سے غفلت برتتے رہے تو کل اللہ تعالیٰ اور حضور اقدس ﷺ کے حضور شرمندگی اٹھائیں گے۔

برصغیر پاک و ہند کے مسلمان پیر و مرشد والے مومن مسلمان ہیں ہر مومن مسلمان کسی نہ کسی ولی کامل کا ضرور بیعت ہے اگر بیعت نہیں بھی ہے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب واحترام ضرور کرتے ہیں۔ جو خوش قسمت حضرات سجادہ نشین ہیں اور اپنے بزرگوں کے درباروں پر تشریف فرما ہیں ان حضرات کی بڑی اہم ذمہ داری ہے۔ جتنے مرد و خواتین ان کے بزرگوں کے درباروں پر سلام پیش کرنے کے لیے تشریف لاتے ہیں ان کو ہدایت دینا غیبت و چغلی و بدگمانی سے بچنے کی تلقین کرنا حیاء اور شرم کا درس دینا بڑوں کا ادب کرنے کا درس دینا ہمسائے کے حقوق ادا کرنے کا درس دینا ان حضرات کی ذمہ داری ہے۔ اور لوگ وزیروں یا گورنر کے مقابلے میں ان بزرگوں کی بات پر زیادہ عمل کرتے ہیں اور ان میں محبت بھی کرتے ہیں اور عقیدت بھی رکھتے ہیں۔

ایک وقت تھا جب امیر و کبیر لوگ اپنی اولاد کو ادب سیکھنے کے لیے علماء حق اور اولیاء کرام کی محافل میں لے جایا کرتے تھے۔ بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی کہ بڑوں کا ادب واحترام کیسے کرنا ہے کھانا کھاتے وقت کس طرح بیٹھنا ہے۔ باوضو رہنے کی تلقین کی جاتی تھی۔ رکوع و سجود کس طرح کرنا ہے۔ اب بھی یہ وقت واپس آسکتا ہے۔ لوگ گھروں میں پریشان ہیں ٹی وی میڈیا نے اخلاقیات کو تباہ برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ وہ گھر جس میں کلمہ طیبہ اور درود وسلام پڑھنے کی آوازیں آتی تھیں اللہ کے ذکر کی محفلیں سجتی تھیں اب ان گھروں میں گانوں کی آوازیں آرہی ہیں۔ اللہ اللہ کی جگہ رام شام کی آوازیں آرہی ہیں۔ مندروں کی گھنٹیوں کے بجنے کی آوازیں آرہی ہیں مومن مسلمان نماز ادا کر کے بیٹھے ہیں ٹی وی لگایا ہے بتوں کی تصویریں دیکھ رہے ہیں بتوں کی پوجا ٹی وی پر ہو رہی ہے اور مسلمانوں کے گھروں کو مندر بنا دیا ہے۔

marfat.com

ہم بڑی معذرت کے ساتھ ان مبلغ حضرات سے سوال کرتے ہیں جو مساجد میں نمازوں کے بعد بلند آواز ذکر الٰہی سے روکتے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کو شرک اور بدعت وغیرہ کہتے ہیں وہ کیا کر رہے ہیں۔ انہی لوگوں کیوجہ سے فتویٰ لگانے کیوجہ سے مسلمان اپنے دین سے دور ہو گئے مسجد کی رونقیں ختم ہوتی جارہی ہیں لوگ لہب ولعب کی محفلوں میں پھنس کر تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کے گھر سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک کی جگہ ہرے کرشنا ہرے رام کی اور رام نام ست اے آوازیں آرہی ہیں۔ درود وسلام کی جگہ مندروں کے ٹل بجنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ ٹی وی میڈیا نے مسلمانوں کو دین سے دور کر دیا ہے۔ مساجد کے ائمہ کرام اور تمام مبلغین حضرات سے دست بستہ گذارش ہے کہ امت محمدیہ ﷺ رحم فرمائیں اور ان مسلمانوں کو واپس کلمہ طیبہ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کی طرف لے کر آئیں اور دوبارہ مسلمانوں کے گھر سے ذکر اللہ اور درود وسلام پڑھنے کی آوازیں آئیں تا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے اور مسلمانوں کا کھویا ہوا وقار بحال ہو جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچ برے اعمال ایسے ہیں جن کے دنیاوی اثرات بہت برے ہیں۔

1- جس قوم میں اعلانیہ خیانت ہونے لگے گی اللہ تعالیٰ اس قوم کے دلوں میں خوف ڈال دے گا وہ قوم ڈرپوک ہو جائے گی۔

2- جس قوم میں زنا کاری پھیل جائے گی وہ قوت بکثرت مرے گی۔ سونامی طوفان اور زلزلہ میں مسلمان قوم زیادہ مری ہے اور وہ لوگ بھی موت سے ہمکنار ہوئے ہیں جو یورپ سے برائی کرنے کی غرض سے مسلمان ملکوں میں گئے تھے۔ (انڈونیشیا میں)

3- جو قوم ناپ وتول میں کمی کرے گی ان کی روزی میں برکت ختم ہو جائے گی۔ مسلمان ملکوں میں یہ بیماری عام ہو گئی ہے۔ سریے کے تول میں بے ایمانی۔ مرغی کے گوشت والے تول میں سرعام بے ایمانی کرتے ہیں رزلٹ سب کے سامنے ہے۔

4- جس قوم میں ناحق فیصلہ ہونے لگے گا اس قوم میں خون ریزی بکثرت پھیل جائے گی۔ اس وقت ہر مسلمان اس حدیث پاک کو غور سے پڑھے اور پھر سب مسلمان توبہ کریں اور حق پر قائم ہو جائیں۔

marfat.com

5- جو قوم عہد شکنی کرے گی اس کے دشمن اس قوم پر غالب ہو جائیں گے۔

عہد شکنی کی وجہ سے آج مسلمان مغلوب ہو رہے ہیں ابھی بھی وقت ہے حکمرانوں سے لے کر عوام تک سب اللہ کے حضور توبہ کریں۔

ہم نے قرآن کریم اور احادیث نبوی ﷺ سے امت محمدیہ ﷺ کے لیے ہدایت کی باتیں بیان کی ہیں اور سمجھانا مسلمانوں کو ہی فائدہ دیتا ہے۔ سورۃ الذریٰت آیت نمبر 55 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور سمجھاؤ کہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے۔

اچھے کام کی تلقین کرنا اور برے کام سے بچانا یہ مومنین کی صفات ہیں اور مومن صحیح معنیٰ میں وہی ہے جس کو برائی کے کام سے منع کیا اور وہ رک جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکساری کے ساتھ توبہ کرے پھر دوبارہ کسی برائی کے نزدیک بھی نہ جائے۔ مومن مسلمانوں کو سمجھانا یہ اللہ کا حکم ہے ایک مومن ہی دوسرے مومن بھائی کی تربیت کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ آیت نمبر 2 کے آخری حصہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

کلمہ طیبہ اور درود و سلام سب سے بڑی نیکیاں ہیں اس کے علاوہ نماز اچھا اخلاق اور حقوق العباد کی تلقین کرنا ایک مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود بھی ان اعمال کو بجالائے اور اپنے دوسرے مومن بھائیوں کو ان کاموں کی تلقین کرے۔

بے حیائی کے کاموں سے اپنے آپ کو بچانا اور دوسرے مومن مسلمانوں کو بچانا ضروری ہے اور کسی قسم کے گناہ یا حقوقِ العباد کی حق تلفی پر مسلمان بھائی کی مدد نہ کی جائے حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک کامل ایمان والا نہیں بن سکتا جب تک اس کے ہاتھ پاؤں آنکھ اور زبان سے دوسروں کی عزت آبرو اور مال و جان

marfat.com

محفوظ نہ ہو۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگوں نے بھلائی کا حکم کیا اور برائی سے روکا تو بہتر ہے تو سب عذاب الٰہی سے محفوظ رہو گے وگرنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل فرمانے گا پھر تم لوگ اللہ سے دعا کرو گے لیکن تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔

(ترمذی شریف باب فتن)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ ہے لہٰذا ایسا نہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذمہ کی وجہ سے تمہارے پیچھے پڑے (یعنی تم کسی مسلمان کو ستانے یا دکھ دینے کی راہیں نہ نکالو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس نافرمانی کی سزا دے گا۔(ترمذی شریف)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جماعت سے الگ ہوا وہ دوزخ کیطرف الگ ہوا۔(ترمذی شریف)

(اس حدیث پاک میں جماعت سے مراد اہل سنت والجماعت ہی ہے)

حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی کم عمر نوجوان کمینہ خصلت اور ناقص عقل والی یہ لوگ قرآن خوب پڑھیں گے مگر قرآن ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں جائے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔(ترمذی شریف)

وہ لوگ قرآن کی تلاوت تو خوب کریں گے لیکن وہ اُن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یعنی قرآن کریم کو سمجھ کر نہیں پڑھیں گے نہ اس پر عمل کریں گے۔آج کل ایسے لوگ کافی تعداد میں ہوگئے ہیں۔ ذکر الٰہی باآواز بلند روکتے ہیں درود وسلام میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ سے روکتے ہیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(اقبالؒ)

marfat.com

مومن مجموعہ صفات ہیں

ہمارے نبی کریم محمد ﷺ مجموعہ صفات بنی ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام کی صفات کو جمع کیا جائے تو صفات محمدی ﷺ بنتی ہیں اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی امت بھی مجموعہ صفات امت ہے۔ تمام انبیاء کرام کی امتوں کی صفات جمع کی جائیں تو امت محمدیہ ﷺ کی صفات بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنوں کی آیت نمبر ایک تا گیارہ میں مومن مسلمان کی صفات ہی کا بیان فرمایا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے

مراد کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اللہ تعالیٰ کی جنت اللہ تعالیٰ کا دیدار دونوں جہانوں میں عزت اور دونوں جہانوں کی کامیابیاں شامل ہیں۔ اگلی آیات میں مومنین کا ذکر ہو رہا ہے کہ مومن کون ہیں۔

اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ جو اپنی نمازوں میں گڑگڑاتے ہیں۔

یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔ نماز کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہوتا ہے اور اعضاء سکون کے ساتھ عبادت الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف دھیان نہیں کرتے

یعنی باطل اور بے فائدہ کام کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ کسی قسم کی فحش گفتگو کی طرف توجہ نہیں دیتے گالم گلوچ اور گندے لطیفے اور گانے وغیرہ یہ سب بیہودہ باتیں ہیں مومن ان سے بچتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ

اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

marfat.com

اپنے مال حلال میں سے اللہ تعالیٰ کا حصہ یعنی چالیسواں حصہ زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔ جو بندہ مومن ساڑھے سات تولہ سونے کا مالک ہو یا ساڑھے باون تولے چاندی کا مالک ہو۔ یا ان کی قیمت کے برابر سامان تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد اور دین سے فارغ ہوں۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

یعنی اس طرح اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں کہ زنا اور لوازم زنا سے بچتے ہیں نہ ہی اپنا ستر ننگا کرتے ہیں اور غیر کا ستر دیکھتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا زنا کے وقت مومن کی صفات سے محروم ہو جاتا ہے۔ فعل لواطت میں بھی یہی حکم ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں زنا پھیل جاتا ہے وہ قوم قحط سال میں ضرور مبتلا کی جاتی ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہوتی ہے وہ اپنے دشمن کے خوف و ہراس میں مبتلا رہتی ہے۔(بحوالہ احمد۔ مشکوۃ شریف)

اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۔

مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو اُن کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ۔

تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

مومن اپنی بیوی اور شرعی لونڈی (کنیز) سے صحبت کر سکتا ہے۔ ان کے علاوہ ہر عورت حرام ہے۔ اس آیت میں متعہ کے حرام ہونے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ کیونکہ جس عورت سے متعہ کی جائے وہ نہ تو بیوی ہوتی ہے اور نہ ہی شرعی کنیز ہوتی ہے کیونکہ اس پر طلاق، خلع، ظہار، ایلاء نہیں ہوتا نہ ہی وہ میراث کی مستحق ہوتی ہے لہٰذا جب وہ کچھ بھی نہ ہوئی تو اس کی

marfat.com

طرف جانا حرام ہے۔ اس کے علاوہ اغلام بازی اور جلق (ہاتھ سے برائی کرنا) سب حرام ہیں۔ کیونکہ مومن مجموعہ صفات ہوتا ہے۔ اس لیے ہر مومن مسلمان کو ہر قسم کی بے حیائی اور گناہ سے بچنا لازمی ہے۔ مومن کا ایمان بہت ہی قیمتی ہے اس لیے ایمان کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔

مومن مخلوق اور خالق کی امانت میں خیانت نہیں کرتے ہمارے جسم کے سب اعضاء اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں اور روز محشر ان سب سے سوال ہوگا اگر ان اعضاء سے برائی کی ہوگی تو یہ بندے کے خلاف گواہی دیں گے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے جو عدہ کیے ہیں اُن کو پورا کرنا لازمی ہیں اور بندہ مومن جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے تو یہ اس کا اس کے رب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وعدہ ہوتا ہے کہ اے اللہ تیرے سوا کوئی اور معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے نبی اور آخری رسول ہیں۔ تا قیامت حضور اقدس ﷺ کی رسالت و نبوت جاری و ساری ہے مخلوق نے جو امانتیں مومن کے سپرد کی ہیں اُن کو پورا کرنا۔ حقدار کا حق ادا کرنا یتیم کے مال کی حفاظت کرنا ہمسائے کے دکھ درد کو دور کرنا اور اُن کے ساتھ کیئے وعدوں کو پورا کرنا لازمی ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

نمازوں کی حفاظت کرنا مومن کی شان ہے۔ نمازوں کو ہمیشہ پڑھنا اور صحیح وقت پر پڑھنا پھر صحیح طریقے سے آرام و سکون کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔ پھر نمازوں کے واجبات سنن مستحبات ادا کرنا یعنی فرائض کے علاوہ سنتیں اور نوافل بھی ادا کرنا ضروری ہیں۔

نماز پڑھنا کمال نہیں ہے بلکہ نماز قائم کرنا اور اس کی حفاظت کرنا ہی کمال ہے۔ نماز کی حفاظت یہ ہے کہ بندہ مومن ایسے گناہوں سے بچے جن سے نیکی برباد ہو جاتی ہے۔ جیسے غیبت، چغلی، چوری، جھوٹ رزق حرام کمانا اور حرام کھانا والدین کی بے ادبی کرنا اور بد اخلاقی شامل ہیں۔

marfat.com

أُولَٰئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ

یہی لوگ وارث ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

کہ فردوس کی میراث پائیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مومن اپنے دادا آدم علیہ السلام کی وارثت پائیں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں پیدا ہوئے اور جنت مومنین کی ملکیت ہے۔ تمام اعمال صالح کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے جنت ہی کو رکھا ہے اور جنت میں اعلیٰ ترین حصہ جنت الفردوس ہے جہاں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا اور تمام انبیاء کرام اور نبی آخر الزمان محمد ﷺ بھی اسی جنت میں تشریف فرما ہوں گے۔

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِىْ خَلْقٍ وَّفِىْ خُلُقٍ

نبیوں پر فوق (سبقت) لے گئے خلقت اور خلق میں

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِىْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

اور دیگر انبیاء نہ اُن کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

مومن اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں

نماز دین اسلام کا حسن ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار نماز ہی کے ذریعے ہے۔ نماز بندہ مومن کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تلقین کرتی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی کامل عبادت ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمان برداری ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کی اداؤں کا نام ہے حضور اقدس ﷺ نے جس قدر ادب و احترام اور خشوع و خضوع سے اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کی حضور اقدس ﷺ کی ادائیں اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئیں کہ اس نے اپنے حبیب ﷺ کی اداؤں کو مومن مسلمان کی نماز بنا دیا مومن مسلمان کے لیے لازمی ہے کہ وہ نماز ادا کرے اور اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرے۔

اللہ تعالیٰ اُن مومن مسلمانوں کی شان بیان فرما رہا ہے جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں سورۃ الانعام آیت نمبر 92 میں ارشاد ربانی ہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ۔

ترجمہ: اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اتاری تصدیق فرمائی ان کتابوں کو جو آگے تھیں اور اسی لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو اور جو کوئی سارے جہان میں اس کے گرد ہیں اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

یہ کتاب قرآن کریم آخری کتاب ہے اور یہ نبی آخر الزمان محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی تاکہ کسی کو کسی قسم کا شبہ نہ رہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم کے بعد کوئی اور کتاب نہیں اور نبی آخر الزمان محمد عربی ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ سارے جہان کے رسول ہیں کیونکہ مکہ تمام بستیوں کا سردار شہر ہے اور یہ دنیا کا مرکز ہے اور دنیا کے درمیان میں ہے باقی تمام ممالک اس پاک شہر کے

marfat.com

اردگرد آباد ہیں تو نبی کریم ﷺ ساری دنیا کے لیے ڈراور ہدایت دینے والے ہیں۔

پھر مومن مسلمانوں کی تعریف بیان کی گئی کہ آخرت پر یعنی قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور اس کتاب قرآن کریم پر ایمان لاتے ہی اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

نماز پڑھنے کا حکم قرآن کریم نے دیا اور قرآن کریم ہی نے بتلایا کہ روز محشر اُن لوگوں کی کمر اللہ کے آگے نہ جھک سکے گی جو دنیا میں تندرست ہونے کے باوجود نماز ادا نہ کرتے تھے۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ۔

ترجمہ: جس دن ایک ساق کھولی جائے گی جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے اور سجدہ کو بلائے جائیں گے تو نہ کر سکیں گے نیچی نگاہیں کیے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک دنیا میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے جب تندرست تھے۔

روز محشر کروڑوں لوگوں کے سامنے شرمندگی اور ذلت سے بچنے کے لیے اس دنیا میں نماز قائم کرنا روزانہ نماز پنجگانہ ادا کرنا ہر مومن مسلمان کے لیے ضروری ہے مومن مسلمان ہو اور نماز کا تارک ہو یہ ممکن ہو نہیں سکتا۔

نماز کی حفاظت اور حقوق العباد دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ نماز پڑھنے والے مومن مسلمان بد دیانت اور خائن نہیں ہوتے۔ اپنے مومن مسلمان بھائی کو مالی و جانی نقصان نہیں پہنچاتے۔

دیکھئے سورۃ الفتح آیت نمبر 29 میں ارشاد ربانی ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور اُن کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدہ میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی قرآن کریم دے رہا ہے کہ حضور

marfat.com

اقدس ﷺ پیدائشی رسول ہیں اور تمام کائنات کے اور تمام مخلوقات کے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضور اقدس ﷺ پر ایمان لانے والے مومنین کا ذکر فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ پر ایمان لانے والے کلمہ توحید و رسالت کا اقرار کرنے والے یہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ والے آپ کے امتی آپ کے غلام کافروں پر انتہائی سخت ہیں اور آپس میں انتہائی نرم دل ہیں۔

مومن مسلمان کافروں کو دیکھنا پسند نہیں کرتے اور جب ایک مومن مسلمان اپنے دوسرے مومن مسلمان بھائی کو دیکھے تو خوش ہو جاتے ہیں کہ وہ میرا بھائی آ گیا تو یہی خوشی اس مومن مسلمان کی بخشش کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس آیت میں نماز کے رکوع و سجود کا ذکر بعد میں فرمایا پہلے مومنین مسلمانوں کے آپس میں پیار ومحبت اور دینی رشتہ کا ذکر فرمایا پھر فرمایا کہ ان کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع کرتے ہیں اور سجدے ادا کرتے ہیں یعنی نماز ادا کرتے ہیں کیونکہ رکوع اور سجود نماز کے ارکان ہیں۔ اب جو مومن مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود ادا کرتا ہے اس کو تو قرآن کریم کے حکم کے مطابق اپنے ہر ہر مومن مسلمان بھائی کے حقوق کا خیال رکھنا لازمی ہے۔ مومن مسلمان ہو کلمہ توحید و رسالت کا ورد کرنے والا بھی ہو حضور اقدس ﷺ پر درود و سلام پڑھتا بھی ہو اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع و سجود بھی ادا کرتا ہو اور اتنی خوبیوں کے باوجود اپنے مومن مسلمان بھائی کی غیبت و چغلی کرتا ہو اپنے مسلمان بھائی کو مالی و جانی نقصان پہنچاتا ہو۔ مومن مسلمان بھائی کو دو نمبر جعلی اشیاء فروخت ہو کرتا ہو جعلی دوائیوں کا کاروبار کر کے مومن مسلمانوں کو نقصان پہنچاتا ہو۔ پراپرٹی کے کاروبار میں مومن مسلمان بھائیوں کو دھوکہ دیتا ہو ان کے ساتھ فراڈ کرتا ہو مومن مسلمان بھائی کی بہن بیٹی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہو یہ کیسے ممکن ہے یہ کیسا مومن ہے ایسے برے کام کرنے والا تو مومن کی صفات سے محروم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

پھر جو مومن مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں تو ایسے مومن مسلمان پوری کائنات کے لیے باعث برکت و باعث رحمت ہوتے ہیں ہمیں ہر مومن مسلمان کو ایسا کامل مومن مسلمان بننا چاہیے کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی دوسری مخلوقات پر رحم و کرم فرمائے۔

نماز تو رب تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ یہ نماز انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت اور فرشتوں کی سنت ہے۔ یہ نماز بندے کے لیے معرفت کا نور اور ایمان کی بنیاد ہے یہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور نمازی کی شفاعت کا سبب بنے گی اور جو بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے

marfat.com

اور حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے لیے باعث برکت و باعث رحمت بنے گا وہ مرتے وقت گناہوں سے ایسے پاک وصاف کردیا جائے گا جیسے پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک و صاف پیدا ہوا تھا۔ سورۃ الاعراف آیت نمبر 29 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ۔

تم فرماؤ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو نرے اس کے بندے ہو کر جیسے کہ اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے۔

ہر کام میں عدل و انصاف کرنا ضروری ہے۔ دین اسلام کا مقصد ہی معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرنا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی آمد سے دنیا سے ظلم کا خاتمہ ہوا اور عدل و انصاف قائم ہوگیا اس آیت میں بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ذکر ہے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا خیال رکھتے ہوئے ظلم سے دور رہتے ہوئے عدل و انصاف قائم کرتے ہوئے ہر نماز کی ادائیگی کے وقت اپنے منہ سیدھے کرو اللہ تعالیٰ کی طرف اور یوں نماز ادا کرو جیسے تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو یا پھر یہ خیال پختہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ اس تصور کو پکا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کہ دل میں کوئی اور خیال نہ آنے پائے صرف اور صرف ایک وحدہ لاشریک کی بندگی کا خیال ہو اور عبادت کا حق ادا کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس حال میں واپس لے کر جائے گا کہ تمہارے کھاتے میں ذرا بھر بھی گناہ نہ ہوگا۔ جس طرح وقت پیدائش تم گناہوں سے پاک تھے بالکل معصوم تھے اس دنیا سے واپس جاتے وقت بھی گناہوں سے پاک اور معصوم پلٹو گے (ان شاء اللہ)

ہر نماز کے بعد حضور اقدس ﷺ کی ساری امت کی بخشش کی دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور ولایت حاصل ہو جاتی ہے اس لیے یہ دعا ضروری ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔

اے اللہ تمام مومن مردوں اور تمام مومنہ عورت کی مغفرت فرما۔

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِی الْقِسَمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہوں گے اس پر رحمت بہت ہوگی

marfat.com

مومن پر سلام ہے

سلام کے معنی سلامتی ہے اور سلامتی صرف اور صرف ایمان والوں کے لیے ہے۔ غیر مسلم کو سلام کرنا منع ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت پڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلام سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ ایک جگہ تشریف فرما تھے ایک اصحابی حاضر ہوئے اور السلام علیکم کہا حضور اقدس ﷺ نے سلام کا جواب دیا وہ اصحابی بیٹھ گئے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس اصحابی کو دس نیکیاں مل گئیں۔ کچھ دیر کے بعد ایک اور اصحابی حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہٗ حضور اقدس ﷺ نے سلام کا جواب دیا وہ اصحابی بیٹھ گئے تو سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ اس اصحابی کو تیس نیکیاں ملیں گئیں یعنی جتنا احسن طریقہ سے سلام کیا جائے گا اتنی نیکیاں زیادہ عطا ہوں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے۔

سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے مسلمانوں کی جماعت بیٹھی ہو تو پیدل یا سوار جماعت کی طرف سے کسی ایک نے سلام کیا اور بیٹھی ہوئی جماعت میں سے کسی ایک نے جواب دیا تو سب کی طرف سے ہوگا۔

marfat.com

کافر، مشرک، مرتد کو سلام کرنا منع ہے کیونکہ وہ بدعا کے مستحق ہیں اور سلام تو سراپا دعا ہے۔ جو سلام نہ سنے یا جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے۔ جیسے سونے والا یا نماز پڑھنے والا یا استنجا کرنے والا انہیں سلام کرنا منع ہے۔

جو مسلمان فسق و فجور کر رہا ہو جسے گانا گا رہا ہو یا باجہ بجا رہا ہو یا شطرنج یا تاش کھیل رہا ہو اسے سلام کرنا منع ہے۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اپنے والدین اور بیوی بچوں کو سلام کرنا ضروری ہے۔ اجنبی جوان عورت کو سلام نہ کرو کہ اس سے فتنہ میں پڑھنے کا خوف ہے۔ خالی گھر میں جاؤ تو یوں سلام کرو۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

چونکہ ہمارے حضور اقدس ﷺ حاضر و ناظر نبی ہیں۔ اور آپ کی روح انور ہر امتی کے گھر میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

سنا ہے آپ پر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے اجالا یا رسول اللہ ﷺ

حضور اقدس ﷺ اپنے ہر امتی کا سلام سنتے ہیں اسی وجہ سے ہر مومن امتی ہر نماز میں جب السلام علیک ایہا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ پڑھتا ہے تو حضور اقدس ﷺ سلام سنتے بھی ہیں اور اسی سلام کا جواب بھی دیتے ہیں اور یہی نماز حضور اقدس ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے اس کیوجہ امتی کا اپنے پاک ﷺ پر درود سلام پڑھنا ہے اور امتی کے لیے ہی نماز بخشش کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ کیونکہ نماز کی تشہد میں سلام نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں سلام ہے اور جس امتی کا سلام حضور اقدس ﷺ تک پہنچ گیا اس کی بخشش لازمی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی امت کا بھلا کرنے والوں کا سلام جلدی حضور اقدس ﷺ تک پہنچ جاتا ہے۔

جب کوئی مومن مسلمان اپنے دوسرے مومن مسلمان بھائی کو سلام کرے تو وہ بھائی اپنے بھائی کو اس سے بہتر الفاظ میں سلام کا جواب دے۔ سورۃ النساء آیت نمبر 86 میں اللہ تعالیٰ اسی بات کا حکم دے رہا ہے۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو۔

مومن مسلمان سلام کہے تو سلام کا جواب دینا فرض ہے اگر کوئی کافر سلام کہے تو جواب میں صرف وعلیکم کہا جائے۔ مومن مسلمان السلام علیکم کہے تو مومن مسلمان جواب میں

marfat.com

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہے تو بہت ہی بہتر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو جو مسلمان سلام کرنے میں پہل کرے گا اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمان کے جواب دینے سے پہلے ہی اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جانے والے ہر مومن پر سلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر 54 میں ارشاد فرمایا۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے۔

اس آیت میں قیامت تک کے تمام مومن مسلمان شامل ہیں۔ سب سے پہلے اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین ہیں جب وہ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے اور حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں سلام پیش کرتے ہیں حضور اقدس ﷺ ان سب کا سلام قبول فرماتے تھے۔ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں بھی تمام اصحابہ کرام کی شان کا بیان ہو رہا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے تمام اصحابہ کرام قرآن کریم کی آیات پر ایمان رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر سلام فرمارہا ہے۔ اب قیامت تک جو مومن مسلمان حضور اقدس ﷺ کے روضہ پاک پر حاضری دے گا اور جا کر انتہائی ادب واحترام سے عرض کرے الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا حبیب اللہ تو حضور اقدس ﷺ بھی اس مومن مسلمان پر سلام فرمائیں گے اور ان مومنوں پر اللہ تعالیٰ میں بھی سلام فرماتا ہے سلام سے مراد اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی ہے سلام سے مراد دین ودنیا کی سلامتی ہے دین بھی سلامت اور دنیا بھی سلامت یہی کامیابی وکامرانی ہے۔ اور اُن سے سب مومنین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل ہوتی ہے یہ سب حضور اقدس ﷺ کی غلامی کی برکت ہے اللہ تعالیٰ ان مومنین کے سب گناہ بھی معاف فرمادیتا ہے اور اُن کے درجات کو بھی بلند فرمادیتا ہے۔ ایسے غلاموں پر اللہ تعالیٰ کرم کی اور بارش برسا رہا ہے۔ اس آیت کے دوسرے حصہ میں فرمایا۔

marfat.com

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے سرزد ہونے والی برائی کو نادانی قرار دے رہا ہے۔ نادانی یعنی بچپنا ہے جیسے ایک بچہ محلے میں کسی کے گھر کا شیشہ پتھر مار کر توڑ آئے یا کسی کا کچھ نقصان کر آئے تو وہ لوگ اس بچے کے والدین سے شکایت کریں تو اس بچے کی ماں کہتی ہے کہ میرا بچہ نادان ہے ہم معافی چاہتے ہیں تو بچے کو سزا نہیں ملتی والدین بچے کو پیار سے سمجھاتے ہیں کہ بیٹا یہ برا کام ہے دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے امتیوں مومنین مسلمانوں پر ایک ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے اور ان کے گناہوں کو نادانی سے تشبیہ دے رہا ہے اور اپنے نورانی فرشتوں کو ان مومنین کے گناہوں کی معافی مانگنے پر لگایا ہوا ہے اور خود رسول اللہ ﷺ بھی اپنی امت کے گناہ گاروں کے گناہوں پر ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کر رہے ہیں گناہ امتی کرتے ہیں اور معافی حضور اقدس ﷺ مانگیں یہ تو ہر امتی کو چاہئے کہ گناہ سے بچے اور ہر قسم کی بے حیائی سے بھی بچے تا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے خوش رہیں۔

یہاں پر گناہوں کی توبہ وہ گناہ ہیں جو حقوق اللہ میں آتے ہیں۔ اگر کسی مومن مسلمان کی عزت آبرو یا مال و جان کو نقصان پہنچایا تو ان کی معافی نہیں ہو گی اگر وہ مظلوم مسلمان معاف کرے گا تو پھر معافی ہو گی۔

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دوسرے کی زمین کا کچھ حصہ ناحق دبالے تو اسے قیامت کے دن سات زمینوں کی تہ تک دھنسایا جائے گا۔

حضرات اوس بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ظالم کو تقویت دینے کے لیے اس کا ساتھ دے یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (بحوالہ بیہقی شریف)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ

marfat.com

ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ بھوکے بھیڑیے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور مرتبہ کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے (ترمذی شریف)

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر مومن مسلمان کو ہر مومن مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔

1- جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ 2- جب وہ ملاقات کرے تو سلام کرے 3- جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرے۔ 4- جب وہ چھینکے تو یرحمک اللہ کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے۔ 5- اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرتا رہے۔ 6- جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے پر حاضر ہو۔ یعنی نماز جنازہ پڑھے۔

بوقت موت مومنوں پر سلام ہوگا

ایمان والے مومن مسلمان پر اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے دنیا میں بھی ان مومنین پر سلامتی ہے اور آخرت میں بھی سلامتی ہے اور قبر و حشر میں بھی سلامتی ہے حتیٰ کہ جب مومن مسلمان کی روح قبض کرنے کا وقت یعنی مومن کی موت کا وقت آجائے تو روح قبض کرنے والے فرشتے بھی روح قبض کرنے سے پہلے بندہ مومن کو سلام پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النحل آیت نمبر 32 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

ترجمہ: وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیئے کا۔

جب حضور نبی کریم ﷺ کے کسی امتی مومن مسلمان کی موت کا وقت آتا ہے تو ملک الموت کے ساتھ جنت کے فرشتے بھی حاضر ہوتے ہیں اور موت کے وقت روح قبض کرنے سے پہلے تمام فرشتے مومن مسلمان کو سلام پیش کرتے ہیں اور جنت کی خوش خبری دے کر جان نکالتے ہیں اور مومن کی جان اس حال میں نکلتی ہے کہ وہ ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا نزع میں آسانی ہوتی ہے اپنے کیئے اعمال یعنی جو اعمال صالح اس دنیا کی زندگی میں

marfat.com

کرتے رہے ہیں ان اعمال صالح میں کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا ہمیشہ ورد کرتے رہنا۔ مساجد میں نمازوں کے بعد گھروں میں سڑکوں پر چلتے پھرتے اس پاک کلمہ کا ورد کرنا بہت افضل ہے کیونکہ یہ افضل ذکر ہے پھر حضور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کثرت سے پڑھتے رہنا یعنی الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وسلم علیک یا سیدی یا حبیب اللہ مساجد میں گھروں میں بازروں میں کثرت سے پڑھتے رہنا اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریزی کرنا یعنی نماز پنجگانہ ادا کرتے رہنا اللہ تعالیٰ کی تسبحات بیان کرنا نبی کریم ﷺ کی تمام صفات پر ایمان لانا بے حیائی سے بچنا رزق حلال کمانا اور کھانا ہر مسلمان کی عزت و آبرو اور مال و جان کی حفاظت کرنا شامل ہیں۔ ایسے اعمال صالحہ کرنے والے مومن مسلمانوں پر ہی سلامتی ہے۔ دنیا میں بھی سلام موت کے وقت بھی سلام قبروں سے نکلتے وقت بھی سلام اور جنت میں داخل ہوتے وقت بھی سلام ہوگا سورۃ الزمر آیت نمبر 73 میں جنت میں داخلے کے وقت مومنین پر سلام کا بیان ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ۔

ترجمہ: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کی سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے کے لیے۔

قیامت کے دن جب تمام فوت شدگان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ہر مومن مسلمان کی قبر پر سواری لے کر کھڑے ہو جاؤ جب مومن مسلمان اپنی اپنی قبر سے باہر نکلیں گے تو ہر مومن مسلمان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح نورانی ہوگا اور ہر مومن مسلمان کی زبان پر ہوگا۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ

اور فرشتے ان مومنین کا استقبال کریں گے مومنین کو جنتی لباس پہنائے جائیں گے اور سواری پر سوار کیا جائے گا یہ سواریاں مومن مسلمان کے اس دنیا کے اعمال صالحہ ہوں گے جو روز قیامت سواری کی شکل میں فرشتوں کے ساتھ ان کی قبروں پر حاضر ہوں گے پھر فرشتے ہر

marfat.com

مومن مسلمان کو سلام پیش کریں گے اور بڑی عزت واحترام کے ساتھ سواری پر سوار کیا جائے گا۔

قیامت کے روز ہر شخص ننگا ہوگا مومن مسلمان ننگے نہیں ہوں گے جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اور حیا بھی کرتے رہے اللہ تعالیٰ روز محشر اُن کا حیا فرمائے گا اور قبروں سے نکلتے وقت جنتی لباس عطا فرمائے گا یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی میزبان اپنے عزت دار مہمان کے لیے سواری بھیجے اور اسے بغیر لباس کے سواری پر سوار کرے یہ دُنیا کی زندگی میں ممکن نہیں تو اللہ تعالیٰ تو سب عزت داروں سے زیادہ عزت والا ہے وہ اپنے عزت دار مہمانوں مومنین مسلمانوں کو بغیر لباس کے کیسے سواری پر سوار فرماتے گا۔ اس لیے جنت کا لباس پہنایا جائے گا پھر سواری پر سوار کہا جائے گا۔

ان مومنین کی سواریاں گروہ کی صورت میں جنت کی طرف روانہ ہوں گی اور جب جنت کے دروازے پہ پہنچیں گے تو جنت کے دروازے مومنین پر کھلے ہوں گے وہاں مومنین کو جنت کے داروغہ سلام پیش کریں گے مہمان داری کی جاتے گی وہاں مومنین رک جائیں گے کیونکہ سب سے پہلے جنت میں ہمارے نبی کریم ﷺ داخل ہوں گے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے تمام مومنین جنت میں داخل ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کے دروازے کے قریب ایک ذرخت کے نیچے سے دو چشمے نکلتے ہیں۔ جنتی مومن مسلمان ایک چشمہ کا پانی نوش فرمائیں گے اور دوسرے چشمے کے پانی سے غسل کریں گے۔ غسل سے ظاہر اور پینے سے باطن پاک و صاف ہو جائیں گے۔

باغ جنت میں محمد ﷺ مسکراتے جائیں گے
رحمت کے پھول کھیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

مومن وہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی امت کی بخشش مانگیں

حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی ساری امت سے بہت محبت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی امت کے حق میں ہمیشہ دعائیں مانگی ہیں اور اپنی امت کے لیے ہر کچھ طلب کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ اپنی امت کی بخشش کی دعائیں مانگی ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر 41 میں تمام مومنین کو ایک دوسرے کے لیے مغفرت کی دعا ماننے کی تلقین فرمائی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

اے ہمارے رب مجھے بخشش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

اس دعا کو دعائے ابراہیمی کہا جاتا ہے۔ یہ دعا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی اور حضور اقدس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس دعا کو ہر نماز کے آخیر میں لازمی کردیا۔ اب جب تک ہر مومن مسلمان اپنے دوسرے مومن مسلمان بھائیوں کے لیے دعا مغفرت نہ مانگ لے اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی۔ پھر اس دعا میں اپنے لیے بھی مغفرت مانگنے کا حکم ہے اور اپنے والدین کے لیے بھی دعائے مغفرت مانگنے کا حکم ہے۔ اب یہ دعا ہمارے حضور اقدس ﷺ نے بھی ہر نماز میں مانگی جس سے ثابت ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کے والدین کریمین طیبین مومن ہیں اور جنتی ہیں۔

اس دعا کے مانگنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں پھر جب ایک مومن اپنے دوسرے مومن بھائیوں کے لیے کے لیے مغفرت کی دعا مانگتا ہے تو نماز کے بعد اس مومن کو بلکہ ہر مومن مسلمان کو یہ بات یاد رکھنا چاہیے تاکہ وہ اپنے کسی بھی مومن مسلمان بھائی کے مال و جان اور عزت و آبرو کو نقصان نہ پہنچائے کہ ابھی تو میں

marfat.com

اپنے مومن مسلمان بھائیوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگ کر آرہا ہوں۔ پھر کسی مومن مسلمان کی غیبت اور چغلی کیوں کروں۔ کسی مسلمان بھائی کا مال و جانی نقصان کیوں کروں۔ کسی مومن مسلمان بھائی کی والدہ بیوی بہن یا بیٹی کی طرف آنکھ اٹھا کر کیوں دیکھوں۔ کسی مومن مسلمان بھائی کے ساتھ دغابازی یا بے ایمانی کیوں کروں۔ پھر وہ مسلمان مومن تاجر جو نمازوں کے بہت پابند ہیں (الحمدللہ) انہیں تو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ کسی مومن مسلمان بھائی کو جعلی دوائی یا دونمبر مال نہ فروخت کیا جائے۔ نہ کوئی مومن مسلمان اپنے دوسرے مومن مسلمان بھائی کا گالی نکالے۔ نہ ہی کسی قسم کی ایک ایذا پہنچائے کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے دوسرے مومن مسلمان بھائیوں کی خیر اور مغفرت کی دعا کر کے آرہا ہوں۔

مومن مسلمانوں کے لیے مغفرت کی دعا کرنا فرشتوں کی سنت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 15 میں ارشاد فرمایا۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ: قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں سن لو بے شک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہیبت و عظمت کا یہ عالم ہے کہ آسمان جیسی عظیم الشان مخلوق اس کی کبریائی کی ہیبت سے پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرتے ہیں خواہ مقربین فرشتے یا مدبرین تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اور ذکر میں کثرت کرتے ہیں پھر زمین والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگتے ہیں۔

ہوسکتا ہے کہ زمین پر جو لوگ سرعام برائیوں میں معروف ہیں کھلے آسمان کے نیچے سرعام شراب پی جارہی ہے بے حیائی کھلے عام ہو رہی ہے۔ یہاں یورپ میں تو غیر مسلم مرد اور غیر مسلم عورت سرعام برائی کر رہے ہیں حضرت لوطؑ کی قوم جیسے برے افعال سرعام ہو رہے ہیں بری عورتوں نے مختلف ممالک کے زنانہ ہیجڑوں نے سڑکوں پر بے حیائی کے اڈے قائم کیے ہوئے ہیں اور نزدیکی کھیتوں میں اور درختوں کے نیچے کھلے آسمان کے نیچے بے حیائی

marfat.com

ہو رہی ہے اسی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو کہ لوگ اللہ سے بھی پردہ نہیں کرتے اور حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح بے حیائی اور برائیوں میں ملوث ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو بھانپتے ہوئے اس پاک ذات کو خوش کرنے کے لیے اس کی تسبیح وحمد اور ذکر کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔

زمین پر اللہ کے گھروں مساجد میں اولیاء کرام کی خانقاہوں میں اپنے گھروں میں اللہ تعالیٰ کے بندے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیحات بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں اور حضور اقدس ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ بندے یہ مومن مسلمان بھی فرشتوں کی طرح عظمت والے ہیں پھر یہ مومن مسلمان حضور اقدس ﷺ کی امت کی بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان مومنین کی دعاؤں اور فرشتوں کی دعاؤں اور استغفار کی وجہ سے زمین والوں پر ناراضگی کو خوشی میں بدل دیتا ہے۔

مغفرت اور بخشش صرف ایمان والوں کے لیے ہیں۔ کسی کافر مشرک یعنی ہندو سکھ عیسائی یا یہودی مجوسی وغیرہ یہ سب کافر میں ان کی بخشش نہیں ہے۔

سورۃ محمد آیت نمبر 34 میں اللہ تعالیٰ نے بڑا واضح فرمایا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔

بے شک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کافر ہی مر گئے تو اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا۔

اللہ کی الوہیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرنے والے کافر ہیں جو لوگ ایمان نہیں لائے اور دوسرے لوگوں کو ایمان سے روکا مومن مسلمان کو اعمال صالح سے روکنا بھی جرم ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بخشنا نہیں ہے۔

مومن مسلمان دنیا کے ہر خطے میں ہر ملک میں اور ہر شہر ہر قصبہ میں آباد ہیں۔ ان تمام مومن مسلمانوں کو ہر قسم کی برائی اور بے حیائی سے بچنا ضروری ہے۔ خود بھی بچیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بچائیں کیونکہ یہ مومنین کی صفت ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

marfat.com

الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

تم بہتر ہو ان سب امتوں سے جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

یہ صفت صرف اور صرف امت محمدیہ ﷺ کی ہے ہمیں ان شاء اللہ اس صفت کو ہر حال میں قائم رکھنا ہے۔

اگر مومن مسلمان بھی غیر مسلموں کے رنگ میں رنگے جائیں اور اُن کے ساتھ مل بیٹھ کر شراب نوشی کریں برائی اور بے حیائی کریں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب کیسے رکے گا اللہ تعالیٰ اچھے لوگوں کیوجہ سے شہروں کو ہلاک نہیں کرتا۔ سورۃ ھود آیت نمبر 117 میں فرما رہا ہے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ

اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بے وجہ ہلاک کردے اور ان کے لوگ اچھے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے وہ ظلم سے پاک ہے ظلم الوہیت کے منافی ہے۔ اگر شہر میں نیک و صالح لوگ موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ ان نیکوں اور صالحین کیوجہ سے برے لوگوں پر بھی اپنا عذاب ٹال دیتا ہے وہ گناہ گاروں کے گناہوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اپنے حبیب ﷺ کے مومن امتیوں کو دیکھتا ہے جن کی زبان پر ہر وقت دیتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور وہ سڑکوں پر گھروں میں مسجدوں میں باآواز بلند پڑھتے ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک و یا سیدی یا رسول اللہ وسلم علیک یا سیدی یا حبیب اللہ اس اعمال صالح کیوجہ سے عذاب ٹل رہا ہے۔

امت کے لیے بخشش کی دعا کرنا حضور اقدس ﷺ کی سنت ہے

حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی ساری امت سے بہت محبت ہے اور اس محبت کا اظہار آپ نے اپنی پیدائش والے بھی فرمایا۔ جب آپ 12 ربیع الاول شریف سوموار کی صبح اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے تو اس وقت بھی آپ کی زبان پاک پر تھا اے اللہ میری امت اے اللہ میری امت اور پھر ساری زندگی پاک میں بھی آپ کو ہمیشہ اپنی امت کی فکر رہی آپ ﷺ اپنی امت کے لیے ہمیشہ بخشش کی دعا فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے بھی آپ ﷺ سے فرمایا کہ اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کے بخشش کی دعا مانگیں سورۃ محمد

marfat.com

آیت نمبر 19 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور اے محبوب ﷺ اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کے معافی مانگو۔

تمام عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے میں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اللہ وحدہ لاشریک ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت اور الوہیت کا خوبصورت بیان فرمانے کے بعد حضور اقدس ﷺ سے فرمایا کہ اپنی امت کے خاص امتیوں اور عام امتیوں تمام مردوں اور تمام مومنہ عورتوں کے لیے بخشش کی دعا مانگیں۔

اس آیت پاک میں حضور اقدس ﷺ کی تمام امت کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ اے امت محمد یہ میرا حبیب محمد ﷺ تمہاری بخشش اور شفاعت کی دعا فرما رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی امت کو بخشنا چاہتا ہے لہٰذا خود حضور اقدس ﷺ سے فرمایا کہ اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش کی دعا مانگیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ہمیشہ اپنی ساری امت کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم موذن سے اذان سنو تو وہ کلمات تم بھی دہراؤ پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ میرا جو امتی مجھ پر ایک بار درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے پھر میرے لیے وسیلہ (مقام دفیع) کی دعا کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا جس میرے امتی نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگی (ان شاء اللہ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے پیٹھ پیچھے (اس کی غیر موجودگی میں) اس کے لیے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا۔ مومن مسلمان کی غیر موجودگی میں دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے (مسلم شریف) اس حدیث پاک کی

marfat.com

روشنی میں ہر مومن مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے دوسرے تمام مومن مسلمانوں کے لیے خیر اور بھلائی کی دعا مانگتے رہیں اور یہ دعا بہت اہمیت رکھتی ہے ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اے اللہ تمام مومن مردوں اور تمام مومنہ عورتوں کی مغفرت فرما

اس دعا کے مانگنے سے دعا مانگنے والے مومن مسلمان کی سب سے پہلے بخشش ہوگی اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ مومن اللہ تعالیٰ کا ولی بننا چاہتا ہے وہ ہر روز ستائیس مرتبہ یہ دعا مانگا کرے اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ کی امت کی بخشش چاہنے والے مومن مسلمان کو اپنا دوست بنالے گا یعنی وہ ولی اللہ بن جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے آیت پڑھی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے اے رب انہوں ے بہکایا (یعنی بتوں نے) بہت لوگوں کو سو جو کوئی میری راہ چلا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہے اور یہ آیت جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو اُن کے بخش دے تو تو مالک ہے حکمت والا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا اے پروردگار میرے اُمت میری اور رونے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور تیرا رب جانتا ہے لیکن تم اُن سے جا کر پوچھو وہ کیوں روتے ہیں۔ جبرئیلؑ آپ ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا آپ کیوں روتے ہیں آپ ﷺ نے سب حال بیان کیا جبرئیلؑ نے اللہ تعالیٰ سے جا کر عرض کیا حالانکہ وہ خوب جانتا تھا اللہ نے فرمایا اے جبرئیلؑ محمد ﷺ کے پاس جا کر اور کہو ہم تم کو خوش کردیں گے تمہاری اُمت میں اور ناراض نہیں کریں گے۔ (سبحان اللہ)

جس کے چہرے پہ جلوؤں کا پہرہ رہا
نجم و طٰہٰ کی جھرمٹ میں چہرہ رہا
حسن جس کا ہر اک چھب میں گہرا رہا
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

جنت مومنین کی ہے

اللہ تعالٰی نے اس دنیا میں اچھے اور صالحہ اعمال کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم تمام اولاد آدم کو ہے۔ سب سے اچھا عمل ایک اللہ کی عبادت کرنا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کی رسالت کو ماننا ہے اس بات کا اظہار کلمہ طیبہ سے ہوتا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اس کلمہ کے بعد باقی اعمال صالحہ شروع ہوتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کلمہ طیبہ کو پڑھا اور نیک اعمال کیے اللہ تعالٰی نے انہیں مومنین کے خوبصورت الفاظ سے قرآن کریم میں خطاب فرمایا ہے اور انہیں مومن کا خوبصورت نام عطا فرمایا ہے۔ اور عزت سے سرفراز فرمایا اور جن لوگوں نے اللہ کی الوہیت اور وحدانیت کا انکار کیا اور اس کے رسول کی رسالت کا انکار کیا اور بتوں کی پوجا کرنے لگے اللہ نے انہیں کافر اور مشرک کے نام دے کر ذلیل وخوار کر دیا۔

اللہ تعالٰی نے تمام اولاد آدم کو حکم دیا کہ اگر وہ اپنی دنیاوی زندگی میں ایک اللہ وحدہ لا شریک کی بندگی کریں اور اس کے رسولوں کی تابعداری کریں اور نبی آخر الزمان محمد ﷺ کی تابعداری اور فرمانبرداری کریں گے تو وہ ایسے تمام ایمان والوں کو باغوں میں لے جائے گا باغوں کے مجموعہ کا نام جنت ہے قرآن کریم میں جہاں جہاں اعمال صالحہ کرنے کا حکم ہے اللہ کی عبادت کرنے کا حکم ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی تابعداری کا حکم ہے اور وہاں ان احکامات کے ماننے والوں اور ان احکامات پر عمل کرنے والوں کا اجر یعنی بدلہ جنت ہی بیان فرمایا ہے۔

سورۃ المومن آیت نمبر 40 میں اللہ اللہ ارشاد فرما رہا ہے۔

وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا۔

جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

marfat.com

ترجمہ: اور جو اچھا عمل کرے مرد خواہ عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے گنتی رزق پائیں گے۔

کوئی کافر مشرک خواہ یہودی ہو عیسائی سکھ ہندو ہو کوئی بھی جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ ان کے پاس ایمان نہیں ہے جنت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنین کو ملے گی کیونکہ جنت کا داخلہ ایمان کے ذریعے ہے اور ایمان کی پہلی سیڑھی پہلا ذینہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ جنت کی چابی ہے باقی جنت کے اعلیٰ درجات اعمال صالحہ کی کثرت سے ملیں گے۔ اعمال صالحہ جتنے زیادہ ہوں گے اتنا ہی اعلیٰ درجہ جنت میں ملے گا۔

اللہ تعالیٰ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 22 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ

تم ظالموں کو دیکھو گے کہ اپنی کمائیوں سے سہمے ہوئے ہوں گے۔

ظالمین سے مراد کافر ہیں جنہوں نے اللہ کی الوہیت اور وحدانیت کا انکار کیا اور رسول ﷺ کی رسالت کا انکار کیا اور کمائیوں سے مراد اعمال بد ہیں اور سب سے بڑا گناہ اللہ کی عبادت نہ کرنا اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا انکار کرنا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔

اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے وہ جنت کی پھلواریوں میں ہیں اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس ہے جو چاہیں یہی بڑا فضل ہے۔

ایمان یعنی کلمہ طیبہ پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر کوئی شخص یہ کلمہ پڑھتے ہی فوت ہو گیا تو وہ سیدھا جنت میں داخل ہو گیا اور زندگی اللہ نے عطا کی پھر اس زندگی میں نیک اعمال کیے تو پھر موت کے بعد اُن کی قبروں کو جنت کی پھلواریاں بنا دیا جائے گا اور قیامت قائم ہونے کے بعد وہ حقیقی جنت کی پھلواریوں میں داخل کیے جائیں گے ان شاء اللہ

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور آٹھ جنتیں ہیں اور اُن دروازوں میں کون کون سے خوش نصیب حضرات گذاریں گے ان کا ذکر فرمایا۔

marfat.com

پہلا دروازہ

جنت کے پہلے دروازہ پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ یہ دروازہ انبیاء کرام رسولوں کا شہداء کرام اور سخی مومنوں کا ہے تمام انبیاء کرام اور تمام رسول اس دروازے سے جنت میں داخل ہوں گے اور ان انبیاء کرام کے ساتھ تمام شہداء کرام اور اللہ کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنے والے غریب ومسکین مومنوں کی مدد کرنے والے سخی مومنین شامل ہوں گے۔ اللہ تعالٰی سورۃ النساء آیت نمبر 69 میں ارشاد فرمایا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

یہ سب لوگ جنت الفردوس کے مکین ہوں گے۔ سورۃ الکھف آیت نمبر 107 میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا۔

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے فردوس کے باغ اُن کی مہمانی ہے۔

فردوس جنت کے تمام طبقوں میں اعلیٰ ترین طبقہ ہے سب سے اونچا اس کے اوپر اللہ تعالٰی کا عرش ہے جہاں سے اس میں نہریں آتی ہیں اور ان نہروں کا ذکر سورہ محمد کی آیت نمبر 15 میں کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالٰی ارشاد فرمارہا ہے۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ

احوال اس جنت کا جس کا وعدہ متقیوں پرہیزگاروں سے ہے۔

فِيْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ

اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے (ذائقہ خراب نہ ہو)

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ

marfat.com

اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ

اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جن کے پینے میں لذت ہے (نہ جلن نہ بدبو ہوا لکحل کے بغیر)

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى

اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا

وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور اُن کے لیے (ایمان والوں کے لیے) اس میں ہر قسم کے پھل ہیں اور اپنے رب کی مغفرت

جنت میں چار نہریں ہیں جن کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ محمد میں کیا گیا۔ دیکھیں سورۃ کا نام محمد اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد ﷺ کے پاک نام کی سورۃ میں اپنے محبوب ﷺ کی امتیوں کے لیے چار نہروں کا ذکر فرمایا۔

حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر تمام جنتوں کو پیش کیا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے حبیب ﷺ ہم نے آپ کے امتیوں کے لیے مومن مسلمانوں کے لیے یہ جنتیں بنائی ہیں آپ ان جنتوں کا نظارہ فرمائیں۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جنت کی سیر کے دوران یہ چاروں نہریں دیکھیں تو میں نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ نہریں کہاں سے آرہی ہیں اور کہا جارہی ہیں حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ نہریں حوض کوثر کی طرف جارہی ہیں لیکن مجھے اس بارے میں خبر نہیں کہ یہ کہاں سے آرہی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کریں کہ وہ آپ کو ان کے بارے میں بتلائے اور دکھلائے کہ یہ نہریں کہاں سے آرہی ہیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض پیش کی اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک فرشتہ بھیجا وہ حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! آپ اپنی آنکھیں بند فرمائیں حضور اقدس ﷺ نے اپنی آنکھوں کو بند کیا

marfat.com

چند ساعت کے بعد وہ فرشتہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اپنی آنکھیں کھولیں۔ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنی آنکھوں کو کھولا تو دیکھا کہ میں ایک درخت کے پاس کھڑا ہوا اور اس درخت کے پاس میں نے سفید موتیوں کا ایک گنبد دیکھا سبز یاقوت کا اس کا دروازہ تھا سرخ سونے کا اسے تالا لگا ہوا تھا جیسے پہاڑ کے اوپر ایک پرندہ بیٹھا ہوا ہو یا ایک انڈیا ہے جس کو اس کے اوپر گرا دیا گیا ہے۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ چاروں نہریں اس گنبد کے نیچے سے نکل رہی ہیں میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو فرشتہ عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ آپ اس گنبد میں داخل ہو کر اس کو اندر سے بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس میں کیسے داخل ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے اوپر تو تالا لگا ہوا ہے فرشتہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اس تالے کی چابی آپ کے پاس ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ چابی کہاں ہے تو فرشتہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! اس تالے کی چابی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔

حضور اقدس ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو تالا کھل گیا حضور اقدس ﷺ اس گنبد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ اس گنبد کے چار ستون ہیں اور یہ چاروں نہریں پانی دودھ شراب اور شہد کی اس گنبد کے چاروں ستونوں سے نکل رہی ہیں آپ اس گنبد سے باہر نکلنے لگے تو فرشتہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے دیکھا فرشتہ عرنے کرنے لگا یا رسول اللہ! دوسری مرتبہ دیکھیں تو حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے دوبارہ دیکھا تو اس گنبد کے چاروں ستونوں پر بسم اللہ الرحمٰن لکھی ہوئی تھی آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا کہ بسم اللہ الرحمٰن کی میم سے پانی کی نہر اللہ کی "ہا" سے دودھ کی نہر رحمٰن کی میم سے شراب طہورا کی نہر اور رحیم کی میم سے شہد کی نہر نکل رہی ہے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے پہچان لیا کہ ان نہروں کا ماخذ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب ﷺ! آپ کا جو امتی بندہ مومن مسلمان مجھے میرے ان ناموں کے ساتھ یاد کرتے گا یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم تو میں اس خوش نصیب مومن مسلمان کو ان نہروں سے سیراب کروں گا۔ (بحوالہ مشکوۃ الانوار)

marfat.com

جنت کا دوسرا دروازہ

یہ دروازہ ان نمازیوں کے لیے ہے جو اپنی نمازوں اور وضو کو مکمل کرتے ہیں مومن مسلمان رکوع و سجود احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں بھاگتے بھاگتے رکوع نہیں کرتے ابھی تسبیحات مکمل نہیں ہوتی کہ سجدہ میں چلے جاتے ہیں اور پہلے سجدہ کی تسبیح مکمل نہیں ہوتی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ یہ مومن کی نماز نہیں مومن کی نماز سکون سے ادائیگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہیں جس مومن مسلمان کو نماز میں سکون نہیں اس کو پھر کہیں بھی سکون نہیں اور نماز کے لیے وضو نہایت احتیاط کے ساتھ کرتے ہیں پاؤں کی انگلیوں کا خلال ضروری ہے داڑھی مبارک کے تمام بال پانی سے تر ہونا ضروری ہیں کانوں کی لوؤں کے نیچے اور ٹھوڑی کے نیچے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے سر کا مسح صحیح طریقہ سے کرنا یہ کامل وضو ہے ایسے مومن مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون آیت نمبر نو تا گیارہ میں ارشاد فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

ترجمہ: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

نماز کی حفاظت کی تین صورتیں ہیں۔ ہمیشہ پڑھنا صحیح وقت پر پڑھنا صحیح طریقہ سے فرائض واجبات سنن اور مستحبات سے پڑھنا نماز پڑھی کمال نہیں بلکہ نماز قائم کرنی اور اس کی حفاظت کرنی کمال ہے اور نماز کی حفاظت یہ ہے کہ ایسے گناہوں سے بچے جن سے نیکی برباد ہو جاتی ہے۔ رزق حلال کمانا اور رزق حلال کھانا مومن مسلمان کے لیے بہت ضروری ہے۔ فردوس کی میراث سے مراد کہ جنت مومنین کی وراثت ہے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی اور مومن کی وراثت کے مومن ہی وارث ہوتے ہیں۔

جنت کا تیسرا دروازہ

یہ دروازہ اُن مومنین کے لیے ہے جو اپنے حلال مال میں سے اللہ تعالیٰ کا حصہ یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ سورۃ المومنون آیت نمبر چار میں مومن کی اس صفت کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ

marfat.com

اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔

مومنین پر واجب ہے کہ اپنے حلال مال میں سے چالیسواں حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ کی مخلوق غریب اور مسکین مسلمانوں کو دیں تاکہ وہ بھی پیٹ بھر کر کھانا کھاسکیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی پہلی آیات میں ارشاد فرمایا۔

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن کریم) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں جو مسلمان غریب مسکین ہیں زکوٰۃ وصدقات وخیرات سے اُن کی مدد کرتے رہنا یہ سب اللہ کی راہ میں خرچ ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی غریب مخلوق کی مدد کرتے رہتے ہیں ایسے مومنین کے لیے اللہ تعالیٰ نے انعامات کا اعلان فرمایا ہے سورۃ الواقعہ آیت نمبر دس تا بارہ

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ

اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے وہیں مقرب بارہ گاہ ہیں چین کے باغوں میں

ایسے مومنین جنت کے تیسرے دروازے سے داخل ہوں گے اور جنت نعیم میں جگہ پائیں۔

جنت کا چوتھا دروازہ

یہ اُن خوش نصیب ایمان والوں کے لیے ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ اچھے صالح کام کرنا اچھے کاموں کی تلقین کرنا برے کاموں سے اپنے آپ کو روکنا اور دوسروں کو برائیوں سے روکنا یہ ایمان والے مومنین کی صفت ہے۔

ایسے مومن مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ آیت نمبر 71 میں ارشاد فرمایا۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ

marfat.com

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور ہر برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کریگا بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مومن مرد اور مومن عورتیں زندگی میں ایک دوسرے کے دوست یعنی ولی ہیں اور مرنے کے بعد بھی مومنین کے لیے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔ دین کی تبلیغ کرنا صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرنا کافروں اور شیطان کے راستے پر چلنے سے منع کرنا حرام و حلال کی پہچان کروانا نماز قائم کرنا خود بھی پڑھنا اور دوسرے مومنین مسلمانوں کو نماز کی ترغیب دینا زکوۃ دینا اور دوسرے مسلمانوں کو ترغیب دینا۔ یہ سب مومنین کی صفات ہیں مگر یہ صالح کام اس وقت قبول ہوں گے جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانیں گے تابعداری اور فرمانبرداری کریں گے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت تمام اعمال صالح پر فضیلت رکھتی ہے حضور نبی کریم ﷺ کا ہر امتی ایک دوسرے کا دوست ہے یہی وجہ ہے کہ ہر مومن مسلمان نبی کریم ﷺ کی امت مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہتا ہے یہ دوستی کا حق ادا کرتا ہے ایسے مومن مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے انعامات کا اعلان فرمایا ہے سورۃ التوبہ آیت نمبر 72 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

ترجمہ: اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی یہی ہے بڑی مراد پائی۔

اللہ تعالیٰ نے تمام مومن مردوں اور منہ عورتوں سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔
اور جنت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ہمیشہ راضی ہوگا۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کسی عمل کا بدلہ نہ ہوگا یہ خاص رب تعالیٰ کا عطیہ ہوگا جو صرف ایمان والوں کے لیے مخصوص ہے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس مومن مسلمان سے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے راضی ہوں اور اسے نیک اعمال کی توفیق ملے جب رب کسی بندے سے راضی ہوتا ہے تو فرشتوں میں اس اعلان ہوتا ہے کہ ہم اس بندے سے راضی ہیں تم بھی اس سے راضی ہو جاؤ اور تمام زمین والوں کے دلوں میں اس کی محبت پڑ جاتی ہے بزرگان دین اولیاء کرام کی طرف دلوں کا مائل ہونا اُن کے محبوب الٰہی ہونے کی علامت ہوتی ہے۔

جنت کا پانچواں دروازہ

یہ دروازہ ان مومنین کے لیے ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کا خاتمہ کرنے والے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے (مسلم شریف جلد ششم)

نفس کو جو باتیں ناگوار ہیں ان میں نماز پنجگانہ ذکر و اذکار (مجموعہ عبادات) پر صبر کرنا غصہ روکنا عفو و حلم صدقہ و خیرات جہاد فی سبیل اللہ (جہاد اصغر و جہاد اکبر) ان کاموں کے ذریعے جنت میں جانا ہوگا۔

نفس کی خواہش کیا ہیں۔ شراب نوشی کرنا۔ زنا اور بے حیائی کرنا غیر عورت کو جان بوجھ کر غور سے دیکھنا مومن مسلمان کی غیبت کرنا جھوٹ بولنا ایسے کاموں سے بچنے والوں کے لیے جنت ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ النّٰزِعٰتِ آیت نمبر 40/41 میں ارشاد فرما رہا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔

ترجمہ: اور وہ اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کی خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

وہ بندہ مومن جو شیطان اور نفس کے بہکاوے میں آ کر کوئی گناہ کرنے لگے پھر رب

marfat.com

تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے اور رب تعالیٰ کو حساب دینے کو یاد کر کے گناہ کو ترک کر دے گناہ یا گناہ والے کام سے ہٹ جائے تو وہ مومن جنتی ہے۔اور جو بندہ مومن خوف قیامت کی وجہ سے نفس کو بری خواہشوں سے روکے وہ جنتی ہے الھوی سے مراد ناجائز خواہش ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ ایک غزوہ سے واپس مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ طیبہ کے باہر رک گئے اصحابہ کرام کے دل میں خیال آیا کہ ہوسکتا ہے وحی کا نزول ہوا ہو اور ہم کسی اور قبیلہ کی طرف جہاد کے لیے روانہ ہونے والے ہیں جب تمام اصحابہ کرام حضور اقدس ﷺ کے نزدیک پہنچ گئے تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے جہاد اکبر کی طرف واپس آئے ہیں اصحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! تلواروں کے وار سے ہمارے جسم چھلنی ہیں اگر یہ چھوٹا جہاد ہے تو پھر جہاد اکبر کون سا ہے۔حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا نفس کے ساتھ جہاد کرنا جہاد اکبری ہے۔حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نفس کے بارے میں مشقت مت اٹھاؤ اور اس کی حاجت روائی مت کرو قیامت کے دن اللہ کے حضور پوچھ گچھ ہوگی اور تمہارے جسم کے اعضا تمہارے خلاف گواہی دیں گے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 36 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

بے شک کان اور آنکھ اور دل اان سب سے سوال ہونا ہے۔

اگر جسم کے اعضاء کو اللہ تعالی کی نافرمانی والے برے کاموں پر لگایا تو ہمارے دشمن بن جائیں گے اور اگر اللہ تعالیٰ کی تابعداری والے صالح نیک کاموں پر لگایا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا اور اس اجر کا ذکر اللہ تعالیٰ سورۃ الحج آیت نمبر 23 میں فرما رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔

ترجمہ: بے شک اللہ داخل کریگا انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہیں اس میں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور موتی اور وہاں اُن کی پوشاک ریشم ہے۔

marfat.com

جنت میں چار نہروں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ بندہ مومن جب نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور بازوؤں میں جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی کہنیوں تک وہاں تک ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے جن پر موتیوں کا جڑاؤ ہوگا اور ریشم کا لباس مومنین کو پہنایا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ ہر مومن مسلمان کو نصیب کرے آمین)

جنت کا چھٹا دروازہ

یہ دروازہ اُن مومن مسلمانوں کے لیے جو اپنی دنیاوی زندگی میں حج وعمرہ ادا کرتے رہے ہوں گے۔ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم حج وعمرہ ادا کرتے رہو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کرتا رہے گا اور گناہوں کی معافی پر جنت کی خوش خبری ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 196 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو

حج اور عمرہ یہ عبادت خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری ہے ہر مال دار صاحب استطاعت مومن مسلمان پر زندگی میں ایک حج فرض ہے اور عمرہ کی ادائیگی کرتے رہنا ضروری ہے حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے حضرت اقرع بن حابسؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال حج فرض ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کردوں تو ہر سال حج فرض ہو جائے اور اگر ہر سال حج فرض ہو جائے تو تم اسے ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لیے حج پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے اور جو مومن مسلمان اسے سے زیادہ کرے وہ نفل ہے (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج اور عمرہ کو یکے بعد دیگرے ادا کرو (یعنی الگ الگ ارکان ادا کرو) اس لیے کہ یہ دونوں افلاس اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے چاندی اور سونے کی میل کو دور کردیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (ترمذی شریف)

حج ہر اس مومن مسلمان پر فرض ہے جو مال دار ہو اور جسمانی طور پر صحت مند ہو۔

marfat.com

سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 97 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جان سے بے پرواہ ہے۔

جو بندہ مومن حج اور عمرہ کا خرچ کر سکتا ہے یعنی اتنا مال ہے کہ گھر والے بھی محتاج نہ ہوں اور وہ بندہ جسمانی طور پر صحت مند ہے چل پھر سکتا ہے تو اس کو ضرور کعبہ شریف جانا چاہیے اور جس نے مال کے ہوتے ہوئے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں وہ ایسا ہی ہے جیسے جانور دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص (مسلمان) زاد راہ اور بیت اللہ شریف تک پہنچا دینے والی سواری کے مصارف کا مالک ہو اور پھر اس نے حج نہیں کیا تو اس کے یہودی و نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں۔

جو بندہ مومن اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری اور رسول اللہ ﷺ کی تابعداری اور سنت پر عمل کرتے ہوئے حج اور عمرہ ادا کریگا اور پھر ساری عمر ایسے گذارے گا جیسے احرام کی حالت میں ہوتے ہیں کسی کا نقصان نہیں کرتے مومن مسلمان بھائی کے مال و جان عزت و آبرو کو نقصان نہیں پہنچاتے کسی مومن مسلمان بھائی کی غیبت اور چغلی نہیں کرتے شبہ والے مال اور نشہ آور اشیاء کی فروخت نہیں کرتے والدین کی تابعداری کریں بیوی بچوں کے حقوق ادا کریں انہیں رزق حلال کما کر دیں تو ایسا مومن مسلمان قیامت والے دن دس گناہ گاروں کی شفاعت کروائے گا۔ ان شاء اللہ۔ ایسے مومن مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل آیت نمبر 132 اور 133 میں بے پناہ اجر و ثواب کا بیان کیا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور اللہ اور رسول کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

marfat.com

وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی جانب جس کی چوڑان میں آسمان و زمین آجائیں پرہیزگاروں کے لیے تیار کر رکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی تابعداری اور فرمانبرداری کرو اور اداء عبادت میں جلدی کرو اور اس میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور ایسے مومنین کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی ہے جس کی وسعت اتنی ہے کہ زمین و آسمان اس کے آگے چھوٹے پڑ جائیں۔

جنت کا ساتواں دروازہ

یہ دروازہ اللہ تعالیٰ کے دین اسلام کی حفاظت کرنے والوں کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے لیے مخصوص ہے جن کا مقصد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کرنا اور دین اسلام کو سربلند اور عزت ہے۔

سورۃ الانفال آیت نمبر 45 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان ولو! جب دشمن کی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی بہت یاد کرو کہ تم مراد کو پہنچو۔

دین اسلام کے دشمنوں کے مدمقابل ہو تو ایمان والوں کو گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ ثابت قدم رہ کر ڈٹ کر مقابلہ کریں اور ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہوتی ہے کہ اسلام کے مجاہد لڑائی کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھتے ہیں نماز کے علاوہ کسی اور عمل کا کثرت سے حکم نہیں ہوا مگر دو اعمال ایسے ہیں جن کے لیے کثرت کا حکم ہوا ایک ذکر اللہ اور دوسرا نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا حج کے دوران ارکان حج کے بعد کثرت سے ذکر اللہ کا حکم ہوا جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے کا حکم ہوا۔ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھانے سے قبل تسبیحات اور ذکر اللہ کا حکم اور پھر دشمن اسلام سے جنگ کے دوران کثرت سے ذکر اللہ کا حکم ہو رہا ہے۔ پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو اجر کتنا اعلیٰ ملتا ہے۔

marfat.com

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات میں جنت کی سیر کر رہا تھا (سبحان اللہ) اور اپنے امتیوں کے رہنے کی جگہ کو ملاحظہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں اپنے بندوں اور میرے امتیوں کے لیے بڑی خوبصورت جنت تیار کر رکھی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ فرشتوں کی ایک جماعت ایک بہت بڑا اور خوبصورت محل تیار کر رہی ہے اُس محل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی اچانک وہ فرشتے تعمیر کرتے کرتے رک گئے میں نے اُن فرشتوں سے پوچھا اے ملائکہ تم اس محل کی تعمیر سے کیوں رک گئے ہو۔ تو فرشتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس محل کا خرچ پورا ہو چکا ہے حضور اقدس ﷺ نے پوچھا اس محل کا خرچ کیا ہے تو فرشتے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ اس محل کا خرچ اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر ہے اس محل کا مالک جس کے لیے یہ محل تیار ہو رہا ہے وہ نیچے زمین پر اللہ تعالیٰ کے ذکر پاک میں معروف تھا اس کی زبان سے ایک بار لفظ اللہ نکلتا تو اس کے بدلے ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی لگاتے ہیں وہ ذکر کرتے کرتے رک گیا تو ہم اس کے محفل کی تعمیل سے رک گئے اب جس وقت وہ بندہ مومن دوبارہ ذکر اللہ کرے گا ہم پھر اس کے محفل کی تعمیر میں لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 20 فرمایا۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْلَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ

ترجمہ: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اُس میں سے کچھ دیں اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

نبی پاک ﷺ کے فرمان پاک کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے بذریعہ قرآن کریم فرمائی اور سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 135 میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کی قبولیت کو اپنے ذکر کے ساتھ منسلک کر رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْ فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْ اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوااللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْ لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْ عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

اور (ایمان والے) وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد

marfat.com

(ذکر اللہ) کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔

فاحشہ سے مراد کبیرہ گناہ اور ظلم سے مراد صغیرہ گناہ میں ان سب گناہوں سے توبہ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ اس آیت میں بھی الا اللہ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی جائے تو ایسی توبہ فوراً قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ گناہوں پر اڑنا مومن کا نہیں شیطان کا کام ہے مومن کی صفت توبہ ہے کہ شیطان اور نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اگر کوئی گناہ کر بیٹھا تو فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور ندامت کا اظہار کرے اور توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کرے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنین کے لیے سورۃ البینۃ کی آیت نمبر 6 تا آٹھ میں انعامات کا ذکر فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ۔

بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہترین ہیں ان کا صلہ ان کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے رضی اور وہ اُس سے رضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

جنت کا آٹھواں دروازہ

یہ دروازہ اُن کامیاب مومنوں کے لیے ہوگا جو حرام کی طرف دیکھنے سے اپنی نظروں کو بچانے والے ہوں گے (حرام مال اور حرام کام یعنی کسی غیر عورت کی طرف دیکھنا بھی حرام اور حرام کمانا تو حرام ہی ہے) نیکی کا کام کرنے والے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے صلہ رحمی کرنے والے مومنین پر رحم کرنا تو اعلیٰ درجہ کی صلہ رحمی ہے جانوروں اور دوسرے غیر مذاہب کے لیے بھی رحم کرنے والے اور حسنات یعنی نیکیوں کی کثرت کرنے والے مومنین کے لیے یہ آٹھواں دروازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 136 میں ایسے کامیاب مومنین کے لیے ارشاد فرمایا۔

marfat.com

اُولٰٓئِكَ جَزَاۤؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ۔

ایسوں کو بدلہ اُن کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ اُن میں رہیں اور کامیوں (صالح کام کرنے والوں) کا کیا اچھا بدلہ ہے۔

سورۃ النّٰزعٰت آیت نمبر 40 اور 41 میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کی خواہش سے رکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک دروازہ اپنے روزدار مومنین کے لیے مخصوص کر رکھا ہے جس کا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے صرف اور صرف روزدار مومنین ہی گزر سکیں گے۔ روزہ خاص الخاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ رزہ دار میرے لیے روزہ رکھتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی آخرالزمان محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کی جزاء کا بیان ہزاروں سال پہلے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے فرمایا۔ روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے اللہ تعالیٰ کو پکارا اور عرض کیا یا اللہ! جس طرح تو نے مجھے عزت سے سرفراز فرمایا ہے میری مثال کسی اور کو بھی تو نے معزز کیا ہے اور اسی طرح جیسے تو نے مجھ سے کلام فرمایا اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ میرے کچھ بندے ہیں جن کو میں آخری زمانے میں دنیا میں بھیجوں گا وہ میرے محبوب اور تمام انبیاء کے امام محمد ﷺ کی امت میں سے ہوں گے میں اُن کی رمضان المبارک کا مہینہ عطا کروں گا وہ میری محبت کیوجہ سے رمضان کے روزے رکھیں گے پس میں اُن کو رمضان المبارک کے مہینے کے سبب معزز کروں گا اور میں تجھ سے زیادہ اُن کے قریب ہو جاؤں گا بے شک میں نے تیرے ساتھ کلام کیا حالانکہ میرے اور تیرے درمیان ستر ہزار پردے ہیں پس جب میرے حبیب محمد ﷺ کی امت روزے رکھے گی پیاس سے اُن کے ہونٹ سفید ہوں گے بھوک کی وجہ سے اُن کے رنگ زرد ہوں گے تو روزہ کی افطاری کے وقت میں اُن ستر ہزار پردوں کو اٹھا لوں گا اور اُن مومنین کے انتہائی قریب ہو جاؤں گا وہ جو دعا بھی مانگیں گے میں قبول کروں گا اے موسیٰ خوش خبری اس شخص کے لیے جس نے رمضان میں اپنے جگر کو پیاسا اور اپنے پیٹ کو

marfat.com

بھوکا کیا اُن کی جزا میری ملاقات اور میرا دیدار ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ 18)

اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہونے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔ تقوی اور پرہیز گاری روزے کی بنیاد ہیں۔

سیرت پاک رسول ﷺ میں ایمان والوں کے لیے اہم پیغام لکھا ہے کہ ایمان والوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ماہ رمضان کی حرمت کو قائم و دائم رکھیں اور اپنے دل کو حسد اور مسلمانوں کی دشمنی سے محفوظ کریں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ صرف اور صرف متقی لوگوں کا روزہ قبول کرتا ہے اور متقی وہ لوگ ہیں جو ہر وقت اپنے رب تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں اور رب تعالیٰ سے ڈرنے والے اپنے مومن مسلمان بھائیوں کی عزت آبرو اور مال و جان کی حفاظت کرتے ہیں نقصان نہیں پہنچاتے اور متقی لوگ ہر قسم کی بے حیائی اور گندگی وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ پھر اس تقویٰ کی حالت میں زندگی گذارنے کے بعد جب ایمان والے اللہ تعالیٰ کے حضور چلے جائیں گے پھر روز حشر جب اپنی قبروں سے اُٹھیں گے تو اُن کے روزے اُن کا استقبال کریں گے روزے دار اپنے روزوں کو پہچان لیں گے روزہ دار مومنین کو قبر سے نکلتے ہی دستر خوان تحائف اور ٹھنڈے میٹھے جنتی پانی کے کوزے پیش کیے جائیں گے اُن سے کہا جائے گا کہ تم کھاؤ حالانکہ تم بھوکے رہتے تھے جب دوسرے لوگ پیٹ بھر کر کھاتے تھے اور تم پیو حالانکہ تم پیاسے رہتے تھے جب لوگ سیر ہو کر پیتے تھے تم آرام کرو کھاؤ اور پیو جب کہ دوسرے لوگ حساب و کتاب میں الجھے ہوں گے اور امت محمدیہ ﷺ کے روزہ دار مومنین کی مہمان نوازی ہوگی پھر یہ روزہ دار مومنین اپنے دروازہ الریان سے جنت میں داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعرا آیت نمبر 89/90 میں انہی کامیاب و کامران مومنین کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ط وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر اور قریب لائی جائے گی جنت پر پرہیزگاروں کے لیے۔

marfat.com

تمام مومن آپس میں بھائی ہیں

ہر مومن مسلمان اپنے دوسرے مومن مسلمان کا بھائی ہے۔ اس دینی رشتہ کی بنیاد کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اس پاک کلمہ کے پڑھنے والے خواہ کسی رنگ ونسل سے تعلق رکھتے ہوں خواہ زبان علیحدہ علیحدہ ہو مگر سب آپس میں بھائی ہیں اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات آیت نمبر 10 میں ارشاد فرمارہا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔

مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں یہ رشتہ دینی رشتہ ہے اور تمام دنیاوی رشتوں سے مضبوط ہے۔

اس رشتہ نے تمام دنیا عالم کے مسلمانوں کو نزدیک کر دیا ہے۔ عرب شریف میں حج وعمرہ کے موقع پر ہم تمام مسلمان ایک دوسرے سے ایسے گلے ملتے ہیں جیسے ماں جائے بھائی آپس میں ملتے ہیں اس رشتہ کی حرمت نے ہر ایک مسلمان کے مال و جان کو دوسرے مسلمان پر حرام قرار دیا ہے۔ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ہر مسلمان کے ہر مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔

1- جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

2- جب وہ دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔

3- جب وہ ملاقات کرے تو سلام کرے۔

4- جب وہ چھینکے تو یرحمک اللہ کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے۔

5- اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی خیر خواہی کرے (اس کے ساتھ حسن ظن رکھے)

6- جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو۔

marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے ہر ایک مسلمان پر ہر دوسرے مسلمان کی عزت آبرو اور مال و جان کو نقصان پہنچانا حرام قرار دیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے یعنی گناہ ہے اور مسلمانوں سے جنگ کرنا کفر کا کام ہے۔ (مشکوۃ شریف)

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی بھلائی کے لیے ایک کامل درس رہا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

خبردار بدگمانی کو عادت نہ بنانا بدگمانی تو بالکل جھوٹی بات ہے۔

مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرنا اور نہ ایسی باتوں کو اپنے کان تک پہنچنے دینا۔

بڑھنے کے لیے جھگڑا مت کرنا۔ مومنوا آپس میں باہمی حسد نہ کرنا اور نہ ہی باہمی بغض رکھنا کس مسلمان کی پس پشت برائی نہ کرنا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو! آپس آپس میں بھائی بھائی کر رہنا جیسا کہ تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے آپ ﷺ نے فرمایا مسلم مسلم کا بھائی ہے بھائی پر نہ کوئی ظلم کرے نہ اسے رسوا کرے نہ حقیر جانے انسان کے لیے یہی برائی بہت زیادہ ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کو حقیر سمجھے مسلمان کا مال، خون، عزت دوسرے مسلمان پر بالکل حرام ہے۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو اور جسموں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے پھر دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے پھر فرمایا خبردار ایک مسلمان کی خرید پر دوسرا مسلمان خریدار نہ بنے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ سید عالم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

چھ آدمیوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور میں نبی ﷺ بھی ان پر لعنت کرتا ہوں اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔

-1 کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا۔

-2 اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔

-3 میری امت پر جبر و جور سے مسلط ہونے والا تا کہ جنھیں اللہ تعالیٰ نے عزت مند قرار دیا ہے انھیں ذلیل کرے اور جنھیں اللہ نے ذلیل ٹھہرایا ہے انھیں معزز بنائے

marfat.com

(عزت والا مومن ہے کافر نہیں کافروں کے ساتھ مل کر مومنوں کو بے عزت کرنے والا لعنتی ہے)

4- اللہ تعالیٰ کے حرم کو حلال کرنے والا۔

5- میری عترت کو اللہ تعالیٰ نے جو حرمت عطا فرمائی ہے اسے پامال کرنے والا۔

حضور اقدس ﷺ کے اہل بیت اطہار کی توہین کرنے والا ان کے مقابلے میں باطل کی عزت کرنے والا۔

بخاری شریف جلد نمبر سوم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب کسی شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔ مسلمان پر لعنت کرنا مسلمان کو قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے مسلمان پر کفر کی تہمت لگائی تو ایسا ہے جیسے اس کو قتل کر دیا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کو یہ نہ بتاؤں کہ جس پر دوزخ حرام ہے وہ کون ہے؟ اور دوزخ اس پر حرام ہے۔ فرمایا۔ ہر وہ شخص جو میانہ رو اور خوش کلام ہے نیک ہے اور نرم خو و نرم دل و نرم اخلاق ہے۔ (ترمذی شریف)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس میں یہ تین باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کے بازو پھیلا دے گا اور بہشت میں داخل کر دے گا۔ کمزور کے ساتھ نرمی کرنا۔ والدین پر شفقت و مہربانی کرنا اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ (ترمذی شریف)

جباری و قہاری و جبروت قدوس
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
(اقبال)

marfat.com

مومن وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو مانیں

اللہ تعالیٰ نے انعام یافتہ حضرات مقدسہ کے چار درجت بیان فرمائے ہیں۔ یہ خوش حضرات وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا۔

سورۃ النساء آیت نمبر 69 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

انبیاء کرام کا درجہ سب سے بلند و بالا ہے اور دوسرا درجہ صدیقین کا ہے صدیق کہتے ہیں۔ جو سچ کی گواہی دے اور سچ کا ساتھ دے ہر نبی کے ساتھ صدیقین ہوئے ہیں۔

ہمارے نبی کریم کے تمام اصحابہ کرامؓ صدیقین میں شمار ہوتے ہیں اور صدیق اکبر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا لقب ہے تیسرا درجہ شہید کا ہے جو مومن مسلمان دین اسلام کی حفاظت کی خاطر کافروں سے لڑتا ہوا۔ قتل ہو جائے اسے شہید کہتے ہیں مگر یہ جہاد اصغر کا شہید ہے۔ ایک شہید جہاد اکبری کا ہوتا ہے۔ جہاد اکبری اپنے نفس کی ناجائز خواہشات اور شیطان کے وساوس اور تدابیر کے ساتھ لڑنے والے بھی شہید کہلاتے ہیں۔

چوتھا درجہ صالحین کا ہے صالحین اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو کہا جاتا ہے جنہیں ولی اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ولی اللہ شہید بھی ہوتے ہیں اور صالحین بھی ہوتے ہیں کیونکہ یہ جہاد اکبری کرتے ہیں اس واسطے شہید کا درجہ بھی پا لیتے ہیں۔

تمام انبیاء کرام کا دینِ اسلام ہی تھا ہر نبی ﷺ اپنے اپنے دور میں دین اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے۔ ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے اور دوسروں کو ایک اللہ ہی کی عبادت کا حکم دیتے رہے۔

marfat.com

سورۃ المومنون کی آیت نمبر 52 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ۔

اور بے شک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمہارا رب ہو تو مجھ سے ڈرو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخرالزمان محمد ﷺ تک تمام انبیاء کرام دین اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے۔

انبیاء کرام کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد دین اسلام کی تبلیغ انبیاء کرام کے جانشین اولیاء اللہ کرتے رہے اور یہ دین اسلام ترقی پاتا رہا ہر نبی کی امت میں اولیاء کرام ہوئے ہیں مگر آخری نبی محمد ﷺ کی آخری امت امت محمد یہ ﷺ میں اولیاء کرام کی تعداد سب سے زیادہ ہے چونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں تا قیامت آپ ہی کی نبوت و رسالت جاری و ساری ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کی امت میں اولیاء کرام کی تعداد پہلی امتوں کے مقابلے میں زیادہ رکھی ہے اور آج حضور اقدس ﷺ کی امت کے اولیاء کرام کی تبلیغ کی بدولت دین اسلام دنیا کے کونے کونے اور چپے چپے تک پہنچ گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ یونس آیت نمبر 62 میں اپنے ولیوں کا بیان فرمارہا ہے۔

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں ولی کی شان بیان ہو رہی ہے ولی کی اصل ولا سے ہے جس کے معنی قرب الٰہی ونصرت الٰہی ہیں ولی اسے کہتے ہیں جو فرائض سے قرب الٰہی حاصل کرے اور ہمیشہ اطاعت الٰہی میں مشغول رہے۔ ولی کا دل نور جلال الٰہی کی معرفت میں مستغرق ہو جب دیکھے جدھر دیکھے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور جب سنے اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہی سنے اور جب ولی کی زبان حرکت میں آئے تو اس زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہی بیان ہو اللہ کے ولی کا جسم جب حرکت کرے تو اطاعت الٰہی میں حرکت کرے اور جب کسی چیز کی کوشش کرے تو اسی امر کی کوشش کرے جو قرب الٰہی کا ذریعہ بنے اللہ تعالیٰ کا ولی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہمیشہ لگا رہے اور ذکر الٰہی سے کبھی نہ تھکے ولی کی زبان ذکر الٰہی سے ہمیشہ تر رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ولی اپنی آنکھوں سے دلائل قدرت الٰہی کو دیکھے اور دل کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو نہ دیکھے یہ کیفیت اولیاء اللہ کی ہے۔ بندہ مومن جب اس حال پر پہنچتا ہے تو

marfat.com

اللہ اس کا ولی و ناصر اور معین و مددگار بن جاتا ہے ولی اللہ کی خاص صفت ایک یہ بھی ہے کہ ان کا اعتقاد صحیح مبنی بر دلیل ہو۔ بدعقیدہ شخص ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔ ولی اللہ کے لیے لازمی ہے کہ اعمال صالحہ شریعت کے مطابق بجالاتا ہو۔ ولایت قرب الٰہی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہنے کا نام ہے۔ بندہ مومن جب اس مقام پر پہنچتا ہے تو پھر اس کو کسی چیز کا خوف نہیں رہتا اور نہ کسی شے کے چھن جانے کا غم ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ولی وہ ہے جسے دیکھیں تو اللہ یاد آ جائے۔ ولی اللہ ایمان اور تقویٰ دونوں صفات کا حامل ہوتا ہے۔ ایمان و تقویٰ کی صفات سے مزین ان خوش حضرات کی خدمت میں جانے کا حکم اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ سورۃ التوبۃ آیت نمبر 119 میں ارشاد ربانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس دور میں اولیاء اللہ ہی میں جو صادق الایمان ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی اخلاص کے ساتھ تصدیق کرتے ہیں۔ اس پرفتن دور میں یہود و نصاریٰ اور دوسری غیر مذہب اور بدمذہب قوتیں شیطانی طاقت کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے بنیادی عقائد اور ایمان پر حملہ آور ہو رہی ہیں اور ان طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ تمام مومنین اولیاء اللہ کی مدد سے ہی کر رہے ہیں اور یہ طاغوتی اور باطل قوتیں سینکڑوں سال کی بھاگ دوڑ کے باوجود دین اسلام اور مومنین کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے ہیں اور ان باطل قوتوں کا منہ کالا ہی ہے اور ہمیشہ منہ کالا ہی رہے گا۔ (ان شاء اللہ)

اللہ تعالیٰ کے ولی مومنوں کے مددگار ہیں اس مدد کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم کی سورۃ المائدہ آیت نمبر 56 میں فرمایا۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ۔

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ محمد مصطفےٰ ﷺ اور مومنین آپس میں دوست ہیں ان کے علاوہ ان مومنوں کا کوئی اور دوست نہیں ان مومنوں کی نشانی یہ بیان فرمائی کہ نماز قائم کرتے ہیں (ذکر اللہ درود وسلام تسبیحات حمد وثناء سب شامل ہیں) اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے سے مراد اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکساری کے ساتھ توبہ استغفار میں لگے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کے ذریعے ایمان والوں کی مدد فرماتا ہے ایمان والوں کا ایمان اور اللہ تعالیٰ کا دین اسلام ان اولیاء اللہ کے ذریعے محفوظ ہے اور محفوظ رہے گا کیونکہ اولیاء اللہ دین اسلام کے مددگار ہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سید المرسلین ﷺ کے کامل امتیوں (علماء حق) کی مدد فرماتا ہے اور یہی علماء حق اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سورۃ الحج آیت نمبر 40 میں فرمارہا ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا۔

وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اس بات پر کہ انھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جائیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔

اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا بے شک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ پہلی امتیں خانقاہوں، گرجاؤں اور کلیساؤں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتی تھیں اور مسجدیں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کا مراکز ہیں اب یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے اپنے عبادت خانوں میں انبیاء کرام کی فرضی مورتیاں رکھ کر ان کو شرک کا ہیڈ کوارٹر بنا دیا ہے۔ اس وقت پوری دنیا میں صرف مسجدیں ہی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کے ولی دنیا کے جس کونے میں بھی تشریف فرما ہوئے سب

marfat.com

سے پہلے انھوں نے مسجد قائم کی تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکیں اور سکون کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھ سکیں۔

پوری دنیا کی تاریخ اپنے سامنے تم رکھیں تو پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کامل نے سب سے پہلے اللہ کا گھر یعنی مسجد بھی بنائی۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور میں تشریف لائے اور سب سے پہلے مسجد بنائی۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اجمیر شریف تشریف فرما ہوئے تو سب سے پہلے مسجد ہی بنائی۔

مساجد کو بنانا اور آباد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کے ساتھ یہ دین اسلام کی مدد ہے اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں کی مدد فرماتا ہے کہ لوگوں کا رخ اپنے ولیوں کی طرف پھیر دیتا ہے۔ لوگ جوق در جوق آتے ہیں ایمان کی دولت سے مالا و مال ہوتے ہیں اور دین اسلام پھیلتا جاتا ہے۔

سورۃ الحج کی آیت نمبر 41 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ۔

ترجمہ: وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لیے سب کاموں کا انجام۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو زمین کا کنٹرول دیا ہے۔ جہاں بھی اولیاء اللہ تشریف فرما ہوئے پورا خطہ ان کے قابو میں ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ کی پوری تاریخ آپ کے سامنے ہے ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مقابلہ میں لاہور کا حاکم آیا اور شکست کھا کر مطیع ہوا اور مسلمان ہو کر نام کمایا اس طرح دنیا کے ہر خطے میں اللہ تعالیٰ کے ولیوں نے باطل قوتوں کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول نبی کریم ﷺ کی مدد ہمیشہ اولیاء اللہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ولیوں کے اوصاف بیان فرمائے کہ ہماری مدد سے جب وہ زمین میں قابو پالیں تو پھر کیا کریں گے۔ نماز قائم کریں گے نماز کے لیے پہلے مسجد بناتے ہیں پھر نماز قائم ہوتی ہے۔ زکوۃ دیتے ہیں اور اہم کام یہ کہ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ۔

بھلائی کرتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں برائی سے بچتے ہیں اور دوسروں کو

marfat.com

برائیوں سے بچاتے ہیں۔

اور یہی صفت اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی بیان فرمائی ہے۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 109 میں ارشاد ربانی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ۔

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

تمام امتوں میں سے بہترین امت امت محمدیہ ﷺ ہے اور یہ اعلیٰ اعزاز اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ ﷺ کو عطا فرمایا ہے اور یہ اعلیٰ اعزاز ہمیں ہمارے نبی مکرم امام الانبیاء ﷺ کے طفیل عطا ہوا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کرام سے افضل و اعلیٰ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو امت بھی افضل و اعلیٰ عطا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی امت کے علماء حق اولیاء کرام پہلی تمام امتوں کے اولیاء کرام سے ہر لحاظ میں افضل و اعلیٰ ہیں۔

اولیاء کرام دین اسلام کی تبلیغ کے لیے دنیا کے جس گوشہ میں بھی گئے سب سے پہلے مسجد بنائی اور لوگوں کا تزکیہ نفس کیا۔ حلال و حرام کی پہچان کرائی۔ حرام رزق اور حرام عمل سے لوگوں کو بچایا حلال کو اختیار کرنے کا حکم دیا اور اس پر عمل کیا اور کروایا ایک دوسرے کی عزت آبرو اور مال و جان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور لوگ اس پر عمل کر کے اچھے مسلمان کہلائے مگر آج کے دور میں مساجد کے آئمہ کرام (خطیب اور امام) امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

ہم بہت افسوس کے ساتھ تحریر لکھ رہے ہیں کہ ہمارے ملک کی مساجد کے خطیب حضرات اور امام اپنی تقریروں میں لوگوں کو بے حیائی سے بچنے اور رزق حرام سے بچنے کا درس نہیں دے رہے اور نہ ہی امت مسلمہ کو گناہوں سے توبہ کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ائمہ کرام کی ذمہ داری ہے کہ ہر جمعۃ المبارک کی نماز میں مسلمانوں کو اجتماعی طور پر توبہ و استغفار کروائیں لوگوں کو نگاہیں نیچی رکھنے، غیبت و چغلی سے بچنے، رزق حرام سے بچنے کی تلقین کریں۔ ناجائز ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، ملاوٹ اور دوسری برائیوں سے بچنے کی تلقین کریں اور خود کوشش کریں کہ ان کے رزق میں شبہ والا رزق شامل نہ ہوتا کہ ان کی زبان میں اثر

marfat.com

موجود رہے اور زبان سے نکلنے والے الفاظ دوسرے لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنیں یہ ان حضرات کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ حضرات علماء کرام علم کے وارث ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو علم عطا فرمایا ہے اور اپنے حبیب ﷺ کا منبر پاک اور مصلےٰ پاک عطا فرمایا ہے ان حضرات کو منبر رسول و مصلۂ رسول کی لاج رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اولیاء اللہ کا منصب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہر ولی نے مسجد بنائی اور پھر مسجد کے امام وخطیب بھی ولی اللہ ہی تھے۔ تمام مساجد ہدایت و رشد کا مرکز ہوا کرتی تھیں مگر آج مساجد کو سیاسی استعمال کا مرکز بنایا جا رہا ہے۔ آج کے دور کی سیاست تو جھوٹ کا پلندہ ہے۔ سیاست میں جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ آج کے دور میں کوئی نیک و صالح انسان سیاست میں آنے کا تصور بھی نہیں کرتا۔ چند دن پہلے ایک عالم دین جو بدقسمتی سے سیاست دان بھی ہیں انھوں نے ایک سوال کے جواب میں قرآن کریم کا حکم بتانے کا انکار کر دیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ وعدہ خلافی اور جھوٹ بولنے پر قرآن کریم کیا فرماتا ہے تو وہ سیاستدان عالم دین کہنے لگے کہ میں اس کا جواب نہیں دوں گا۔ خاموش رہ کر انھوں نے حق بتانے سے انکار کر دیا پوری قوم گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ آیت نمبر 159 میں ارشاد فرمایا رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ۔

بے شک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔

اولیاء اللہ کے در پر توبہ قبول ہوتی ہے

مومن مسلمان جس وقت چاہیں جب چاہیں جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کر سکتے ہیں مسجد میں گھروں میں دفاتر میں کام کے دوران سڑکوں پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر سکتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے ہر جگہ پر موجود ہے اور مومن مسلمان کی توبہ ہر وقت قبول ہے مگر بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی توبہ مکہ پاک یا مدینہ طیبہ میں قبول ہوتی ہے کیونکہ مکہ پاک اور مدینہ طیبہ میں ہر گناہگار کے ہر گناہ کو معاف فرما دیا جاتا ہے۔ مگر جو گناہ گار مکہ پاک و مدینہ پاک نہ جا سکتا ہو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے

marfat.com

کسی ولی کامل کی خدمت میں چلا جائے اور وہاں جا کر توبہ کرے اگر زندہ ولی اللہ نظر نہ آئیں تو کسی ولی کامل کے دربار پر جا کر صدق دل سے توبہ کرے تو ان شاء اللہ اس گناہگار کی توبہ ضرور قبول ہوگی۔ ہماری اس بات کو حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث پاک کی روشنی میں دیکھیں۔ صحاح ستہ کی مشہور و معروف حدیث پاک ہے حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے وقتوں میں (قوم بنی اسرائیل) ایک شخص ایسا بھی تھا جس نے ننانوے (99) ناحق خون کر رکھے تھے پھر اس کے دل میں توبہ کا خیال آیا وہ لوگوں سے پوچھ پوچھ کر اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم کے پاس پہنچا وہ عالم ایک راہب تھا۔

بہت بوڑھا تھا وہ خونی شخص اس راہب کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ وہ ننانوے ناحق قتل کر چکا ہے اب توبہ کرنا چاہتا ہے کیا اس کی توبہ قبول ہوگی۔ بوڑھا عالم راہب کہنے لگا تو 99 افراد کا قاتل ہو کر توبہ کرنا چاہتا ہے تیری توبہ قبول نہیں ہوگی یہ جواب سن کر اس گنہگار نے اس بوڑھے راہب کو قتل کر کے پورے سو قتل کر لیے۔

سو افراد کو قتل کرنے کے باوجود وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح اس کی توبہ قبول ہو جائے اس کے بعد اس نے پھر لوگوں سے کسی بڑے عالم دین کا معلوم کیا تو لوگوں نے اسے ایک دوسرے شہر میں ایک بڑے راہب کے پاس جانے کا مشورہ دیا۔ وہ خونی شخص سفر کر کے اس بڑے راہب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا تمام قصہ اس کے گوش گزار کیا اور کہنے لگا کہ کیا اب بھی میں توبہ کر سکتا ہوں کہ نہیں۔ میری توبہ قبول ہوگی کہ نہیں۔ وہ راہب کہنے لگے کہ تیرے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توبہ پسند فرماتا ہے۔ لیکن تمہارا معاملہ بڑا گمبھیر ہے۔ یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک خانقاہ ہے وہاں عبادت گزاروں کی ایک جماعت رہتی ہے لہٰذا تم اسی وقت ان اللہ والوں کے پاس چلے جاؤ اور وہاں یقیناً تمہاری توبہ قبول ہو جائے گی کسی اور سمت نہ جانا سیدھے اللہ والوں کی طرف جانا۔

وہ شخص پورے خلوص دل سے توبہ کی نیت سے اللہ والوں کی طرف روانہ ہوا ابھی راستے میں تھا کہ موت کے فرشتے نے اس کی روح قبض کر لی وہ فوت ہو گیا۔ اب وہاں پر عذاب والے فرشتے آ گئے اور جنت والے فرشتے بھی آن پہنچے۔ عذاب والے فرشتے جنت والے فرشتوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ تمہارا یہاں کیا کام یہ شخص تو سو افراد کا قاتل ہے۔

جنت والے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص توبہ کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی طرف جا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی نیت کے پیش نظر اس کی خطاؤں کو معاف کر دیا ہے۔

marfat.com

مگر عذاب والے فرشتے بضد رہے۔ دونوں گروپوں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم زمین ماپو اگر یہ شخص درمیان سے شہر کی جانب ہے تو عذاب والے فرشتے اس کو لے جائیں اور اگر یہ درمیان سے اولیاء کرام کی طرف زیادہ ہے تو اسے جنت والے فرشتے لے جائیں۔

حدیث پاک میں فرمایا ہے کہ جب فرشتے زمین ماپنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ سکڑ جائے۔ زمین سکڑ گئی اور وہ شخص درمیان میں سے ایک بالشت اولیاء اللہ کی طرف زیادہ تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی طرف ہونے کی وجہ سے اسے جنت کے فرشتے اپنے ساتھ لے گئے۔

یہ اولیاء کرام بنی اسرائیل کی قوم کے ولی تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی امت پہلی تمام امتوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور نسبت مصطفوی ﷺ کی وجہ سے امت محمدیہ ﷺ کے ولی پہلی امتوں کے اولیاء کرام سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ اگر پہلی امتوں کے اولیاء کرام کے پاس جانے سے قتل جیسا گناہ بھی معاف ہو سکتا ہے تو پھر افضل و اعلیٰ نبی ﷺ کی امت کے اولیاء کرام کی خدمت میں جانے سے بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف ہو سکتا ہے۔ (ان شاء اللہ)

حضور نبی کریم ﷺ کے منبر پاک اور مصلہٰ پاک پر بیٹھ کر واعظ و نصیحت کرنا اور امامت کرنا یہ مقام ولایت ہے ہر اس شخص کو جو منبر رسول ﷺ اور مصلہٰ رسول ﷺ پر بیٹھتا ہے لازم ہے کہ وہ ہر قسم کی برائی سے بچے اور حضور اقدس ﷺ کی امت کو برائیوں سے بچنے کی تلقین کرے۔ ان حضرات کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ ہر جمعۃ المبارک کو مساجد میں تمام مسلمانوں سے اجتماعی توبہ کروائی جائے۔ زبان سے پچھلے گناہوں پر معافی اور توبہ کا عمل کروایا جائے اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے کا عہد لیا جائے اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرما کر مسلمانوں پر رحم و کرم کے دروازے کھول دے گا ان شاء اللہ۔ اور مسلمان دوبارہ اپنی عزت والا مقام پالیں گے۔

فَاغْفِرْ لِنَا شِیْدِھَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِھَا

اور مغفرت کر اس کے منصف کی اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی۔

سَاَلْتُکَ الْخَیْرَ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ۔

بے شک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا...... بخشش اور صاحب کرم کے۔

marfat.com

مومنوں کو دین اسلام پر قائم رہنے کا حکم ہے

دین اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور تمام انبیاء کرام کا بھی یہی دین ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران آیت نمبر 19 کے پہلے حصہ میں دین اسلام کی پسندیدگی کا اظہار فرما رہا ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔

بے شک اللہ کے ہاں اسلام ہی دین ہے۔

دین اسلام سلامتی کا دین ہے اس دین کے سوا کوئی اور دین قبول نہیں۔

بخاری شریف کتاب الایمان میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف فرما تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھا یارسول اللہ! ایمان کسے کہتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اس کے فرشتوں آخرت میں اللہ کے ملنے اللہ کے رسولوں اور بعث (مرنے کے بعد زندگی) پر ایمان لے آؤ۔ پھر دریافت کیا اسلام کیا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ صرف اللہ کی بندگی کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر عرض کیا احسان کا مطلب کیا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی عبادت اس حضور قلب سے کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر ایسا نہیں تو یقین رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اس شخص نے پھر عرض کیا کہ قیامت کب قائم ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں اس کی علامتیں بتائے دیتا ہوں جب لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی جب چرواہے عالی شان عمارتوں میں قیام پذیر ہوں اگر ایسا ہو تو یہ قرب قیامت کی علامات ہیں اور ہاں قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اِنَّ اللّٰہَ

marfat.com

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ (سورۃ لقمن) (بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم) بعد ازاں وہ شخص چلا گیا تو حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے واپس بلاؤ لیکن وہاں کوئی نہ تھا فرمایا یہ جبرئیل تھے اور لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

ترمذی شریف باب التقدیر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ چار چیزوں پر ایمان نہیں لاتا۔

1- گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں مجھے اس نے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

2- موت پر ایمان لائے۔

3- مرنے کے بعد قیامت میں اٹھائے جانے پر ایمان لائے۔

4- تقدیر پر ایمان لائے۔

اللہ تعالیٰ کو دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین پسند نہیں ہے۔ سورۃ ال عمران آیت نمبر 85 میں ارشاد ربانی ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کسی اور دین کو قبول نہ فرمائے گا اور کسی اور دین کے ماننے والے کی کوئی نیکی بھی قابل قبول نہیں۔ نیکی کے کام کے لیے مومن ہونا ضروری ہے۔ سورۃ الانبیاء آیت نمبر 94 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ۔

تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔

marfat.com

بھلے کام کے لیے مومن ہونا لازمی ہے اللہ تعالیٰ مومنوں کے اچھے کام کی قدر کرتا ہے اور ہر مومن کے اچھے کام لکھے جا رہے ہیں روز حشر اولاد آدم کے اجتماع میں مومنوں کو ان کے اچھے کام کا اجر دیا جائے گا۔ اس وقت کافر بھی خواہش کریں گے کہ کاش وہ بھی ایمان لے آتے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کو دین اسلام پر قائم رہنے اور پھر دین اسلام پر ہی مرنے کا حکم دے رہا ہے۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر 102 میں ارشاد ربانی ہے۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام پاک سن کر بندہ کانپنے لگے اور خوفزدہ ہو جائے بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت یہ تصور پختہ ذہن میں رکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حرام مانے اور جانے اور اللہ تعالیٰ کے حلال کردہ کو اختیار کرے۔ نفس کی خباثت سے مجبور ہو کر یا شیطان کے چکر میں آ کر اگر کوئی بھی برا عمل کرنے لگے تو دل میں خیال آ جائے کہ اس کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور یہ خیال آتے ہی برائی سے دور ہٹ جائے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری کرے۔ تقویٰ کا معنی یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر مانا اور جانا جائے اور کوئی فاسد خیال اگر دل میں آ جائے تو توبہ کرے اور برائی کے نزدیک جانے کا تصور بھی بندہ مومن کے لیے ممکن نہ ہو۔

تقویٰ اختیار کرنے کے بعد ایمان والوں کو حکم فرمایا کہ مرنا تو صرف اور صرف اسلام پر مرنا۔ کسی اور دین پر مرنے والوں کو کوئی وارث نہیں۔ دین اسلام پر زندگی بھر قائم رہے اور موت بھی دین اسلام پر آئی تو اللہ تعالیٰ بھی وارث اور نبی کریم ﷺ بھی مومنوں کے وارث ہیں ان شاء اللہ سورۃ محمد آیت نمبر 11 میں ارشاد ربانی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ۔

مسلمانوں کا مولیٰ (مددگار دوست) اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ مومنوں کا مولیٰ یعنی مددگار ہے مومن جب چاہیں جس وقت چاہیں جہاں چاہیں اپنے اللہ تعالیٰ کو پکاریں اور مدد مانگیں اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنے ماننے والے مومنوں کی مدد کرتا ہے اور ان کی دعائیں سنتا ہے اور قبول بھی کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ بھی اپنے امتیوں کے وارث اور نگہبان ہیں۔

سورۃ الحج آیت نمبر ۷۸ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَاجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

ترجمہ۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا اس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی تمہارے باپ ابراہیم کا دین اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تا کہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو اور تم دوسرے لوگوں پر گواہی دو۔ تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار۔

(اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا اس کے لئے دیکھئے ہماری کتاب شجر طیب وثمر طیب جلد اول)

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں کا نام اللہ نے مسلمان رکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ تمام مسلمانوں کے نگہبان (وارث) اور گواہ یعنی حاضر و ناظر ہیں اور امت محمدیہ ﷺ پہلی تمام امتوں کے اعمال پر گواہ ہے۔ مسلمانوں کے یے لازم ہے نماز پنجگانہ قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور اللہ کی رسی یعنی قرآن کریم اور صاحب قرآن محمد ﷺ کے دامن سے وابستہ رہیں ایسے مومنین کا مولیٰ اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے اچھا مولیٰ اور سب سے اچھا مددگار ہے۔

اللہ کے خزانوں کے وارث ہیں نبی سرور ﷺ
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار ﷺ کا کھاتے ہیں

marfat.com

مومن اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول کے بندے بھی ہیں

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ایمان والوں (مومنوں) کے لئے ہیں۔ انسانوں میں سے صرف ایمان والے ہی اللہ تعالیٰ کے پیارے اور پسندیدہ لوگ ہیں۔ تمام بشارتیں اور خوش خبریاں مومنوں کے لئے ہیں دنیا اور آخرت کی کامیابی ایمان والوں کا مقدر ہے۔ جنت کی نعمتیں ایمان والوں کے لئے ہیں روز قیامت اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر خوش ہوگا اور فخر کرے گا۔ تمام ایمان والے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اُن کو اپنے بندے کہہ کر خطاب فرما رہا ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو رسول اللہ ﷺ کا بندہ بھی فرمایا ہے۔ سورۃ الزمر آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد ربانی ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

آپ فرما دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

قرآن کریم کی یہ آیت رحمت والی آیت ہے اور مومنوں کے لئے بہت ہی خوشخبری والی آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اور ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین محمد ﷺ سے فرما رہا ہے لفظ قُلْ بہت خوبصورت انداز گفتگو ہے۔ قُلْ سے مراد آپ فرما دیجئے اس کا صحیح ترجمہ کیا جائے تو یوں ہوگا یا رسول اللہ ﷺ آپ فرما دیجئے۔ اے حبیب ﷺ آپ فرما دیجئے۔

میرے بندو یعنی رسول اللہ ﷺ کے بندے یہاں بندے سے مراد غلام ہیں۔

تمام مومن مسلمان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں تمام مومن مسلمان بندگی تو اللہ تعالیٰ ہی کی کرتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی

marfat.com

بندگی کا جو لطف ہے وہ کسی اور چیز میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کو ہی اپنا بندہ قرار دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی یعنی شیطان اور نفس کی خباثت میں پڑ کر گناہ کر بیٹھے یہاں زیادتی سے مراد گناہ ہے کفر نہیں کافر و مشرک بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت و الوہیت و وحدانیت کا انکار کر کے اور نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت کا انکار اللہ تعالیٰ کے بندوں کی لسٹ سے خارج ہو گئے ہیں۔

یہاں بندوں سے مراد وہ خوش قسمت حضرات ہیں جنہوں نے کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور پھر اس پر قائم رہے۔ کلمہ توحید و رسالت پڑھنے والا مسلمان کبیرہ گناہ سے کافر نہیں ہو جاتا صرف گناہ گار ہوتا انہی گناہ گار مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ اعلان فرما رہا ہے کہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے مسلمانوں تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ معاف فرما دے گا پھر اپنی شان غفور الرحیم کا ذکر بھی بڑے فخر کے ساتھ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ گناہ گار مسلمانوں کو طریقہ بھی بتلا دیا ہے کہ وہ کس طرح اپنے رب تعالیٰ کی رحمت کے مزے لوٹ سکتے ہیں۔

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ

اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور گردن رکھو قبل اس کے تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو۔

رجوع سے مراد اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو کیونکہ توبہ کا حکم مومن مسلمانوں کو ہے۔ سورۃ النور آیت نمبر ۳۱ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو توبہ کرنے کا حکم دے رہا ہے۔

وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے ایمان والو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

مومن مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی

marfat.com

معافی مانگتے رہیں اور توبہ واستغفار پڑھتے رہیں کیونکہ توبہ کرنا مومنوں کا کام ہے اور بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

دوسرا طریقہ یہ بتلایا کہ اللہ کے حضور گردن رکھو یعنی سجدہ کرو سجدہ اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ کسی اور کے آگے جھکنے والا مومن نہیں ہر قسم کا سجدہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

سورۃ الحج آیت نمبر ۷۷ میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سجدے کا حکم دے رہا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔ (تم فلاح پا سکو)

قرآن کریم یہ آیت مومنوں کے لئے بڑی باعث برکت و باعث رحمت ہے۔ یہاں مومنوں کو حکم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع اور سجدہ کرو رکوع میں سجدہ تعظیمی اور سجدے میں اللہ تعالیٰ کے حضور سر رکھنا یہ مومنوں کی نشانی ہے۔ رکوع اور سجود نماز کی حقیقت ہیں اور رکوع اور سجود کرنے والے ہی بندگی کا حق ادا کرتے ہیں رکوع اور سجدے کے ساتھ بھلے کاموں کا حکم ہے بھلے کاموں میں سب سے اچھا کام کلمہ توحید و رسالت لا الہ الا محمد رسول اللہ کا ورد کرنا ہے۔ لہٰذا جو مومنین حضرات نمازوں کے بعد بلند آواز ذکر کرتے ہیں وہ حق پر ہیں اور قرآن کریم کے حکم کے عین مطابق ہیں اللہ تعالیٰ نے مومن کی فلاح رکوع و سجود (نماز) اور ذکر اللہ میں ہی رکھی ہے۔

بندہ مومن کی فضیلت سجدے میں ہے اور سجدہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو ہے کسی انسان یا بت یا جانور کو سجدہ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور مومن مسلمان ایسے گناہوں کے نزدیک بھی نہیں جاتے مومن جب اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتے ہیں تو انسانیت کی معراج پالیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری میں آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو مقربین بنالیا شیطان نے انکار کیا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار کر دیا۔

marfat.com

سجدہ مومنوں کی خاص نشانی ہے اللہ کے بندے وہی ہیں جو اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں مومنوں کی خاص نشانی کا ذکر اللہ تعالیٰ سورۃ الفتح آیت ۲۹ میں فرمارہا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے اُن کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں۔

اس آیت میں واضح حکم ہو رہا ہے کہ محمد ﷺ پیدائشی رسول ہیں اور حاضر و ناظر رسول ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں رسالت عطا ہوئی وہ اس آیت پاک پر غور فرمائیں اور اپنے عقائد کی درستگی فرمائیں پھر حضور اقدس ﷺ کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے اصحابہ کرام سے لے کر آج تک تمام امت محمدیہ ﷺ تمام مومنین مسلمانوں کا ذکر فرمایا کہ مومن مسمان کافروں پر سخت ہیں کافروں کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اور آپس میں انتہائی نرم دل ہیں۔

مگر صد افسوس کہ آج کے اس دور میں کچھ نام نہاد مسمانوں نے کافروں کو دوست بنالیا ہے اور مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں دہشت گردوں کی شکل اور نام مسلمانوں جیسا ہے مگر اعمال کافروں جیسے ہیں حضور اقدس ﷺ نے حجتہ الوداع کے موقع پر پہلا فرمان یہ فرمایا کہ میرے بعد اپنے مسلمان بھائیوں کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا چند ہزار روپوں کی خاطر مساجد و مدارس اور امام بارگاہوں میں بم دھماکے کرنے والے حضور اقدس ﷺ کی احادیث پاک اور قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور پھر اپنے برے اعمال سے توبہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں کو معاف فرمادے۔

marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات بیان فرمائیں کہ وہ اللہ کے حضور رکوع کرتے اور سجدے کرتے ہوں گے اور اللہ کا فضل و رضا یعنی رزق حلال کماتے اور کھاتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھتے ہوں گے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہوں گے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بندہ مومن حضور اقدس ﷺ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں عطا فرماتا ہے اس کے دس گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کی علامت بیان فرما رہا ہے کہ اُن کے چہروں پر سجدے کے نشان ہیں ماتھے پر محراب مومن مسلمان کے نمازی ہونے کی دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی اس نشانی کو ہزاروں سال قبل نازل ہونے والی الہامی کتابوں زبور شریف اور انجیل شریف میں لکھ دیا تھا کہ امت محمدیہ ﷺ کی یہ خاص نشانیاں ہیں۔ انتہائی خوش قسمت ہیں مومنین مسلمان کہ ان کی پیدائش سے ہزاروں سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی الہامی کتابوں میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ ذَلَّةٍ عَظُمَتْ
اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب
اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں (اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی ہے)

marfat.com

اللہ تعالیٰ مومن مسلمانوں کی بلائیں ٹالتا ہے

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کو ذات پاک اور تمام صفات پاک کے ساتھ ماننے والوں کو مومن کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی کریم ﷺ کے احکامات کو ماننے والوں کو مومن کہا جاتا ہے۔ جن جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ان منع کئے ہوئے کاموں سے رک جانے والوں کو مومن کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے مومن مسلمانوں کی دنیاوی بلائیں بھی ٹالتا رہتا ہے اور قبر و حشر میں بھی ہر قسم کی بلا و باء سے محفوظ فرمائے گا۔ سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۸ کے پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ط

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لئے بھلائی ہے۔

بھلائی سے مراد دنیا میں عزت کی زندگی ہے موت کے وقت سکون ہے قبر میں عذاب سے نجات ہے حشر میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور پھر جنت میں مقام ہے۔ مومن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا مومن مسلمان اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری میں نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں نماز کے بدلے مومن مسلمانوں کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا اور تمام انسانوں کو سجدے کا حکم ہوگا تو صرف مومن مسلمان ہی سجدہ کرسکیں گے جیسا کہ سورۃ القلم آیت نمبر ۴۲/۴۳ میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ۔

جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ ہی جانتا ہے) سجدہ کو بلائے جائیں گے تو نہ کرسکیں گے۔ نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک

marfat.com

دنیا میں سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے جب تندرست تھے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع اور سجود کرنے والے مومن مسلمان ہی ہیں روز قیامت صرف مومن مسلمان ہی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوں گے جو لوگ اس دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوئے روز حشر ان کا سجدہ قبول نہیں ہوگا بلکہ وہ اس قابل ہی نہیں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک سکیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ سید عالم نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کو جمع فرمائے گا تو صرف امت محمدیہ ﷺ کو سجدہ کرنے کا اذن ملے گا تمام امت محمدیہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرے گی پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے گی پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے سروں کو اٹھاؤ تحقیق ہم نے تمہارے دشمنوں کو تمہاری طرف سے آگ کا فدیہ بنا دیا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ سید المرسلین حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں میری امت کا عذاب اس کے ہاتھوں میں رہن رکھا گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان مرد کو ایک مشرک مرد دے گا اور ساتھ یہ کہا جائے گا کہ یہ مشرک مرد تیری طرف سے آگ کا فدیہ ہے اور اس مشرک کو جہنم میں ڈال کر مسلمان کو عذاب سے بری کر دیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی عطا فرمائے گا اور حکم ہوگا اے مسلمان یہ یہودی اور عیسائی تیری طرف سے دوزخ کا فدیہ ہے۔

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بھی میرا کوئی امتی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ایک یہودی یا عیسائی (یہ سب مشرک ہیں) کو جہنم میں داخل کر دیتا ہے کیونکہ جس مسلمان نے صدق دل سے پڑھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی تمام بلاؤں کو ٹالتا ہے سورۃ الحج آیت نمبر ۳۶ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ۔

ترجمہ۔ بے شک اللہ بلائیں ٹالتا ہے مسلمانوں کی بے شک اللہ دوست نہیں رکھتا

marfat.com

ہر بڑے دغاباز ناشکرے کو۔

اللہ تعالیٰ نے کفار ومشرکین کو دغاباز اور ناشکرا کہا ہے کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خیانت کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ایمان والوں کا دوست ہے اور دوست اپنے دوست کی مدد فرماتے ہیں۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۵ میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ

تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

وہ خوش بخت لوگ جنہوں نے کلمہ توحید ورسالت پڑھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور پھر اس ہمیشہ قائم رہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو ذات اور تمام صفات کے ساتھ مانا اور مرتے دم تک اس پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے خوش قسمت مومنوں کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی دوستی عطا فرمارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے ایمان یعنی عقائد کی بات فرمائی پھر نماز اور زکوٰۃ یعنی اعمال کی بات بیان فرمائی پہلے ایمان پھر اعمال اگر عقائد درست ہوں گے تو اعمال قبول ہوں گے اللہ تعالیٰ نے اعمال کی قبولیت کو نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری میں مشروط کر رہا ہے۔ سورۃ النور آیت نمبر ۵۶ میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

اعمال کی قبولیت حضور نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری اور تابعداری میں رکھی گئی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی بھی حضور نبی کریم ﷺ کی تابعداری اور فرمانبرداری میں رکھ دی ہے سورۃ ال عمران آیت نمبر ۳۱ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

marfat.com

ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے حبیب آپ فرما دیجئے کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع وفرمانبرداری کے بغیر قابل قبول نہ ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ پہلے حضور اقدس ﷺ کی غلامی اختیار کرے حضور اقدس ﷺ نے بت پرستی سے منع فرمایا ہے اب جو بت پرستی کرے گا وہ حضور اقدس ﷺ کا نافرمان ہوگا اور نبی کریم ﷺ کا نافرمان اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں ہوسکتا۔

حضور اقدس ﷺ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے نماز پنجگانہ پڑھنے والے حضور اقدس ﷺ کے تابعدار اور فرمانبردار ہیں نماز ذکر الٰہی کرنے والا اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا نمازی مشرک نہیں ہوسکتا سورۃ الروم آیت نمبر ۳۱ میں فرمایا۔

مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہنا اور نماز قائم کرتے رہنا یہ مومنوں کی صفات ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے والا کلمہ توحید ورسالت کا ورد کرنے والا حضور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے والا اور نمازی ایسا شخص مشرک نہیں ہوسکتا۔

اس آیت کریم کی روشنی میں کسی نمازی مسلمان کو مشرک یا کافر کہنا گناہ کبیرہ ہے مومن مسلمان کو کافر یا مشرک کہنے والا خود ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے والوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ذکر اللہ اور درود وسلام پڑھنے والوں نماز ادا کرے والوں مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے انعام واکرام کا اعلان فرمایا ہے سورۃ التحریم آیت نمبر ۸ میں حکم ربانی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ط عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یَوْمَ لَا

marfat.com

يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔

اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری بُرائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔

گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد توبہ پر قائم رہے پھر دوبارہ گناہوں کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھے۔ گندے اور فاسد عقائد سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تمام صفات پر ایمان لے آئے اور خاص طور پر خاتم النبین پر ایمان لانا ضروری ہے ایسے مومنین روز قیامت حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ہوں گے اور ان کے چاروں طرف نور کی بارش ہوگی اور ان مومنین کے چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے (ان شاء اللہ)

یہ مومنین خوش نصیب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی دوستی اور محبت عطا فرمائی ہے۔

عاصیوں تمام لو دامنِ مصطفیٰ
پھر پڑھ رب کی رحمت پہ لاکھوں سلام

marfat.com

مومن اور کافر دوست نہیں ہیں

اللہ تعالیٰ نے مومن مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں مسلمانوں کو اپنا دوست بنائیں کافروں مشرکوں ہندو اور سکھوں کو دوست بنانے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔

سورۃ المائدہ آیت نمبر ۵۷ میں ارشاد ربانی ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اے ایمان والو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنالیا ہے وہ جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافران میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب فرمار ہا ہے۔ جنہوں نے پڑھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر اللہ تعالیٰ اور رسول نبی کریم ﷺ کی تابعداری اور فرمانبرداری میں اعمال صالح کئے اللہ تعالیٰ ان مومنین مسلمانوں کو سختی سے منع فرما رہا ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں ہندوؤں اور سکھوں کو دوست نہ بناؤ پہلے اہل کتاب میں یہودی اور عیسائی مراد ہیں اور کافروں سے ہندو سکھ اور دوسرے تمام بت پرست شامل ہیں آج کے اس دور میں اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ کافروں اور مشرکوں کو بڑے فخر کے ساتھ اپنا دوست بناتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے اور کھاتے پیتے ہیں یاد رکھیں مومن اور کافر نہ ہی اس دنیا میں برابر ہیں اور نہ ہی آخرت میں برابر ہیں سورۃ السجدہ آیت نمبر ۱۳ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان پاک ہے۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ۔

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو بے حکم ہے یہ برابر نہیں۔

سورۃ القلم آیت نمبر ۳۶/۳۵ میں اللہ تعالیٰ فرمار ہا ہے۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ مَالَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ۔

کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کا سا کر دیں تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو۔

marfat.com

مسلمان عزت والے ہیں اور کافر مجرم ہیں جو بے عزت ہیں یہ برابر نہیں ہوسکتے

سورۃ الرعد آیت نمبر ۱۶ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ۔

اے حبیب آپ فرما دیں کیا برابر ہوجائیں گے اندھا اور آنکھوں والا یا کیا برابر ہوجائیں گے اندھیریاں اور نور

کافر اور مشرک اندھے ہیں اور مومن مسلمان آنکھوں والے ہیں کافر اور مشرک اندھیرے کی طرح ہیں اور مومن مسلمان نور کی مانند ہیں یہ برابر نہیں ہوسکتے۔

سورۃ فاطر آیت نمبر ۱۹ تا ۲۲ میں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا يَسْتَوِى الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ

اور برابر نہیں اندھا اور انکھیارا اور نہ اندھیریاں اور اُجالا اور نہ سایہ اور نہ تیز دھوپ اور برابر نہیں زندے اور مردے۔

مومن آنکھوں والے کافر و مشرک اندھے مومن نور اور کافر و مشرک اندھیرے مومن سایہ کی مانند جن کے سائے میں دوسری مخلوقات آرام پاتی ہیں اور کافر و مشرک تیز دھوپ دوسری مخلوق بھی تیز دھوپ میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی اور مومن مسلمان زندہ ہیں اور کافر و مشرک مردہ ہیں یہ برابر نہیں ہوسکتے تو ان کے ساتھ دوستی بھی نہیں ہوسکتی۔

اللہ تعالیٰ نے مومن مسلمانوں کو سختی سے منع فرمایا کہ وہ کافروں کو دوست نہ بنائیں

سورۃ ال عمران آیت نمبر ۲۸ میں فرمارہا ہے۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ۔

مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ تعلق نہ رہا مگر یہ کہ تم اُن سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے انہیں راز دار بنانا اُن سے موالات کرنا ناجائز ہے۔

سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳۹ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ

marfat.com

عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا۔

وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے۔

عزت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے اور ایمان والوں کے لیے ہے۔ کوئی کافر اور مشرک عزت دار نہیں ہے عزت تو ایمان کے ساتھ وابستہ ہے کفر اور شرک تو نری ذلت ہے۔ یہود و نصاریٰ مشرک بھی ہیں اور کافر بھی ہیں باقی ہندو سکھ اور دوسرے باطل مذاہب سب کافر ہیں یہ آخرت کے دن کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الممتحنہ آیت نمبر ۱۳ میں ان سے دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ۔

اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے ہیں قبر والوں سے

جو لوگ آخرت کے دن کو نہیں مانتے اللہ تعالیٰ ان پر اپنا غضب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے سخت ناراض ہے۔ مومن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ منع فرما رہا ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ دوستی نہ کرو۔

آج 2009ء میں پوری دنیا میں معاشی بحران آیا ہوا ہے۔ کافر ممالک اور مسلمان ممالک سب کے سب مالی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کافروں یہود و نصاریٰ وغیرہ نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے انہیں مالی و معاشی مشکلات سے دوچار کر دیا مسلمانوں نے ان یہود و نصاریٰ کافروں کو اپنا دوست بنایا اپنے راز دیئے مسلمان ہو کر مسلمانوں کو مالی و جانی نقصان پہنچایا اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر ان کاموں کی وجہ سے ناراض ہوا اور آج تیل کی دولت سے مالا و مال عرب بھی معاشی مشکلات کا شکار ہیں۔ اگر آج عالم اسلام کے تمام مسلمان اکٹھے ہو جائیں مل کر کاروبار کریں ایک اللہ اور اس کے آخری رسول محمد ﷺ کی تابعداری و فرمانبرداری کرنے کا حلف اٹھائیں تو انشاء اللہ دونوں جہانوں میں عزت سے سرفراز ہوں گے

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

marfat.com

حضور اقدس ﷺ کا اسم پاک چومنا مومن کی صفت ہے

اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کو تمام انبیاء کرام سے افضل و اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ یوں تو ہر نبی و رسول کا نام پاک خوبصورت ہے مگر جو نام پاک ہمارے نبی کریم ﷺ کو عطا ہوا وہ کسی اور نبی کو عطا نہ ہوا۔ اسم پاک محمد ﷺ ایسا پیارا اور میٹھا نام پاک ہے کہ سننے اور پڑھنے سے ہر مومن کے دل کی دھڑکن بن جاتا ہے۔ اسم پاک محمد ﷺ بے سکون دلوں کے لیے سکون ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب اپنا عرش بنایا تو عرش الٰہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپنے لگا اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا قلم نے عرش الٰہی پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو نبی کریم ﷺ کے اسم پاک کا لکھنا تھا کہ عرش الٰہی کو سکون آگیا اسی اسم پاک کے صدقے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الاعراف 19)

اور اے آدم تو اور تیرا جوڑا جنت میں رہو تو اس سے جہاں چاہو کھاؤ اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو گے۔

شیطان نے آدم کو سجدہ نہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ذلیل وخوار کر کے اپنے دربار سے نکال دیا اب شیطان اس چکر میں تھا کہ کسی طرح آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوا دے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

marfat.com

اَوْتَکُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ (الاعراف 20)

پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھیں اور بولا تمہیں تمہارے رب نے اس پیڑ سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤں یا ہمیشہ جینے والے

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ (الاعراف 21)

اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

شیطان نے آدم علیہ السلام کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی تو آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شیطان کی قسم پر اعتبار کیا اور اس ممنوعہ شجر کا پھل کھالیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سختی سے منع فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ورزی ہوگئی آدم علیہ السلام سے بھول ہوگئی اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت سے زمین پر اتار دیا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ورزی پر آدم علیہ السلام اتنے شرمسار ہوئے کہ آپ نے تین سو سال تک شرم کے مارے اپنا سر اٹھا کر آسمان کو نہ دیکھا اور اپنی اس بھول پر مسلسل تین سو سال روتے رہے۔

تین سو سال تک روتے رہنے اور سخت شرم ساری کے باوجود آدم علیہ السلام کی خطا معاف نہ ہوئی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام فرمایا آخر ایک دن حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔

قَالَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرْلِیْ

عرض کی یا اللہ مجھے محمد ﷺ کا واسطہ بخش دے

حضور اقدس ﷺ کا واسطہ پیش کرنے پر اللہ تعالیٰ نے تین سو سال بعد آدم علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

قَالَ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدٌ

اللہ نے فرمایا اے آدم تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچان لیا۔

قَالَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ وَنَفَخْتَ فِیَ الرُّوْحَ فَتَحْتُ عَیْنِیْ فَرَاَیْتُ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ اَکْرَمُ

marfat.com

الْخَلْقِ عَلَيْكَ حَتّٰی قَرَنْتَ اِسْمَهٗ بِاِسْمِکَ

آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ جب تو نے مجھے پیدا فرمایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے آنکھ کھولی تو میں نے عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس میں نے جان لیا کہ وہ پوری مخلوق میں سے تیرے نزدیک عزت والے ہیں تب ہی تو تو نے ان کا نام اپنے نام سے ملایا ہے۔

فَقَالَ نَعَمْ وَغَفَرَلَهٗ بِشَفَاعَتِهٖ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے اور پھر آدم علیہ السلام کی بھول کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمارہا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَوْ لَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکْ

اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا

لَوْلَاکَ کَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَةُ

اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا

پھر فرمایا

کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِياً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ مَخَلَقْتُ مُحَمَّداً ﷺ

میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں پس میں نے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔

حضور اقدس ﷺ کا اتنا اعلیٰ وارفع مقام اور اتنی عظیم شان سننے کے بعد آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض پیش کی یا اللہ میں تیرے پیارے حبیب ﷺ کا دیدار کرنا چاہتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخن کو ساتھ ملاؤ اور دیکھو حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں انگوٹھوں کو ساتھ ملایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضور اقدس ﷺ کی شبیہ مبارک کا عکس آدم علیہ السلام کے دوانوں انگوٹھوں کے ناخن میں اتارا حضرت آدم علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کی شبیہہ مبارک کا دیدار کرنے کے بعد قُرَّةُ عِيْنِی کہہ کر دونوں انگوٹھوں کو چوم لیا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے نام پاک کو چومنا اصحابہ کرام کی سنت ہے اصحابہ کرام تمام

marfat.com

مومنین کے سردار ہیں سیرت پاک ﷺ میں قبلہ بنو عبد قیس کا بڑا ہی خوبصورت واقعہ تحریر کیا گیا ہے۔

قبیلہ بنو عبد القیس مدینہ طیبہ سے کافی فاصلے پر آباد تھا۔ وہاں کے چند لوگ مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارا قبیلہ یہاں سے بہت دور آباد ہے آپ اپنے اصحاب میں سے کسی کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تا کہ وہ ہمارے قبیلہ کو دین اسلام کی تبلیغ کریں حضور اقدس ﷺ نے ایک اصحابی کو قبیلہ نبو عبد القیس کے وفد کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ اصحابی رسول ﷺ کی تعلیم سے سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا اب تمام قبیلہ کے لوگوں نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے مدینہ طیبہ کا سفر کیا۔ حضور اقدس ﷺ کو علم ہو گیا تھا کہ قبیلہ بنو عبد القیس مسجد نبوی شریف میں حاضر ہونے والے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری کرسی کو مسجد شریف کے صحن میں لگا دو۔ آپ ﷺ جانتے تھے کہ قبیلہ بنو عبد القیس کے لوگ حضور اقدس ﷺ کی محبت میں سرشار ہو کر حاضر ہو رہے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ کی کرسی مبارک مسجد نبوی شریف کے صحن میں لگا دی گئی قبیلہ بنو عبد القیس کے لوگ حاضر ہوئے حضور اقدس ﷺ اپنی کرسی پر تشریف فرما ہیں لوگوں نے قطار باندھی ہوئی ہے پہلا فرد آگے بڑھا حضور اقدس ﷺ کے دست حق کو بوسہ دیا اور پڑھا ان شھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ پھر وہ اصحابی پیچھے ہٹے اور جھک کر حضور اقدس ﷺ کے قدموں کو چوم لیا۔

آپ ذرا غور فرمائیں حضور اقدس ﷺ کرسی پر تشریف فرمائیں اور ایک اصحابی آپ ﷺ کے قدموں کو بوسہ دے رہے ہیں کیا ایمان پرور منظر ہوگا اصحابی اس طرح جھکے ہوئے ہیں جیسے نماز کے دوران سجدہ کے لیے جھکتے ہیں ایک بات یاد رہے کہ عبادت اور محبت کی ادائیں آپس میں ملتی جلتی ہیں مگر اداؤں کے ملنے سے محبت عبادت میں تبدیل نہیں ہوتی۔ عبادت تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے جو وحدہ لاشریک ہے اور حضور اقدس ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا حکم اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننا ہی ایمان ہے۔ قبیلہ نبو عبد القیس کے مومنین نے بعد میں آنے والے مومنین مسلمانوں کے لیے ایک بہترین مثال قائم کر دی۔ قبیلہ بنو عبد القیس کے

marfat.com

وفد کی حالت یہ تھی کہ جس اصحابی نے حضور اقدس ﷺ کے دست اقدس ﷺ کو چوم کر کلمہ توحید و رسالت پڑھا پھر توحید اور رسالت کی گواہی دی وہ پیچھے ہٹ کر حضور اقدس ﷺ کے قدموں کو چوم رہے ہیں پھر اٹھ کر کوئی حضور اقدس ﷺ کے سر مبارک کو بوسہ دے رہے ہیں کوئی حضور اقدس ﷺ کے کندھوں کو چوم رہے ہیں کوئی مہر نبوت کو چوم رہے ہیں۔ مدینہ پاک میں موجود جلیل القدر اصحابہ بھی مسجد نبوی شریف میں موجود ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور دوسرے مہاجرین و انصار ذی عزت و وقار اصحابہ کرام کھڑے ہیں اور قبیلہ نبو عبد القیس کے اصحابہ کرام کا جوش و نظروں سے دیکھ رہے ہیں کسی اصحابی نے اعتراض نہیں کیا کہ قدموں پاک رسول ﷺ کو چومنے والے کا انداز کیسا ہے حضور اقدس ﷺ کی ذلف پاک کو چومنے والے کا انداز کیسا ہے۔ اعتراض کرنا نہ تو اصحابہ کرام کی شان ہے اور نہ ہی مومن مسلمانوں کی شان ہے۔ ماننے والے تنقید و اعتراض نہیں کرتے۔ اصحابہ کرام دیکھ رہے ہیں کہ ہم سے بعد میں آنے والوں نے ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کی حدود کو توڑ دیا اور پھر حضور نبی کریم ﷺ اپنے اصحابہ کرام جو قبیلہ بنو عبد القیس سے تعلق رکھتے تھے ان کو دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں اور اصحابہ کرام دیکھ رہے ہیں چہرہ مصطفےٰ ﷺ نور علی نور ہے اور ایسا چمک رہا ہے کہ سورج بھی شرما رہا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا چہرہ پاک سورج سے بھی زیادہ روشن ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جو مومن مسلمان آج اس جدید دور میں مساجد میں گھروں میں اولیاء کرام کی خانقاہوں میں حضور اقدس ﷺ کی ذات پاک پر درود و سلام پڑھتے ہیں اور جب آپ ﷺ کا اسم پاک ﷺ سنتے ہیں اور ادب و احترام سے چوم لیتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ اپنے حجرہ پاک میں ان مومن مسلمانوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور آپ کا چہرہ پاک چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔

پہلی قوموں کے مومن مسلمان بھی حضور اقدس ﷺ کا نام پاک چومتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا تھا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ فلاں جگہ پر اس کا ایک ولی (دوست) فوت ہو گیا ہے آپ جائیں اور اس کا جنازہ پڑھیں اس کو غسل دے کر دفن کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جگہ پہنچے تو

marfat.com

دیکھا کہ ان کی امت کا ایک عام شخص تھا بڑے حیران ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا یا اللہ یہ شخص ایک عام مسلمان تھا خواص میں شامل نہ تھا پھر یہ تیرا ولی کیسے بن گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! بے شک یہ تیری امت کا عام آدمی تھا مگر یہ جب بھی تورات شریف پڑھا کرتا تھا جہاں میرے حبیب محمد ﷺ کا نام پاک آتا یہ ادب و احترام اور محبت سے میرے حبیب ﷺ کا نام پاک چوم لیتا تھا بس اسی وجہ سے یہ میرا دوست (ولی) ہے۔ اسم پاک ﷺ چومنے سے بنی اسرائیل کے عام شخص کو ولایت مل سکتی ہے تو ہم تو اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی کریم ﷺ کے امتی ہیں اگر ہم اپنے نبی پاک ﷺ کا نام ادب و احترام اور محبت سے چوم لیں گے تو ضرور برضرور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے دوستوں (ولیوں) میں شامل فرمائے گا (ان شاء اللہ)

بخاری شریف کتاب الایمان حدیث پاک نمبر 13 میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد سے عزیز تر نہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے والدین اولاد اور دنیا بھر کے لوگوں سے محبوب نہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی لذت سے بہرہ اندوز ہوگا ایک یہ کہ اللہ اور رسول اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں دوسرے یہ کہ محض اللہ کے لیے کسی سے دوستی رکھے تیسرے یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔

نبی کریم ﷺ کے فرمان پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ مومن وہی ہے جو اپنے والدین اولاد اور مال و دولت سے زیادہ حضور اقدس ﷺ سے محبت کرے۔ والدین سے محبت کرنا ایمان والوں کی صفت ہے۔ والدین کے قدم چومنا باعث برکت و رحمت ہیں اگر کوئی بندہ مسلمان اپنے والدین کے قدم چومتا ہے تو دیکھنے والا اعتراض نہیں کرسکتا کیونکہ وہ مومن مسلمان اپنے والدین کے قدم چوم رہا ہے اگر کوئی بندہ مومن اپنے بیٹے کا منہ چومتا ہے تو دیکھنے والا اعتراض نہیں کرسکتا کیونکہ اپنی اولاد کا منہ چومنا اولاد سے محبت کی دلیل ہے اور اولاد

marfat.com

کا منہ چومنا سنت رسول ﷺ بھی ہے۔

حدیث پاک میں روایت کیا گیا ہے کہ ایک اصحابی مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے حضور اقدس ﷺ مسجد شریف میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے کملی مبارک اوڑھ رکھی تھی ارد گرد بہت سے اصحابہ تشریف فرما تھے منظر کچھ اس طرح تھا جیسے چودھویں رات کا چاند ہو اور گرد ستارے ہوں اور اصحابی نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ کی کملی میں کچھ ہے اصحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی کملی میں کیا ہے آپ ﷺ نے کملی ہٹائی تو دیکھا آپ کی گود میں ایک طرف حضرت امام حسن علیہ السلام اور دوسری طرف حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کبھی حسن علیہ السلام کو چومتے اور کبھی حسین علیہ السلام کو چومتے ہیں اصحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹوں سے بہت محبت فرماتے ہیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے انہیں کبھی نہیں چوما یہ سن کر حضور اقدس ﷺ کے چہرہ پاک پر ناراضگی کے اثرات نمایاں ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہ کیا جائے گا۔

اولاد کو چومنا برحق والدین کے قدموں کو چومنا برحق مگر حضور اقدس ﷺ کے نام پاک کو چومنا اولاد اور والدین کو چومنے سے زیادہ اہم ہے۔ اس وقت مومنوں کو نام پاک رسول ﷺ ہی چومنے کو ملا ہے۔ اگر حضور اقدس ﷺ جسمانی طور پر تشریف فرما ہوتے تو ہم بھی ضرور بر ضرور آپ ﷺ کے نعلین پاک کو چومتے لہٰذا اس وقت حضور اقدس ﷺ کے نام پاک کو چومنا مومنوں کی اہم صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

سر پہ رکھنے کو مل جائے اگر نعلین پاک حضور
تو کہیں گے کہ تاجدار ہم بھی ہیں

marfat.com

حضور اقدس ﷺ کے نام پاک کو مٹانے والا صفات مومن سے خارج ہوتا ہے

حضور اقدس ﷺ کے اسم پاک محمد ﷺ کو لکھ کر نہ مٹانا یہ مومنوں کی صفت میں شامل ہے۔ صلح حدیبیہ میں جب کفار مکہ کے ساتھ امن کا معائدہ ہوا اس وقت معائدہ تحریر کرنے والے حضرت علی کرم الہ وجہہ الکریم تھے۔ کافروں کیطرف سے عمرو بن سہیل سفیر تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معائدہ لکھنا شروع کیا اور لکھا محمد رسول اللہ ﷺ اس پر عمرو بن سہیل نے اعتراض کیا کہ محمد رسول اللہ نہ لکھا جائے کفار مکہ کو رسول اللہ پر اعتراض ہے اگر رسول مان لیا تو جھگڑا کس بات کا لہٰذا محمد بن عبداللہ لکھا جائے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا علی! محمد رسول اللہ کو کاٹ دو اور محمد بن عبداللہ لکھو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قلم کو روک دیا۔ حضور اقدس ﷺ دیکھ رہے ہیں دلوں کا بھید جاننے والے جانتے تھے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں خاموش ہیں اور کیوں اُن کا قلم رک گیا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاٹ دو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم میں اتنی طاقت نہیں کہ اپنے آقا و مولیٰ کا نام کاٹ دے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاٹ دو۔ کاٹ دو۔ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب آپ کا نام بھی کاٹا جائے گا حالانکہ آپ حق پر ہو گے جیسے آج میں حق پر ہوں۔

حضور اقدس ﷺ کا یہ فرمان پاک سن کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کے نام پاک محمد رسول اللہ کے گرد دائرہ لگا دیا جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ الفاظ تحریر سے باہر ہیں اور لکھا معائدہ مابین محمد بن عبداللہ و عمر بن سہیل سفیر مکہ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تا قیامت آنے والے مومن مسلمان کو ہدایت کا راستہ بتلا دیا کہ کبھی ایسا وقت آ جائے تو نبی کریم ﷺ کا نام پاک نہ کاٹا جائے۔ مگر بڑے

marfat.com

افسوس کے ساتھ لکھ رہے ہیں کہ آج کے اس جدید دور میں بعض مساجد میں دیکھا گیا ہے۔

مسجد میں نمازوں کے اوقات یا کسی بورڈ پر ایک طرف ایک یا اللہ اور دوسری طرف یا رسول اللہ لکھا ہے تو کسی بد بخت نے یا رسول اللہ کا ''یا'' مٹا دیا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر دل کو انتہائی دکھ اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ایسی مسجد میں نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا مگر بامر مجبوری نماز پڑھنا پڑتی ہے۔ مگر انتہائی تکلیف کے عالم میں وقت گزرتا ہے۔

ہم تمام مسالک کے علماء دین کی خدمت میں ہاتھ باندھ کر گزارش کرتے ہیں کہ ذرا غور فرمائیں پھر اپنے ماننے والوں کی تصحیح فرمائیں دیکھیں۔

قرآن کریم میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک کے ساتھ لفظ ''یا'' نہیں ہے۔

قرآن کریم میں اللہ ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، حی و قیوم ہے، غفور ہے، قدیر ہے، رب ہے، رزاق ہے تمام اسماء پاک ہیں کہیں کسی اسم پاک کے ساتھ لفظ یا نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ کہیں یا اللہ کہیں معنیٰ ایک ہی ہے وہ ہر وقت حاضر و ناظر ہے۔ مگر امت کو ذکر الٰہی کا جو طریقہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا ہے وہ اس طرح ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک کا ورد کریں اس طرح کریں۔

یَا اللّٰہُ، یارحمٰنُ ، یا رحیمُ، یا حیُّ یا قیومُ، یا کریمُ ،یَا رَحِیْمُ، یاعلیُّ، یا عَظِیْمُ، یَاحَلِیمُ، یَا عَلِیْمُ

حضور اقدس ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اسماء پاک کے ساتھ ''یا'' لگا کر ذکر کرنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضور اقدس ﷺ کے صفاتی وناموں کے ساتھ ''یا'' کہہ کر پکارا ہے۔ دیکھئے سورۃ المائدہ آیت نمبر 67 میں فرمایا۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ

ترجمہ: اے رسول پہنچا دیجئے جو کچھ اتارا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے

یہاں پر یا رسول اللہ کہہ کر خطاب فرمایا جا رہا ہے۔

سورۃ الانفال آیت نمبر 64 میں فرمایا

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ

اے غیب کی خبریں دینے والے (یا نبی) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیں۔ یہاں

marfat.com

پر یا نبی اللہ کہہ کر خطاب فرمایا گیا۔

سورۃ المزمل شریف میں فرمایا

یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اے جھرمٹ مارنے والے

اللہ تعالٰی نے قرآن کریم میں حضور نبی کریم ﷺ کو انتہائی خوبصورت القابات اور انتہائی خوبصورت صفات کے ساتھ خطاب فرمایا ہے۔ لفظ "یا" سے حضور اکرم ﷺ کو پکارنا اور "یا" سے اسم پاک مصطفےٰ ﷺ کو لکھنا یہ اللہ تعالٰی کی سنت ہے جو لوگ مساجد میں نمازوں کے اوقات یا نوٹس بورڈ پر یا اللہ یا رسول اللہ ﷺ لکھتے ہیں وہ اللہ تعالٰی کی سنت ادا کرتے ہیں ان مومن مسلمانوں کی خدمت میں التماس ہے کہ جب یا رسول اللہ ﷺ لکھا کریں اس کے ساتھ قرآن کریم کی آیت یا ایھا المزمل یا ایھا النبی بھی لکھا کریں تا کہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ میں کوئی فرق نہیں اور یہ قرآن کریم کے فرمان کے عین مطابق ہے۔ تا کہ وہ لوگ جو جہالت کیوجہ سے "یا" کو کاٹ دیتے ہیں وہ بھی اپنے ایمان کو بچا سکیں۔

غلامان مصطفےٰ یوں پہچانے جائیں گے
حشر میں بھی ہوگا اُن کا نعرہ یا رسول اللہ ﷺ

marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ایمان والوں کو زندگی بسر کرنے کا آئین (دستور) عطا فرمایا

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اور ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ ﷺ کو پوری کائنات کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور حضور نبی کریم ﷺ کو پوری دنیا میں بسنے والے تمام قوموں کے لیے باعث ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ سورۃ الرعد آیت نمبر 7 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے۔

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

آپ تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی۔

ہادی ہدایت دینے والے کو کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ ہر قوم ہر رنگ و نسل والوں اور ہر ملک کو ہر خطے کو ہدایت دینے والے ہیں۔ کوئی قوم کوئی نسل مشرق تا مغرب شمال تا جنوب ہر شخص آپ کی دعوت میں ہے جنھوں نے مانا اور آپ ﷺ کا کلمہ پڑھا وہ مومن مسلمان کہلائے جنھوں نے جھٹلایا اور کفر کیا وہ کافر بن گئے حضور نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے دسویں سال حج ادا فرمایا اور حج کے موقعہ پر ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا اور اس کو خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے یہ خطبہ مبارک حقیقت میں ایک ایسا دستور (آئین) ہے جس پر عمل کر کے مسلمان دین اور دنیا میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک لاکھ چوبیس اصحابہ کرام کے عظیم الشان اجتماع میں ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمانے کے بعد فرمایا۔

اے لوگو! میری بات غور سے سن لو۔ شاید میں اس سال کے بعد اس جگہ (میدان عرفات) تم سے پھر کبھی نہ مل سکوں۔ اے لوگو قیامت تک تمہاری جانیں اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح محترم ہے جس طرح یہ دن یہ مہینہ محترم ہے۔ عنقریب تم اپنے رب سے ملنے والے ہو وہ تم سے تمہارے اعمال کی جواب دہی کرے گا اچھی طرح جان لو کہ میں نے

marfat.com

تمہارے رب تعالیٰ کی باتیں تم تک پہنچادی ہیں۔

جس شخص کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو وہ اس کے مالک کو لوٹا دے آج سے ہر قسم کا سود ختم کیا جاتا ہے تم صرف اصل رقم کے حق دار ہو سب سے پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب ؓ کا سود باطل کرتا ہوں۔

لوگو! جاہلیت کے تمام خون بہا سب معاف کردیئے گئے ہیں سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیعہ بن حارث کا خون معاف کرتا ہوں فرمایا اے لوگو! اس دنیا میں شیطان اپنی پرستش سے ہمیشہ کے لیے نا اُمید ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت مت کرنا بے شک شرک گناہ عظیم ہے۔ لہٰذا تم شرک سے بچتے رہنا۔

لوگو! سنو میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور میں خاتم النبیین ہوں۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا ہے اور تم کو قبیلوں میں اس لیے بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو تم میں سے زیادہ عزت و کرامت والا اللہ تعالیٰ کی نظروں میں وہی ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے کسی عربی کو عجمی پر اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

اے لوگو! ہر شخص کے تین بنیادی حقوق تسلیم کیے گئے ہیں۔ جان۔ مال اور آبرو۔ تمہارا خون تمہارے مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کا دن یہ مہینہ اور شہر خبردار میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا۔ لوگو! بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات باقی رہیں گی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قریش کے لوگو ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہوا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں اللہ کے حضور تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

اے لوگو! اپنے غلاموں کا خیال رکھو جیسا خود کھاؤ ویسا اُن کو کھلاؤ جیسا تم پہنو ویسا ہی اُن کو پہناؤ اُن پر ظلم مت کرو اگر تم اُن کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کر سکتے تو تم اُن کو آزاد کردو۔

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس لیے ہر مسلمان پر یہ بات فرض

marfat.com

ہے کہ وہ اس کے دکھ درد میں ہر وقت ساتھ رہے۔

کوئی اپنا نسب نہ بدلے جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے بدلے کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہوگی۔ قرض واپس کیا جائے گا قرض حسنہ بھی دیا جائے گا کسی کی جائز دولت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا جائے گا اور عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کی جائے گی تحفے کا بدلہ بھی دینا چاہیے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے گا۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بھیک مانگنے سے منع کیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ محبوب ترین وہ شخص ہے جو کہ اپنے پاکیزہ ہاتھوں کی پاکیزہ کمائی کما کر کھائے۔

اے لوگو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں اور اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے گھر کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اور وہ کوئی خیانت نہ کرے اور وہ کسی قسم کی کوئی بے حیائی نہ کریں اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمہیں اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی سزا دو اور انہیں اپنے بستر سے علیحدہ سلاؤ اور ایسی بدنی سزا دو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو پھر اگر وہ ان باتوں سے باز آجائیں تو عام دستور کے مطابق ان کے کھانے پینے کا خیال رکھو عورتوں کے ساتھ بھلائی کے ساتھ پیش آتے رہو وہ تمہاری مددگار ہیں اور اپنے واسطے کچھ اختیار نہیں رکھیں تم نے اللہ تعالیٰ کی اس امانت کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مقررہ کلمات ادا کرنے سے انہیں تم پر حلال کیا ہے۔ بچہ اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا جس پر زنا کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے حساب و کتاب اللہ تعالیٰ کے ہاں ہوگا۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے والدین کے بعد رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں تم کو تلقین کی ہے پس تم اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتے رہنا اور عنقریب تم سے پڑوسیوں کے بارے میں باز پرس ہوگی تم پر فرض ہے کہ تم اپنے پڑوسی کی جان آبرو اور مال کی حفاظت کرتے رہو۔

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو تم پر پانچ وقت کی نماز ادا کرنا سال میں مہینے بھر کے روزے رکھنا اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرنا اور اپنے اللہ کے گھر کا حج کرنا فرض ہے۔

اے لوگو! تم پر مقدس مہینوں کا بھی احترام واجب ہے سال میں چار مہینے ہیں جن

marfat.com

میں تین یکے بعد دیگرے ذی القعدہ ذی الحج اور محرم ہیں ایک مہینہ رجب کا ہے۔

اے لوگو! مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے جرم کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

اے لوگو! دین میں مبالغہ آرائی سے پرہیز کرنا کیونکہ تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہوئیں کہ وہ اپنے دین میں کثرت سوالات اور اپنے انبیاء کی نافرمانی کیا کرتی تھیں۔

اے لوگو! تم اپنے حاکم کی اطاعت کرنا اگر تم پر ایک ناک کٹا حبشی حکمران بنا دیا جائے اور وہ تم کو قرآن و سنت کے مطابق لے کر چلے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کے پیچھے چلو اور اس کی اطاعت کرو۔

آخر میں آپ نے تمام امت کو مخاطب کر کے فرمایا اے لوگو! میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں ممکن ہے کہ اللہ کا مقرر کردہ فرشتہ جلد آ جائے اور مجھے قبول کرنا پڑے میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑ لوگے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہوگے وہ گرانقدر چیزیں ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن کریم اور دوسرے میری عترت (اہل بیت) ہیں آپ ﷺ نے فرمایا لوگو! شیطان کی آس ٹوٹ چکی وہ مایوس ہو گیا ہے۔ دین اسلام غالب آ گیا دین اسلام کی بنیادیں مضبوط ہو چکی ہیں سنو جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں لازم ہے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں ہیں۔

عرفات کے میدان میں تکمیل دین کی وحی نازل ہوئی اور سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 3 نازل ہوئی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام دین کو پسند کیا۔

اس الوداعی خطبہ کے دوران اور آخیر میں آپ ﷺ نے تمام اصحابہ کرام سے پوچھا کیا جب کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات تم سب لوگوں تک پہنچائے یا نہیں تو تم کیا جواب دو گے تو تمام اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یک زبان ہو کر جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! لوگ گواہ ہیں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ

marfat.com

کا پیغام پہنچایا ہی نہیں بلکہ پہنچانے کا حق بھی ادا کر دیا ہے۔ اصحابہ کرام کا ایمان افروز جواب سن کر حضور اقدس ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی جانب بلند کی اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار ارشاد فرمایا اے! اللہ گواہ رہنا پھر تمام امت کو فرمایا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

حضور نبی کریم ﷺ کا الوداعی خطبہ مبارک اس وقت پوری دنیا کی ترقی کا باعث بن گیا ہے۔ اقوام متحدہ کی بلڈنگ میں یہ خطبہ مبارک سنہری حروف میں لکھ کر آویزاں کیا گیا ہے۔ ہم یورپ میں رہتے ہیں یورپ کے مذہبی راہنما اور دانش ور برملا کہہ رہے ہیں کہ یورپ کی ترقی کا راز مسلمانوں کے نبی محمد ﷺ کے آخری خطبہ پاک پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ آج عالم اسلام میں بے حیائی عروج پر ہے۔ پوری دنیا اسلام میں ماسوائے مکہ المکرمہ اور مدینہ المنورہ کے باقی ہر جگہ بے حیائی عام ہے مسلمان مسلمان کو مالی و جانی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ مسلمان اپنے مسلمان ہمسایہ کے ہاتھوں پریشان ہے۔ مسلمان کی عزت اس کے مسلمان ہمسایہ۔ سے غیر محفوظ ہے۔ مسلمانوں میں رشوت عام ہے، مسلمان ناجائز فروشی، ناجائز ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری میں ملوث ہیں۔

یورپ کے اندر دین اسلام کو مسلمان ہی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کچھ مسلمان ملکوں کے لوگ منشیات کا دھندا کر کے دین اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ کچھ لوگ مذہبی اجتماع کی آڑ میں ناجائز فروشی (ہیروئن فروشی) کر کے مسلمانوں کی بدنامی کر رہے ہیں۔ یورپ میں مسلمان چوری میں ڈاکہ میں مشہور ہیں۔ اسلامی ملکوں میں یہ برائی بھی بہت عام ہے۔ یورپ میں بعض مسلمان ملکوں کی عورتیں بے حیائی میں مشہور ہیں اور دین اسلام کی بدنامی کر رہی ہیں۔ اسلامی ملکوں میں بھی مسلمان عورتیں اور مرد بے حیائی میں ملوث ہیں۔

آج عالم اسلام معاشی بدحالی اور بدانتظامی کا شکار ہے اس کی اہم وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے اپنے نبی کریم ﷺ کے فرمان پاک کو بھلا دیا ہے۔ جن جن چیزوں سے مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے مسلمان ان کو سرعام کر رہے ہیں نہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہے ہیں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا خیال کر رہے ہیں۔ آج ہم تمام عالم اسلام کو دعوت دیتے ہیں کہ ابھی بھی وقت ہے اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں ہر ملک کا سربراہ ٹیلیویژن پر آکر قوم سے خطاب کرے اور پوری قوم کے ساتھ مل کر اجتماعی توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس

marfat.com

بات کا عہد کریں کہ وہ ہر برا کام چھوڑ کر اچھے کاموں کی طرف آ گئے ہیں اور آئندہ کے لیے عہد کریں کہ ہم دوبارہ گناہوں کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھیں گے۔

اگر تمام عالم اسلام اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر لیں تو پھر ان شاء اللہ دنوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتوں کی بارش ہوگی اور عالم اسلام کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے (ان شاء اللہ) کیونکہ سورۃ المزمل کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور اللہ سے بخشش مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے

marfat.com

دعائے خیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْ ءٍ قَدِیْرٌ ○

اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں تیری رحمتوں کے وسیلہ سے حاضر ہیں تو اپنی وسیع رحمتوں کے صدقے ہم سب مسلمانوں کے گناہ معاف فرما۔

اے اللہ ہم تیرے حضور اپنے پچھلے تمام کیے گناہوں سے سچے دل کے ساتھ صدق دل کے ساتھ توبہ کرتے ہیں اے اللہ ہماری توبہ قبول و منظور فرما اور آئندہ زندگی جو ہمیں تو نے اپنے فضل و کرم سے عطا کرنی ہے اس زندگی میں ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

اے اللہ ہم تیرے حضور تیرے حبیب ﷺ کا وسیلہ و واسطہ پیش کرتے ہیں تو اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کے صدقے تمام عالم اسلام کی خیر فرما۔

اے اللہ اپنے حبیب ﷺ کی ساری امت کو ہدایت پر گامزن فرما۔

اے اللہ امت محمدیہ ﷺ کو یہود و نصاریٰ کی سازشوں اور شر سے محفوظ فرما۔

اے اللہ اس وقت تیرے حبیب ﷺ کی امت شیطان اور یہود و نصاریٰ کے

marfat.com

زہریلے اور خطرناک بھنور میں پھنس گئی ہے اے اللہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے امت محمدیہ ﷺ کی حفاظت فرما۔

اے اللہ تمام مسلمانوں کو اعمال صالح کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ تمام مسلمانوں کو برے عقائد سے توبہ کر کے اچھے عقائد کو اپنانے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ دین اسلام کو عزت عطا فرما۔ مسلمانوں کو اعمال صالح کے ساتھ دین اسلام کی عزت کرنے اور عزت کروانے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ جن مومن مسلمانوں نے دین اسلام کی خاطر اپنی جانوں کی قربانی دی ان کے خون پاک کا صدقہ عالم اسلام کو عزت عطا فرما۔ اے اللہ نبی کریم ﷺ کی ساری اُمت مرحومہ کی مغفرت فرما جن کے لیے کوئی دعا مانگنے والا نہیں اُن کے لیے بھی دُعا کرتے ہیں اے اللہ اُن کی بھی مغفرت فرما۔ اے اللہ تمام بیماروں کو شفا عطا فرما تمام پریشان حالوں کی پریشانیاں دور فرما تمام مسلمانوں کو رزق حلال اور وسیع عطا فرما رزق اور عزت کے معاملے میں مسلمانوں کو کسی کا محتاج نہ بنا۔ اے اللہ حاضر کتاب قرآن کریم اور مومن کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اس کتاب کے ذریعے عالم اسلام خاص طور پر ایشیا میں بسنے والے تمام مسلمانوں کو ہدایت پر گامزن فرما۔

اے اللہ ہمارے عزیز سید فیاض احمد شاہ نے تیرے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت کی بہتری اور بھلے کے لیے یہ کتاب تحریر کی ہے اے اللہ سید صاحب کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور جن جن دوستوں نے سید صاحب کے ساتھ تعاون کیا ان سب کی خیر فرما۔ (آمین!)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ الْخَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

خاکپائے اہل بیت رسول ﷺ

سید عبداللہ امام شاہ

فرانس

marfat.com

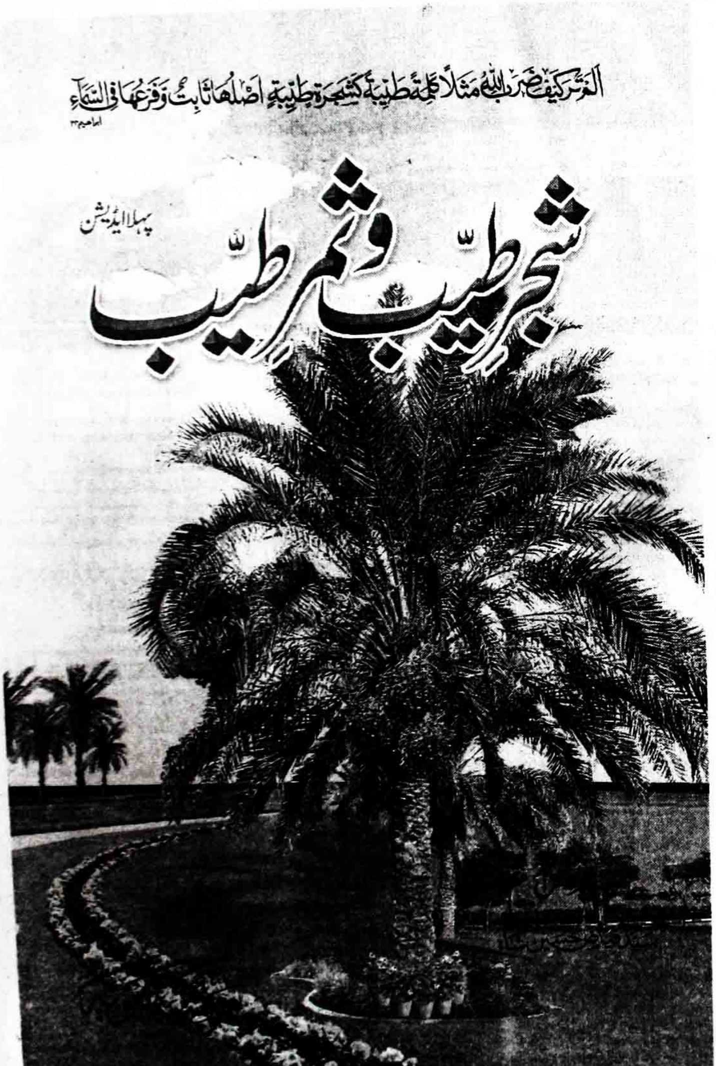

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلها ثابت وفرعها فی السماء
ابراھیم ۲۴
پہلا ایڈیشن
شجر طیبؒ و ثمر طیبؒ

marfat.com

قابلِ مطالعہ کتابیں

مکتبۂ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور
0300-4235658

Adnan Graphic
0321-4374818, 0300-4334807